ادائیں محبوب ﷺ کی

محبوبِ کائنات کی پیاری پیاری دلنواز اداؤں کا ایمان افروز تذکرہ

www.KitaboSunnat.com

تالیف : محمد بن جمیل زینو

ترجمہ : حافظ محمد عباس انجم گوندلوی

دار الابلاغ
DARULIBLAGH

بسم اللہ الرحمن الرحیم
قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ
مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام
محدث لائبریری
کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com
library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

ادائیں محبوبؐ کی

AL-BALAGH

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

11571

ادائیں محبوبؐ کی

محبوب کائنات کی پیاری پیاری دلنواز اداؤں کا ایمان افروز تذکرہ

تالیف: محمد بن جمیل زینو

ترجمہ: حافظ محمد عباس گوندلوی

نظرثانی و اضافہ: محمد طاہر نقاش

دارالابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز لاہور پاکستان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ

جملہ حقوق اشاعت برائے دارالابلاغ محفوظ ہیں

نام کتاب .... ادائیں محبوب کی

تالیف .... محمد بن جمیل زینو

مترجم .... حافظ محمد عباس گوندلوی

نظرثانی و اضافہ .... محمد طاہر نقاش

اشاعت اوّل .... جون 2003ء

تعداد .... ایک ہزار

قیمت .... روپے

[illegible]

ناشر:- دارالابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فہرست

ادائیں محبوبؐ کی

مقدمہ:محبوبؐ سے محبت کیجئے	9
کلمۃ المؤلف:ازشیخ محمد جمیل زینو	29
محبوبؐ کی ولادت باسعادت	31
محبوبؐ کا نام ونسب	33
تصویرمحبوبؐ	34
محبوبؐ کا باعث برکت ہونا	37
محبوبؐ کے اوصاف جاودانی ام معبدکی زبانی	39
محبوبؐ کے بعض فضائل	40
محبوبؐ بحیثیت روشن مہر نبوت	43
محبوبؐ کی معطر بوئے دلگیر	44
محبوبؐ کی نیند	45
محبوبؐ کی قرأت وصلاۃ کا دلکش انداز	46
محبوبؐ کے روزہ کا مشکبار تذکرہ	49
محبوبؐ کی عبادت کے روح پرور مناظر	50
محبوبؐ کا روئے سخن اور انداز گفتگو	51
چھلکتے جاموں کا حوض (حوض کوثر)	53
محبوبؐ کے زہد کا انداز عاجزیں	53
محبوبؐ اور آپ کے رفقاء کی فاقہ مستی کا منظر	55
محبوبؐ کی گزران	57
محبوبؐ کے اشک بھرے مناظر	58
محبوبؐ کے حقیقت کے ترجمان رہنما خواب	60

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

⊙ محبوبؐ کے اخلاقِ حسنہ کے ایمان افروز تذکرہ 63
⊙ اخلاق کے بارے میں چند فرامین محبوبؐ 69
⊙ اخلاق سے متعلق محبوبؐ کی بعض دعاؤں کا تذکرہ 71
⊙ محبوبؐ کا جھگڑے کے وقت درگزر کرنا 72
⊙ کائنات کے محبوبؐ کی تواضع کی جھلکیاں 74
⊙ فروتنی سے متعلق چند احادیث مبارکہ 77
⊙ متکبروں کا انجام 78
⊙ محبوبِ عالم کی بردباری 80
⊙ غصے کا علاج بزبانِ محبوبؐ 81
⊙ محبوبؐ کے معجزات کا دلآویز تذکرہ 83
⊙ محبوبؐ کا صبر و شکر 87
⊙ محبوبؐ کی گفتار کی نرمی 89
⊙ نرم گفتاری کے بارے میں احادیثِ محبوبؐ 92
⊙ محبوبؐ کائنات کی شانِ شجاعت 93
⊙ محبوبؐ کائنات کا باعثِ رحمت ہونا 95
⊙ محبوبؐ کائنات حیوانوں کے لیے رحمت 96
⊙ محبوبؐ کا حسنِ عدل و انصاف 98
⊙ محبوبؐ کی سخاوت و بہادری کے مناظر 99
⊙ شرمیلے محبوبؐ کے نزدیک شرم و حیاء کا مقام 101
⊙ آدابِ اسلامی 103
⊙ محبوبِ مؤمنین کی چند عاداتِ مبارکہ 103
⊙ محبوبؐ کی محبوبانہ سیرت کی جھلک 105
⊙ ہر دل عزیز محبوبؐ کی خوش طبعی 107
⊙ وہ اشعار جن کو محبوبؐ نے بطورِ مثال استعمال کیا 109
⊙ سیدنا حسانؓ اپنے محبوبؐ کی مدح سرائی کرتے ہیں 111

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

- مسلمان محب آدمی کا لباس کیا ہو؟ 114
- مسلمان عورت کا لباس کیسا ہو 117
- سونا اور انگوٹھی کا پہناوا 119
- خوبصورت لباس پہننا 121
- نماز اور عوام سے ملاپ کے وقت زیبائش اختیار کرنا 123
- صفائی ایمان کا حصہ ہے 125
- محبوبؐ کے بتائے ہوئے اسلامی آداب 126
- مصافحہ اپناؤ' بوسہ نہیں 128
- محبوبؐ کا فرمان کہ میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا 129
- چھینک اور جمائی کے آداب محبوبیؐ 130
- بالوں کو رنگنے میں سیاہ رنگ سے اجتناب 132
- محبوبؐ کی ہر ہر ادا میں نقل کرنا ہم پر فرض ہے 134
- محبوبؐ دل گیر کے اخلاق کے ساتھ آراستہ ہونا 136
- آپؐ کے اخلاق عظیمہ کے اہم نکات 139
- محبوبؐ کی جدائی کے لمحات 140

محبوبؐ کی قابل اتباع پیاری اداؤں کی ایک جھلک

- چھینک کے متعلق محبوبؐ کا اسوہ 144
- جمائی کے متعلق محبوبؐ کی ہدایت 144
- سونے کی اجازت طلب کرنے سے متعلق ادائیں 145
- اجازت طلب کرنے کے متعلق محبوب کی ہدایات 145
- سلام کے متعلق محبوبؐ کی ادائیں 146
- خطبہ جمعہ کے متعلق محبوبؐ کائنات کا طرز عمل 147
- نماز سے متعلق محبوبؐ دو جہاں کی ادائیں 148
- نفل نماز میں محبوبؐ کا اسوہ 149

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

⊛ صلاۃ اللیل میں محبوبؐ کا طرزِ عمل	150
⊛ روزہ میں محبوبؐ کی دلبرانہ ادائیں	150
⊛ اعتکاف میں محبوبؐ کا طریقہ مبارکہ	152
⊛ جنائز کے متعلق محبوبؐ کا اسوہ	152
⊛ تعزیت میں محبوبِ غمگین کا پُر رحمت طریقہ	153
⊛ زیارت قبور سے متعلق محبوبؐ کی مؤحدانہ سیرت	154
⊛ محبوبؐ کا تکلم خاموشی ہنسنا اور رونا	154
⊛ خوشبو لگانے کے متعلق محبوبؐ کی ادائیں	155
⊛ سفر سے متعلق محبوبؐ کی ہدایات	155
⊛ محبوبؐ کی چال	156
⊛ محبوبؐ کی تواضع رحمت حسن معاملہ کی ادائیں	156
⊛ لباس میں آپؐ کی زیبائیاں	158
⊛ انگوٹھی پہننے اور عیدین میں محبوبؐ کا طریقہ	159
⊛ کھانے اور پینے میں محبوبؐ کی پاکیزہ زندگی کی جھلکیاں	160
⊛ چہروں کو داڑھی سے زینت بخشنے کا محبوبانہ حکمنامہ	161
⊛ محبوبؐ کی مسواک سے محبت	162
⊛ غسل میں آپؐ کا پاکیزہ طریقہ	162
⊛ وضوء میں آپؐ کی شفاف سیرت	162
⊛ تیمم اور قضائے حاجت میں آپؐ کی پاکیزہ سیرت	163
⊛ دم دارو میں آپؐ کی مؤحدانہ راہنمائی	164
⊛ مریضوں کی عیادت میں آپؐ کا کریمانہ و شفقیانہ طریقہ	165
⊛ آپؐ کا اپنی بیوی بچوں کے ساتھ طرزِ زندگی	166
⊛ سجودِ قرآن میں محبوبؐ کی راہنمائی	167
⊛ نفلی صدقہ میں محبوبؐ کی دلگیر ادائیں	167
⊛ قربانیوں میں محبوبؐ کا پاکیزہ طرزِ عمل	168

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

محبوب ﷺ سے محبت کیجئے

از محمد طاہر نقاش

ایک دیوانہ، محبِ رسول، محبوب رب العالمین کی خدمت میں حاضر ہے اور یوں اپنی محبتوں، جانثاریوں، وفاشعاریوں اور دلداریوں کو نچھاور کر رہا ہے کہ:

"اے میرے محبوب ﷺ! میں آپ کو اپنی جان اور بال بچوں سے زیادہ محبوب رکھتا ہوں، جب میں اپنے گھر میں اپنے بال بچوں کے ساتھ ہوتا ہوں اور آپ کو یاد کرتا ہوں، تو جب تک آپ کی محفل میں آ کر آپ کا دیدار کر کے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا اور دل کو مسرور نہیں کر لیتا مجھے سکون نہیں ملتا، مجھے قرار نہیں آتا، تو اس حال میں تمام بال بچوں کو چھوڑ چھاڑ کر آپؐ کے پاس دوڑتا ہوا آتا ہوں، آپؐ کو دیکھ کر تسلی ہو جاتی ہے اور دل کو قرار آ جاتا ہے، تب میں واپس جاتا ہوں:

« وَ اِنِّي ذَكَرْتُ مَوْتِي وَ مَوْتَكَ فَعَرَفْتُ اَنَّكَ اِذَا دَخَلْتَ الْجَنَّةَ رُفِعْتَ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَ اِنْ دَخَلْتُهَا لَا اَرَاكَ »

لیکن اے میرے محبوب!...... جب میں اپنی اور آپؐ کی موت کو یاد کرتا ہوں تو میں جان لیتا ہوں کہ جب آپؐ جنت میں داخل ہوں گے تو آپؐ نبیوں کے ساتھ بڑے بڑے اعلیٰ درجات میں ہوں گے اور اگر میں جنت میں داخل ہوا بھی تو میں نہ آپ کو دیکھ سکوں گا اور نہ آپ تک پہنچ سکوں گا۔ تو اس وقت اے محبوب دلگیر! مجھے بڑی تکلیف ہوگی۔"......

تو اللہ تعالیٰ نے اس محبِ صادق کے اپنے محبوب سے محبت کے اس جذبہ صادقہ کی قدردانی کرتے ہوئے رہتی، دنیا تک کے لیے، اپنی آخری کتاب قرآن مجید میں یہ آیت نازل فرمادی۔ فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَ مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴾ [النساء:٤/٦٩]

''جن لوگوں نے اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کی وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا یعنی نبیوں کے ساتھ اور سچے لوگوں کے ساتھ اور شہیدوں کے ساتھ اور نیک لوگوں کے ساتھ ہوں گے اور یہ بہترین ساتھی ہیں۔''

محبت کے جذبات صادقہ کا ایک منظر اور آپ کے سامنے رکھتا ہوں، دیکھیں یہ محب اپنے محبوب سے اپنی والہانہ محبت کا کس طرح اظہار کر رہا ہے۔ دیوانہ محبوب کائنات کی محفل میں باادب کھڑا ہے اور یوں عرض کر رہا ہے:

''اے محبوب! قیامت کب آئے گی؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے لیے تم نے کیا تیار کر رکھا ہے؟'' اس نے جواب دیا: ''میں نے قیامت کے لیے زیادہ نماز اور روزہ صدقہ و خیرات کر کے تیاری تو نہیں کی ہے لیکن اتنا ضرور ہے کہ میں اللہ اور اس کے محبوب کے ساتھ محبت رکھتا ہوں۔ میرے پاس بس یہی محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سرمایہ ہے۔'' آپؐ نے فرمایا: ''جس کے ساتھ تم محبت رکھو گے اسی کے ساتھ تم جنت میں جاؤ گے۔'' [ترمذی]

محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے متعلق دریافت کیا گیا کہ جو ایک قوم سے محبت رکھتا ہے لیکن اس کی ان سے ملاقات نہیں ہوئی ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ » [مسند احمد]

''ہر انسان (قیامت کے دن) اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔''

محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ محبت کی فضیلت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

« لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَ وَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ »

[بخاری]

''تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے ماں باپ اولاد اور سب جہان کے لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

محبت ایک طبعی کشش کا نام ہے جو اپنے محبوب کی طرف کھینچ لے جاتی ہے خواہ اس کے لیے کتنی ہی مصیبت برداشت کرنی پڑے۔ محبوب سے محبت صرف زبان کی حد تک نہیں ہوتی۔ یا پھر زبان سے اظہار ہو اور دل اس کی تصدیق بھی کرے کہ اس کا جذبہ محبت، محبوب کے ساتھ واقعی صادق ہے، لیکن اس کا عمل اس کی تصدیق نہ کرے۔ جب عمل بھی محبوب کی محبت کے مطابق ہوگا، جب عمل بھی یہ ظاہر کرے گا کہ یہ واقعی محب صادق ہے تو پھر اس کی محبت کے دعوے کا اعتبار کیا جائے گا۔ محبوب سے محبت کا تقاضا ہے کہ محبوب کو اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب جانا جائے۔ اور محبوب پر جان نثار کر دینا اپنی سعادت و خوش بختی و خوش قسمتی سمجھا جائے۔ اگر محبت کا دعویٰ ہے لیکن ذرا سی تکلیف برداشت کرنے کا حوصلہ نہیں تو پھر ایسی محبت ''محبت'' کہلانے کے ہی قابل نہیں۔

آیئے اس بات کو ثابت کرنے کے لیے ہم آپؐ کو چودہ سو سال قبل کا ایک منظر دکھائیں۔ ملاحظہ کیجئے:

محبوب کائنات اپنے جانثاروں کے ساتھ تشریف لے جا رہے ہیں۔ سیدنا عمر محب صادق کا ہاتھ آپ ﷺ کے ہاتھ میں ہے۔ (یوں محبت کا والہانہ انداز ہے) عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''یا رسول اللہ!

«لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا نَفْسِيَ الَّتِي بَيْنَ جَنْبَيَّ»

''آپؐ مجھے ہر چیز سے زیادہ عزیز اور محبوب ہیں سوائے اپنی جان کے۔''

تو محبوب دل گیر نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن ہی نہیں ہو سکتا کہ جب تک وہ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ پیارا اور محبوب نہ بنا لے۔'' یہ سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فوراً پکار اٹھے: ''اے محبوب! یقین جانیں آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب و پیارے ہیں۔'' تو محبوب ﷺ نے فرمایا: «اَلْآنَ يَا عُمَرُ» ''اے عمر! اب تم پورے مؤمن ہو گئے ہو۔'' [بخاری]

اس لیے تو شاعر نے کہا ہے کہ:

میں نے گلستاں میں جا کے ہر گل کو دیکھا
نہ تیری سی رنگت نہ تیری سی بو ہے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نکل جائے جان تیرے قدموں کے نیچے
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

ایک اور شاعر نے اپنی محبت کا اظہار یوں کیا ہے:

محمدؐ کی جس دل میں الفت نہ ہو گی
سمجھ لو کہ قسمت میں جنت نہ ہو گی
کرے جو اطاعت محمدؐ کی دل سے
اسے پیر و مرشد کی حاجت نہ ہوگی
بھٹکتا رہا ہے بھٹکتا رہے گا
محمدؐ سے جس کو عقیدت (محبت) نہ ہو گی

یہی محبت کا جذبہ صادقہ تھا کہ جس نے صحابہ کرام کو ساری زندگی دیوانہ ومستانہ کیے رکھا۔ اس جذبہ محبت میں وہ پوری دنیا کے کفر سے ٹکرا گئے۔ اگر محبوب کی مخالفت میں حقیقی بھائی یا باپ بھی تلوار کے سامنے آ گیا تو اس پر بھی کاٹنے کے لیے بھرپور وار کرنے سے گریزاں نہ ہوئے۔

یہ تو محبتِ محبوب کے وہ دل کش اور روح پرور مناظر تھے کہ جو ایک مسلمان کے ایمان کا لازمی اور بنیادی جزو ہیں۔ لیکن دیکھنا ہے کہ کیا واقعی ہم بھی محبوب سے محبت کرنے والے ہیں۔ اگر کرنے والے ہیں تو کیسے پتہ چلے کہ ہم بھی محبین میں شامل ہیں اور محبوب کائنات سے محبت کی بنا پر قرآن کی بشارت کے مصداق بن کر جنت میں اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ ان کی رفاقت میں، ان کی مجلس میں، ان کی محفل میں شامل ہو کر ان سعادتوں کے حقدار ٹھہر سکیں گے۔ تو عرض ہے کہ اس کے لیے بنیادی شرط یہ ہے کہ اگر ہم جنت میں محبوب کی رفاقت چاہتے ہیں، اگر کامیابیاں، کامرانیاں چاہتے ہیں تو ہمیں اپنی زندگی کی ہر حرکت کو ہر قول و فعل کو آپ کی سیرت کے سانچے میں ڈھالنا ہوگا۔ آپ ﷺ جو ہر مسلمان کے محبوب ہیں کی اداؤں کو اپنی زندگیوں میں اپنانا ہوگا۔ اپنی زندگیوں کا محور و مرکز بنانا ہوگا۔ ان کی ہر ہر ادا کی نقل کرنا ہوگی۔ یہ نہیں کہ دعویٰ تو محبت کا ہے لیکن عمل وہ کر رہے ہیں کہ جسے محبوب نے ناپسند کیا، یا اس سے روکا ہے۔ اسی بات کی نشاندہی ایک عرب شاعر نے یوں کی ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تَعْصِی الرَّسُوْلَ وَ اَنْتَ تُظْهِرُ حُبَّهٗ
هٰذَا لَعُمْرِیْ فِی الزَّمَانِ بَدِیْعٗ
لَوْ کَانَ حُبُّکَ صَادِقًا لَاَطَعْتَهٗ
اِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ یُحِبُّ مُطِیْعٗ

''تو محبوب کی نافرمانی کرتا ہے اور پھر اس کے باوجود محبت کا دعویٰ بھی کرتا ہے کہ میں محب رسول ہوں، عاشق رسول ہوں، اللہ ذوالجلال کی قسم! یہ تو زمانے میں بڑی ہی عجیب بات ہے۔ اگر تم کو محبوب رب العالمین سے واقعی سچی محبت ہوتی تو تو ان کی اطاعت و فرمانبرداری کرتا، (ان کی اداؤں کی نقل کرتا) اس لیے کہ ہمیشہ سچا محب اپنے محبوب کی اطاعت کرتا ہے اس کی بات مانتا ہے (اور اس کے اشاروں پر چلتا ہے)۔''

خالق کائنات خود اپنے بندے سے اتنی محبت کرتا ہے کہ کائنات کی کوئی بھی ہستی اس محبت سے زیادہ تو درکنار اس کے عشر عشیر بھی نہیں کر سکتی اگر محبت کے (۱۰۰) سو حصے کیے جائیں تو مالک کائنات نے (۹۹) ننانوے حصے محبت کے اپنے بندے کے لیے اپنے پاس رکھے ہیں صرف ایک حصہ اس کی ماں کو دیا ہے۔ یوں سمجھ لیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے اس کی ماں سے ننانوے گنا زیادہ پیار و محبت اور الفت کرتا ہے۔ ایک ماں کی محبت اپنے بیٹے کے لیے کس قدر شدید، والہانہ، جانفشانہ، جانثارانہ ہوتی ہے، اس کا ہر فرد کو بخوبی علم ہے، کہ ماں اپنے بیٹے کی محبت میں ہر طرح کی تکالیف برداشت کرتی ہے۔ حتیٰ کہ کئی دفعہ اسی جذبہ کے تحت اپنی جان بھی قربان کر دیتی ہے۔ ایک ماں اپنے بچے کو کبھی گیلی ٹھنڈی جگہ پر لٹانا بھی گوارا نہیں کرتی کہ کہیں اس کو بخار نہ ہو جائے، یہ بیمار نہ ہو جائے...... تو جو اپنے بندے سے اس کی ماں سے بھی (۹۹) ننانوے گنا زیادہ محبت کرنے والا رب کریم ہے، وہ کس طرح اپنے بندے کو جہنم کی آگ میں جلتا ہوا دیکھ سکتا ہے، یا کس طرح اس کو اس آگ میں جلا سکتا ہے [1] اگر اس نے عقیدہ توحید میں شرک کی آمیزش نہ کی ہو۔

تو اندازہ لگائیں کہ جو رب عام مسلمان بندے سے اس قدر محبت کرتا ہے وہ محبوب کائنات، ساری کائنات کے سردار، خاتم الرسل فخر الرسل سے کس قدر محبت کرتا ہوگا!!؟ ...اندازہ لگانا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مشکل ہے، ناممکن ہے......کوئی ایسا پیمانہ آج تک ایجاد نہیں ہوا کہ جو انسان کی محبت کے جذبات کی جانچ کر سکے، اس کا اندازہ یا اس کی مقدار و شرح اور فیصد کو ظاہر کر سکے۔ جب انسانوں کی محبت کو جانچا، تولا، پرکھا، ناپا اور اس کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا کہ یہ شخص فلاں سے کس قدر محبت کرتا ہے ......تو پھر خالق کائنات کی اپنے محبوب سے بے انتہاء محبت کا اندازہ لگانا تو بالکل ناممکن اور محال ہے۔

جب اللہ کریم اپنے نبی ﷺ سے خود اس قدر محبت کرتا ہے تو وہ یہ بھی چاہتا ہے کہ تمام دنیا والے بھی اس کے محبوب سے محبت کریں، پیار کریں۔ اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کے مؤمنین و مسلمین پر اپنا احسان جتلایا ہے کہ میں نے تم میں اپنے محبوب کو بھیج کر تم پر وہ احسان عظیم کیا ہے کہ تم کبھی اس کا حق ادا نہیں کر سکتے۔ اسی بات کو ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں۔

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ﴾ [آل عمران:۳/۱٦٤]

''ہم نے مؤمنوں پر یہ احسان کیا ہے کہ ان میں انہی میں سے اپنا محبوب رسول بھیجا جو ان پر ہماری آیات پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو (شرک و عقیدے کی گندگیوں) سے پاک صاف کرتا ہے اور ان کو اللہ تعالیٰ کی کتاب (کا علم) اور حکمت سکھاتا ہے۔''

اب اس محبوب رسول جس کو مؤمنوں کے درمیان بھیج کہ اللہ تعالیٰ اپنا احسانِ عظیم جتلا رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہم سب اس سے محبت کریں۔ تو اس محبوبِ رب العالمین سے عبادالرحمٰن کی محبت صرف غیر مشروط اطاعت میں ہی پنہاں ہوگی۔

محبت اسی بات کو کہتے ہیں کہ محبوب کی ہر بات مانی جائے۔ اس کی گفتار اس کی رفتار، اس کے کردار ہر ہر ادا کی بعینہ بلا چوں و چراں نقل کرتے جائیں۔ اس کو محبت کہتے ہیں، اسی کو اطاعت و فرمانبرداری کہتے ہیں، یعنی محبت کے دعوؤں اور عمل میں مطابقت و ہم آہنگی ہو۔ اگر عمل محبوب کے عمل کے مطابق نہیں تو پھر کاغذی و زبانی دعوے ہی ہیں۔ محبت نام کی رتی برابر کوئی چیز نہیں۔

---

① اس مفہوم کی روایت صحیح بخاری۔ کتاب الادب باب رحمة الولد و تقبیله و معانقته (رقم:٥٩٩٩)، مسلم۔ کتاب التوبة فی سعة رحمة اللّٰه تعالٰی (رقم:٢٧٥٤) میں بھی آتی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اگر کوئی دعویٰ محبت رسول کا کرتا ہے اور رسول اللہ کے مقابلے میں بات اپنے پیر، فقیر، مجذوب، ملنگ، شاہ، بزرگ کی مانتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ آخر اتنے بڑے بزرگ ہیں، ان کے پاس بھی کوئی دلیل ہوگی۔ وہ غلط تو نہیں کر سکتے۔ جی...... جی آخر وہ اتنے پہنچے ہوئے بزرگ ہیں۔ ہم ان کی بات کو کیسے جھٹلا سکتے ہیں۔ اگر کوئی شخص قولِ رسول، فرمانِ رسول، حکمِ رسول کے مقابلے میں اپنے کسی بزرگ کو لا کھڑا کرتا ہے اور ایسی تاویلیں کرتا ہے، بزعم خود اپنے بزرگوں کی غلط خلاف شرع باتوں کو چھوڑتا نہیں اور رسول اللہ کی بات کو پکڑتا نہیں، اپناتا نہیں اور اختیار نہیں کرتا...... تو ایسا شخص نہ صرف دعویٰ محبت میں جھوٹا ہے بلکہ وہ اپنے ایمان کو بھی ضائع کر چکا ہے۔ یہ اللہ کریم کی کرم نوازی ہے کہ وہ جب کسی پر بہت مہربان ہوتا ہے تو اس کے دل کو اپنے بہت ہی پیارے محبوب کی محبتِ بیکراں سے بھر دیتا ہے، بلکہ لبالب کر دیتا ہے کہ جس کا اظہار بندے کی طرف سے محبوب کے ذکر کے وقت فرطِ محبت والفت سے اس کی روشن و پرنم آنکھوں سے شبنم کے موتیوں کی طرح بہنے والے موتیوں (آنسوؤں) کی صورت میں ہوتا ہے۔

اللہ کریم کی طرف سے اپنے بندے پر سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ وہ اس کے خالی دامن کو توحید جیسی قیمتی وانمول دولت کے موتیوں سے بھر دیتا ہے۔ اس کے بعد اپنے رسول ﷺ کو اپنے بندوں میں ہدایت وراہنمائی کے لیے بھیجنا ہے اور اس کے بعد ایک بہت بڑا احسان محبت کی عطا ہے۔ کہ وہ اپنے بندوں کو اپنے محبوب سے محبت کرنے کا جذبہ عطا کر دیتا ہے۔ محبت ایک لطیف جذبے کا نام ہے یہ کم ظرف، کم نظر، کجرو، کجروش لوگوں کا کام نہیں بلکہ یہ تو عالی ظرف، عالی ہمت، بلند نگاہ، بلند نصیب، روشن ودرخشاں نیر وتاباں سوچ رکھنے والے خوش نصیبوں کا مقدر ہوتی ہے۔ بقول شاعر کیا خوب ترجمانی کی ہے:

محبت کے لیے کچھ دل مخصوص ہوتے ہیں
یہ وہ نغمہ نہیں جو ہر ساز پہ گایا جائے

حاتم طائی سے لوگ اس لیے محبت رکھتے ہیں کہ وہ سخی تھا۔ نوشیرواں عادل کا نام اس لیے مشہور ہے کہ وہ انصاف پرور اور رعایا کا ہمدرد تھا۔ سقراط، بقراط اور افلاطون سے لوگ اس لیے محبت کرتے ہیں کہ وہ حکیم ودانا تھے، ان سب سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ میں کمال اور اعلیٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اخلاق تھے غرض کہ تمام نبیوں میں جو جو خوبیاں تھیں وہ تن تنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات با برکت میں تھیں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے:

ہم حسن و جمال بے نہایت داری
ہم چوں کرم بے حد غایت داری
ہم ترا مسلم و ہم احسان
محبوب توئی کہ دو آیت داری
حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اور محبت شرعی بھی جو دراصل محبت ایمانی ہے اس حدیث سے مراد لے سکتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی محبت یہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور فرمانبرداری کی جائے اور کوئی کام آپ کے حکم کے خلاف نہ ہو۔

صحابہ کرام کو رسول اللہ ﷺ سے غایت درجے کی محبت تھی کہ کوئی کام آپ کے قول یا فعل کے خلاف نہیں کرتے تھے۔ تابعداری آپ کی محبت کی سچی پہچان ہے۔ بیہقی میں سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی قرار سے روایت ہے کہ:

« اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ يَوْمًا فَجَعَلَ اَصْحَابُهُ يَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يُّحِبَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ اَوْ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ فَلْيَصْدِقْ حَدِيْثَهُ اِذَا حَدَّثَ وَالْيُؤَدِّ اَمَانَتَهُ اِذَا ائْتُمِنَ وَ الْيُحْسِنْ جَارَ مَنْ جَاوَرَهُ » [البهيقى]

''ایک روز رسول اللہ ﷺ نے وضوء کیا آپ کے صحابہ کرام نے وضوء کے پانی کو (تبرکاً) اپنے جسموں پر ملنا شروع کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا کہ ''کس چیز نے تمہیں اس کام پر آمادہ کیا ہے۔'' ان لوگوں نے عرض کیا کہ ''اللہ اور اس کے رسول کی محبت نے اس کام پر آمادہ کیا ہے'' اس پر آپ نے فرمایا کہ'' جسے یہ پسند ہو کہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھے یا اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کریں تو اس کو چاہئے کہ جب بولے سچ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بولے اور اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس کو ادا کر دے اور ہمسایوں کے ساتھ ہمسائیگی کا حق ادا کرے۔''

ہر زندہ انسان کا کہ جو زندہ و جاوید اور دھڑ کنے والا احساس اور تڑپ رکھنے والا دل رکھتا ہے، کوئی نہ کوئی محبوب ضرور ہے۔ وہ اس سے ٹوٹ کر محبت کرتا ہے، اس پر اپنی دولت نچھاور کرتا ہے، اس کے لیے تکالیف برداشت کرتا ہے، اس کی خاطر ہر طرح کی قربانیاں دیتا ہے، ہر طرح اس کا دفاع کرتا ہے، اس کو خوش رکھنے کے لیے غموں کو کوسوں اس سے دور رکھتا ہے۔ یوں وہ طرح طرح کے جتن کرتا ہے کہ کسی طرح وہ محبوب کی محبت حاصل کرنے میں کامیاب و کامران ہو جائے......لیکن دنیا بھر کے لوگ گواہ ہیں کہ...... کچھ عرصہ گزرنے کے بعد ہی وہ اپنے محبوب کے متعلق شکووں اور شکایات کے انبار لگائے بیٹھا ہوتا ہے...... کہ دیکھو جی! میں نے اس کے ساتھ کیا کیا اور جواب میں اس نے میرے ساتھ کیا سلوک کیا!!؟ میں نے کیسی کیسی وفائیں کیں اور اس نے کیسی کیسی جفائیں کیں...... یوں وہ اپنے محبوب کے ہرجائی پن، اس کی جفاؤں، اس کی ناقدریوں اور ناشکریوں اور ناانصافیوں کے ساتھ بے وفائیوں کی داستانِ غم ہر کسی کو سناتا پھرتا ہے ......اے کاش! کتنا ہی بہتر ہوتا کہ اگر وہ محبوب کائنات کو اپنا محبوب بنالیتا، ان کو ہی اپنی محبت چاہتوں اور الفتوں کا محور و مرکز بنالیتا......تو نتیجہ میں وہ محبوبِ محلّہ و شہر ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کا محبوب نہ بن جاتا تو کہنا۔ سچ ہے جو محبوب کائنات کو محبوب بنالیتا ہے کائنات کے لوگ اس کو اپنا محبوب بنالیتے ہیں اور جو ان کو محبوب بنانے سے گریزاں رہتا ہے دنیا بھر میں کوئی بھی اس کو محبوب نہیں بناتا، اس کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھتا، دنیا اس کے ہونے کے باوجود اس کو نسیاً منسیاً کر کے یکسر بھلا دیتی ہے۔ یوں حقیقت میں نہ ایسے لوگ کسی کو دل سے پسند کرتے ہیں اور نہ کوئی اور ان کو پسند کرتا ہے۔

آج کے دور کے مسلمان کا محبوب صرف سرمایہ، مال و دولت سیم وزر، زر و جواہر، سونا چاندی، گاڑیاں، کوٹھیاں، بینک بیلنس...... حبِّ جاہ و منصب ہی بن کر رہ گیا ہے۔ وہ ان چیزوں کو ہی اپنا محبوب بنائے بیٹھا ہے، وہ اس پر نہ صرف مطمئن و شاداں و فرحاں ہے بلکہ رات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دن اسی کے چکر میں پھنس کر رہ گیا ہے اور اسی کی پوجا کر رہا ہے۔ اس کے وصال سے خوشی محسوس کرتا ہے اور اس کے ہجر و فراق سے جاں بلب ہو جاتا ہے، غریبی کے ڈر سے اس کی جاں جاتی ہے وہ اندھا دھند اس کو اکٹھا کرنے میں جتا ہوا ہے۔ مال و زر کی محبت نے اس کو نابینا کر چھوڑ ہے، اس کی نابینا آنکھ اس وقت بینا ہوتی ہے کہ جب (ہمیشہ ہمیشہ کے لیے) بند ہونے لگتی ہے...... لیکن اس وقت کا پچھتایا کچھ فائدہ کا باعث نہیں......اب دار العمل کے دروازوں پر قفل مہر بند لگ چکا ہوتا ہے اور دار الجزاء والسزا کے دروا ہو چکے ہوتے ہیں......کیا اچھا ہوتا کہ اگر وہ محبوبِ کائنات سے محبت کی لو لگا تا تو آج اسے اس ناکامی کا منہ نہ دیکھنا پڑتا۔ وہ محبوبِ کائنات کے ساتھ ان کے جانثاروں کی طرح محبت نہیں کر سکتا تھا تو ان کی نقل کرنے کی تو کوشش کرتا کہ ان کی نقل ہی دونوں جہانوں کی کامیابی و کامرانی کی اصل نشانی ہے۔ دین و دنیا کی دولت ہے، نوید شادمانی ہے۔ محبوب کے محبین (صحابہ رضی اللہ عنہم) نے محبت کرنے کا جب حق ادا کر دیا تو تب ہی اللہ نے ان کے متعلق قرآن میں فرمادیا کہ:

﴿ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ رَضُوْا عَنْهُ ﴾

''اللہ ان محبانِ محبوب سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔''

ان جانثارانِ ہاشمی نے آپ ﷺ سے محبت کے ایسے ایسے نقش رقم کیے کہ دنیا ان کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔

کفارِ مکہ نے اپنا ایک تجربہ کار سفیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ وہ مختلف ملکوں میں مختلف بادشاہوں کے دربار میں جا کر ان کی شان و شوکت، رعب و جاہ و حشمت اور دبدبہ دیکھ چکا تھا۔ ملک ملک پھرنے والا یہ سفیر جب آقا علیہ السلام کی خدمت میں آپ کے دربار میں پہنچا ہے تو محبت و دلدادگی اور جانثاری و دلفگاری کے عجب مناظر دیکھتا ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ آپ کے محبین آپ سے اس قدر محبت کرتے ہیں کہ آپ جب تھوکتے ہیں تو آپ کا تھوک مبارک زمین پر گرنے نہیں دیتے بلکہ اپنے ہاتھوں پر لیتے ہیں اور محبت و عقیدت سے اپنے جسم پر مل لیتے ہیں۔ آپ گفتگو فرماتے ہیں تو گوش بر آواز، ہمہ تن گوش ہو جاتے ہیں اور ایسے بے حس و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حرکت ہو جاتے ہیں کہ جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں کہ اگر انہوں نے ذرہ برابر حرکت کی تو وہ اڑ جائیں گے۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر جب کہ عروہ بن مسعود مکہ والوں کی طرف سے سفیر بن کر آیا تھا، اب یہ سب کچھ دیکھ کر اپنا چشم دید واقعہ بیان کرتا ہے۔ صحیح بخاری میں اس کا نقشہ یوں کھینچا گیا ہے:

« لَمَّا رَجَعَ عُرْوَةُ اِلٰی اَصْحَابِهٖ ای موم قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ وَفَدْتُ اِلَی الْمُلُوْكِ وَ وَفَدْتُ عَلٰی قَیْصَرَ وَ كِسْرٰی وَ النَّجَاشِیِّ وَاللّٰهِ اِنْ رَاَیْتُ مَلِكًا قَطُّ یُعَظِّمُهٗ اَصْحَابُهٗ مَا یُعَظِّمُ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ مُحَمَّدًا وَاللّٰهِ اِنْ تَنَخَّمَ نُخَامَةً وَقَعَتْ فِیْ كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهٗ وَ جِلْدَهٗ وَ اِذَا اَمَرَهُمْ ابْتَدَرُوْا اَمْرَهٗ وَاِذَا تَوَضَّأَ كَادُوْا یَقْتَتِلُوْنَ عَلٰی وُضُوْئِهٖ وَ اِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوْا اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهٗ وَ مَا یُحِدُّوْنَ اِلَیْهِ النَّظَرَ تَعْظِیْمًا لَهٗ »

''عروہ (جب رسول اللہﷺ کی خدمت میں حاضر دے کر) اپنے ساتھیوں کے پاس لوٹ کر گیا تو یہ کہنے لگا کہ بھائیو! میں تو (دنیا کے مختلف متعدد) بادشاہوں کے پاس بھی پہنچ چکا ہوں۔ خدا کی قسم! میں نے کسی بادشاہ کو ایسا نہیں دیکھا کہ لوگ اس کی ایسی تعظیم کرتے ہوں جیسے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعظیم ان کے صحابی کرتے ہیں۔ خدا کی قسم! اگر وہ تھوکتے ہیں تو وہ تھوک کسی نہ کسی صحابی کے ہاتھوں پر گرتا ہے اور وہ اپنے منہ اور جسم پر تبرکاً مل لیتا ہے اور وہ جب کوئی حکم دیتے ہیں تو سب کے سب لپک کر ان کے حکم کو بجا لاتے ہیں۔ جب وضوء کرتے ہیں تو ان کے وضوء کے پانی کو لینے کے لیے چھینا جھپٹی کرتے ہیں یہاں تک کہ لڑنے جھگڑنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں اور جب وہ بات کرتے ہیں تو ان کے ساتھ اپنی آوازوں کو پست کر کے خاموش ہو جاتے ہیں اور کوئی ادب اور تعظیم کی وجہ سے گھور گھور کر ان کو نہیں دیکھتے، سب کی نگاہیں نیچی رہتی ہیں۔''

اللہ کریم نے قرآن میں یہ قاعدہ وقانون بنا دیا کہ جب میرا رسول اور میرا محبوب بات کر رہا ہو تو پھر کسی کو یہ جرأت نہیں ہونی چاہئے کہ وہ اس کی آواز سے اپنی آواز بلند کرے کیونکہ یہ میرے محبوب کی تعظیم وتکریم کے منافی ہے۔ لہٰذا قرآن نے ہمیشہ کے لیے یہ حکم دے دیا کہ میرے محبوب کے سامنے زور زور سے مت بولو۔ اللہ تعالیٰ نے یوں فرمان جاری کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ O يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَO اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِيْمٌ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ وَ لَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌO﴾ [الحجرات:۴۹/۱ تا ۵]

''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اجازت سے پہلے تم لوگ سبقت مت کیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ تمہارے سب اقوال کو سننے والا اور تمہارے سب افعال کو جاننے والا ہے۔ اے ایمان والو! تم اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے بلند نہ کرو اور نہ ان سے کھل کر بولا کرو، جیسا کہ تم آپس میں ایک دوسرے سے کھل کر بولا کرتے ہو، کہیں تمہارے اعمال برباد نہ ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو، بے شک جو لوگ اپنی آوازوں کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے پست رکھتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے قلوب کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لیے خالص کر دیا ہے، ان لوگوں کے لیے مغفرت اور اجر عظیم ہے۔ جو لوگ حجروں کے باہر سے آپ کو (نام لے کر) پکارتے ہیں ان میں سے اکثر کو عقل نہیں ہے اور اگر یہ لوگ ذرہ برابر بھی صبر و انتظار کرتے یہاںتک کہ آپ خود ان کے پاس باہر آ جاتے تو یہ ان کے لیے بہتر ہوتا، کیونکہ یہ ادب کی بات تھی اور اللہ غفور و رحیم ہے۔''

ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے امت محمد یہ کو یہ تعلیم دی ہے اور یہ ادب سکھایا ہے کہ تم اپنے نبی کی تعظیم اور توقیر کرو، تمام کاموں میں اللہ اور رسول کے پیچھے پیچھے رہو اور کتاب و سنت کی تابعداری کرو، کوئی کام قرآن وحدیث کے خلاف مت کرو، اللہ سے ڈرتے رہو وہ تمہاری باتوں کو سننے والا اور تمہارے ارادوں کو جاننے والا ہے۔ دوسرا ادب یہ سکھایا ہے کہ تم اپنی آواز کو نبی کی آواز پر بلند مت کرو کہ تمہاری آواز غالب ہو جائے اور نبی کی آواز دب جائے۔

اسی طرح سے آپ کی حدیث کے سامنے جب کہ آپ کی حدیث پڑھی جا رہی ہے چلاّنا،

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

شور مچانا منع ہے۔ حدیث کی تعظیم رسول ﷺ کی تعظیم ہے۔ جو لوگ حدیث رسول کے سامنے شور مچاتے ہیں وہ بے ادب اور گستاخ ہیں جس کی ممانعت ان مذکورہ بالا آیتوں میں آئی ہے۔

دوسری جگہ رب العالمین نے محبوب العالمین کی تعظیم وتوقیر کے سلسلہ میں فرمایا:

﴿ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ﴾ [الفتح:۴۹/۸۔۹]

''یقیناً ہم نے آپ کو اظہار حق کرنے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے تا کہ اے مسلمانو! تم اللہ اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو اور اس کا ادب کرو اور اللہ کی پاکیزگی (حمد) بیان کرو، صبح اور شام کے وقت۔''

جتنا ہی زیادہ ایمان قوی ہوگا اتنی ہی زیادہ آپ کے ساتھ محبت ہوگی فتح مکہ میں ہندہ بنت عتبہ مسلمان ہوکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اس وقت انہوں نے اپنے ایمانی جذبہ کا اظہار اس طرح سے کیا۔

«يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ مِنْ اَهْلِ خِبَاءٍ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَّذِلُّوْا مِنْ اَهْلِ خِبَائِكَ ثُمَّ مَا اَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ مِنْ اَهْلِ خِبَاءٍ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَّعِزُّوْا مِنْ اَهْلِ خِبَائِكَ» [بخاری]

''یارسول اللہ! ساری دنیا میں کسی گھرانے والوں کا ذلیل وخوار ہونا مجھ کو اتنا محبوب و پسندیدہ نہ تھا جتنا کہ آپ کے گھر والوں کا ذلیل ہونا مجھے پسند تھا یعنی دنیا میں تمام گھرانوں سے آپ کا گھرانہ میرے نزدیک بہت ذلیل وخوار تھا (لیکن اب اسلام لانے کے بعد معاملہ بالکل الٹ ہوگیا ہے) کہ ساری دنیا میں کسی گھرانے والوں کی اتنی محبت اور عزت نہیں ہے جتنی کہ آپ کے گھرانے والوں سے مجھے محبت ہوگئی ہے۔''

یعنی دنیا کے تمام لوگوں سے آپ اور آپ کے گھر والے مجھے سب سے زیادہ عزیز ہو گئے ہیں۔ اسی طرح کا واقعہ ثمامہ کا بھی پیش آیا کہ ایمان لاتے ہی محبت رسول ﷺ ان کے رگ و ریشے میں پیوست ہوگئی۔ چنانچہ خود ہی ایمان لانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرما رہے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

« وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ مِنْ وَجْهٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ أَصْبَحَ أَحَبَّ الْوُجُوْهِ كُلِّهَا إِلَيَّ مَا كَانَ مِنْ دِيْنٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ دِيْنِكَ فَأَصْبَحَ دِيْنُكَ أَحَبَّ الدِّيْنِ كُلِّهِ إِلَيَّ وَاللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ فَأَصْبَحَ بَلَدُكَ أَحَبَّ الْبِلَادِ كُلِّهَا إِلَيَّ » [مسلم]

''یعنی اے محمد ﷺ! اللہ کی قسم! آپ سے زیادہ کسی کا چہرہ میرے لیے برا نہ تھا یعنی آپ میرے نزدیک میرے اسلام لانے سے پہلے سب سے زیادہ برے تھے۔ اور اب اسلام لانے کے بعد آپ کا چہرہ مبارک کائنات کے تمام چہروں سے زیادہ محبوب ہے یعنی آپ میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اور پیارے ہو گئے ہیں۔ اللہ کی قسم! آپ کے دین سے زیادہ کسی کا دین میرے نزدیک برا نہیں تھا۔ اور اب آپ کا دین سب دینوں سے زیادہ محبوب ہو گیا ہے۔ اللہ کی قسم! کوئی شہر آپ کے شہر سے زیادہ مجھے برا معلوم نہیں ہوتا تھا اور اب آپ کا شہر دنیا کے تمام شہروں سے زیادہ مجھے پسند ہے۔''

اس حدیث کی شرح بیان کرتے ہوئے مولانا عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اس واقعہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ ایمان والوں کی محبت اللہ اور رسول کے ساتھ سب لوگوں سے زیادہ ہوتی ہے۔ ﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ﴾ [البقرۃ:۲/۱۶۵] یہی وہ ہندہ ہیں جو اسلام لانے سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی اور تمام مسلمانوں کی سخت دشمن تھیں، جنگ احد میں سیدالشہداء سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش مبارک کی بڑی بے حرمتی کی اور ان کا پیٹ چاک کر کے کلیجہ نکالا اور غصہ میں آ کر چبا گئیں لیکن گلے سے نہ اتار سکیں مجبوراً اگل دینا پڑا۔ فتح مکہ میں مسلمان ہو گئیں اور اسلام لانے کے بعد ان کی کایا پلٹ گئی۔ جتنی زیادہ دشمن تھیں اتنی ہی زیادہ محب بن گئیں اور خویش و اقارب اور اپنی جان سے بھی زیادہ رسول اللہ ﷺ کی فدائی ہو گئیں۔ اسد الغابہ میں یہ لکھا ہے کہ جب یہ مسلمان ہو کر گھر گئیں تو جس بت کو وہ روزانہ پوجا کرتی تھیں اسے اپنے ہاتھوں سے توڑ پھوڑ کر پھینک دیا اور یہ کہا کہ ''ہم اب تک تیری طرف سے دھوکے میں تھے۔'' سیدہ ہندہ رضی اللہ عنہا بعض بعض اسلامی لڑائیوں میں بھی شریک رہیں یہ غازیہ بہت فیاض اور دانشمند تھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عمرؓ اپنے خلافت کے زمانے میں رعایا کی خبر گیری کے لیے ایک رات گشت کرتے کرتے ایک گھر پر پہنچے جس میں ایک ٹمٹماتا ہوا چراغ جل رہا تھا اور ایک بوڑھی عورت اون دھنک رہی تھی اور ساتھ ہی ساتھ محبت کا یہ ترانہ نہایت جوش وخروش سے گا رہی تھی:

عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلٰوۃُ الْاَبْرَارِ
صَلّٰی عَلَیْهِ الطَّیِّبُوْنَ الْاَخْیَارُ
قَدْ کُنْتَ قَوَّامًا بَکَّاءً بِالْاَسْحَارِ
یَالَیْتَ شَعْرِیْ وَالْمَنَایَا اَطْوَارُ
هَلْ یُجْمَعُنِیْ وَ حَبِیْبِی الدَّارِ

''یعنی محمد ﷺ پر ابرار اور نیک لوگوں کے درود نازل ہوں اور پاکیزہ اور پسندیدہ لوگ آپ پر درود وسلام بھیجیں۔ آپ تو ہمیشہ شب بیداری کرنے والے اور آخری رات میں خشیت الٰہی کی وجہ سے آہ وبکا کرنے والے تھے موتیں تو بہتیری آتی رہتی ہیں کاش کہ مجھے یہ معلوم ہو جاتا کہ مرنے کے بعد میرے حبیب ومحبوب سے ملاقات ہو جاتی اور زیارت نصیب ہو جاتی۔''

یہ محبت کا ترانہ گاتی جاتی اور اون دھنتی جا رہی تھیں۔ سیدنا عمرؓ یہ سن کر اسی جگہ بیٹھ گئے اور بہت دیر تک روتے رہے اور کئی دن تک ان دل گداز اشعار سے بیمار پڑے رہے۔ سچ ہے:

بات جو دل سے نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

صحابہ کرام اور صحابیات کے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محبت کے بہت سے واقعات ہیں جن کو پوری تفصیل کے ساتھ بیان کرنے سے ہم قاصر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب لوگوں کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سچی محبت عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو ایک مشہور مشروب پی رہا تھا۔ میں نے دیکھ کر دریافت کیا: ''یہ آپ بڑے عجیب وغریب اور مخصوص انداز میں بوتل پکڑے مشروب پی رہے ہیں کیا بازو میں کوئی تکلیف ہے؟'' تو وہ کہنے لگا: ''نہیں جناب! مجھے کوئی تکلیف نہیں، بلکہ میرا ایک محبوب ہے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جس سے مجھے والہانہ عشق کی حد تک محبت ہے، وہ اسی انداز میں بوتل پیتا ہے، اس لیے اس کی نقل کرتے ہوئے، اس کی ادا کواپناتے ہوئے، میں بھی اسی طرح بوتل پیتا ہوں جس طرح اس کو دیکھتا ہوں۔'' میں نے افسوس کرتے ہوئے کہا: ''کاش! تم نے محبوب عالم کہ جس کو سارا عالم ہی محبت کرنے والا ہے، کو اپنا محبوب بناتا، تو اس کی اداؤں کی نقل کرتے ہوئے دائیں ہاتھ سے پیتا، بیٹھ کر اور تین سانس میں بسم اللہ پڑھ کر پیتا، بعد میں مسنون دعا پڑھتا...... تو یقیناً یہ محبت تمہارے لیے دنیا و آخرت دونوں جہانوں میں فائدہ بخش ثابت ہوتی۔

اسی طرح میں نے ایک ادھیڑ عمر شخص کو دیکھا، وہ ہمیشہ چپ رہتا، کسی سے بات نہ کرتا۔ وہ بس بازار میں کبھی کبھی نظر آتا اور ختم شریف کے لیے چندہ جمع کر رہا ہوتا تھا۔ اگر اس سے کوئی بات دریافت کی جاتی تو وہ مختصر طور پر اشاروں میں جواب دیتا۔ میں اس شخص کے اس معمول کو دیکھتے دیکھتے سنِ شعور تک پہنچا تھا اس کی اس عادت کی وجہ سے لوگوں نے اس کا نام چپ سائیں رکھ چھوڑا تھا۔ ایک دفعہ میں نے اپنے شہر کے ایک بزرگ سے پوچھا: ''اس شخص کا قصہ کیا ہے؟'' تو اس نے بتایا کہ: ''یہ ویرانوں اور قبرستانوں میں ڈیرا جمائے ہوئے ہے۔ آبادی سے دور رہتا ہے، صرف ختم دلانے کے لیے چندہ جمع کرنے کے لیے بازار آتا ہے۔ کسی سے بات نہیں کرتا، اس لیے کہ اس کو اس کے مرشد نے بات چیت کرنے سے منع کر دیا ہے۔ اور چپ کا روزہ رکھنے کا امر (حکم) کیا ہے۔ پیر کے حکم کے مطابق اس نے بارہ (۱۲) سال کا چپ کا روزہ رکھا ہے۔ یہ اس کا چلہ ہے۔ بارہ سال بعد یہ کسی سے گفتگو کر سکے گا، وہ بھی اگر مرشد نے اجازت دی تو!''

میں بہت حیران ہوا اور مجھے افسوس بھی ہوا کہ امتِ مسلمہ کے لوگ جاہلوں کے پیچھے لگ کر اپنے اصل محبوب کے اوامر و نواہی کو بھول گئے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اداؤں کو چھوڑ کر گمراہ پیروں کی ادائیں اپنا رہے ہیں۔ اگر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا محبوب بناتا، ان کی دلنواز اور جان پرسوز اداؤں کو اپنی جان بناتا، ان کی نقل کرتا تو اس کا یہ قابلِ رحم حال نہ ہوتا، بلکہ وہ مخلوق سے مل کر ان کے دکھ درد بانٹتا، مخلوق کے درمیان ادائے محبوبی کی نقل کرتے ہوئے اپنے چہرے کو داڑھی جیسی سنت سے زینت بخشتا، چپ کرنے کی بجائے نمازیں پڑھتا، تلاوت کرتا،

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ذکرواذکار سے اپنی زبان کو ہر وقت تر کر کے اپنی آخرت سنوارتا۔لیکن اس پر یہ وبال پڑا تھا کہ وہ رسول اللہ کی سنتوں اداؤں کو چھوڑ کر، گمراہیوں کو اختیار کر کے، اولیاء الشیطان کی مکروہ خصلتوں کو اختیار کر کے، جہنم کے راستوں پر دوڑا چلا جارہا تھا۔ یہ وبال تھا محبوب کائنات کی اداؤں کو چھوڑنے کا۔

اسی طرح ایک آدمی نے اپنے معصوم بچے کو ایک آستانے پر لیجا کر ذبح کر دیا۔ پولیس نے گرفتار کر کے تفتیش کی تو اس نے بتایا کہ میرے مرشد کا امر تھا کہ تم اپنے آپ کو اعلیٰ منزل تک پہنچانے کے لیے اپنے بچہ کی قربانی کرو۔لہٰذا میں نے ایسا ہی کیا۔اس کی پوری تفصیل اخبارات میں بھی شائع ہوئی۔

اسی طرح ہمارے معاشرے میں بدقسمت لوگ کتنے ہی غیر شرعی افعال ورسومات کو انجام دے کر اپنے مال کو ضائع کرتے ہیں اور ساتھ ایمان کو بھی۔لیکن جب ان سے دریافت کیا جاتا ہے تو جواب دیتے ہیں کہ ہماری سرکاریں ایسے ہی کرتی ہیں، ہم ان کی محبت میں ایسا کرتے ہیں اور ان کی اداؤں کی نقل کرتے ہیں۔

!وہ دنیا کی سرکاروں کو چھوڑ کر، دنیا کے محبوبوں کو خیر باد کہکر اس محبوب کی اداؤں کو اپنائیں کہ جس کے اپنانے کا حکم قرآن میں رب کائنات نے یوں دیا ہے:

﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴾ [الاحزاب ۳۳/۲۱]

''بے شک تمہارے لیے محبوب کائنات کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔''

یعنی اے مسلمانو! تم اپنی زندگیوں کو اس نمونے اور ماڈل کے مطابق استوار کرو، اس نمونے کو دیکھ دیکھ کر اپنے تمام کام انجام دو، جس طرح یہ نمونہ تمہارے سامنے ہے بالکل اسی طرح اپنے آپ کو بنالو۔

حقیقی وسچی محبت میں اطاعت کے فلسفے کو صحابہ نے خوب سمجھا۔ جیسے، جہاں، جس قدر، جس طرح انہوں نے اپنے محبوب کو کرتے دیکھا۔جس طرح اپنے محبوب کی دلنواز اور دلگیر اداؤں کو دیکھا......ویسے ہی ساری زندگی ان کی نقل کرنے میں گزاردی۔اگر کسی صحابی نے دوران سفر کسی جگہ اپنے محبوب کو بول کی حاجت پوری کرتے دیکھا......تو جب کبھی بھی وہ اس راستے سے گزرا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اس مقام پر جہاں محبوب ﷺ حاجت کے لیے تشریف فرما ہوئے تھے، ویسے ہی انداز میں کچھ دیر کے لیے بیٹھ گیا، کسی کے دریافت کرنے پر بتانے لگا کہ میں نے اپنے محبوب کو اس مقام پر ایسا کرتے دیکھا تھا، اس لیے میں بھی ایسا کر رہا ہوں۔ اگر کسی نے محبوب کائنات کو کسی جگہ دو نفل پڑھتے دیکھا تو وہ جب کبھی اس مقام پر پہنچا یا یہاں سے گزرا تو اس نے بھی ایسا ہی کیا۔ حالانکہ یہ کوئی فرض نہ تھا لیکن جب اس سے پوچھا گیا تو اس نے بتایا کہ میں نے اپنے محبوب کو ایسا کرتے دیکھا تھا، ان کی ادائے دلنواز کی نقل کر رہا ہوں۔

سیدنا عمر بھی حجر اسود کو مخاطب کر کے کہنے لگے کہ: ''اے حجر اسود! میرے نزدیک تو صرف ایک پتھر ہے، نہ تو کسی کو کچھ نفع دے سکتا ہے اور نہ نقصان پہنچا سکتا ہے۔ تو پھر میں تمہیں بوسہ کیوں دیتا ہوں؟...... تو سن لے! صرف اس لیے کہ میں نے اپنے محبوب ﷺ کو اس طرح کرتے دیکھا تھا (یعنی اگر وہ ایسا نہ کرتے تو میں کبھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔)

یہ تھا ان کا محبوب کی اداؤں کی نقل کرنے کا جذبہ صادقہ کہ جس نے ان کو دنیا میں بلند مقام بخشا اور اللہ نے آپ کو دنیا میں ہی جنت کی خوشخبری دے دی۔

محبوب العالمین (صلی اللہ علیہ وسلم) کو جو چیز محبوب و پسند ہوتی، وہی آپ کی محبت و پسندیدگی کی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی محبوب ہوتی تھی۔ سبزیوں میں سے کدّو ایسی سبزی تھی کہ جس کو رسول اللہ ﷺ کی پسندیدگی کا شرف حاصل ہوا۔ کدّو چونکہ آپ کو بہت زیادہ پسند اور مرغوب تھا اسی لیے سیدنا انس بن مالک اس کو بہت پسند فرماتے تھے۔ ایک دن وہ کدّو کھا رہے تھے، اسی دوران خود بخود بول اٹھے اور کدو کو مخاطب کر کے کہنے لگے: ''اے کدّو! صرف اس بنا پر کہ میرے محبوب کو تجھ سے محبت تھی، تو مجھے کس قدر محبوب ہے!!؟۔'' [ترمذی، کتاب الاطعمۃ]

یہ تھے اصحاب رسول کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اداؤں کو نقل کرنے کے اور ایمان کو جلا بخشنے کے مناظر۔ ایک منظر اور دیکھیں۔

یہ بھی ایک پروانہ نبوت ہے، افسردہ وغمزدہ کھڑا ہے، صحابہ ارد گرد کھڑے اس کا بغور جائزہ لے چکے ہیں۔ محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم یہاں سے جا چکے ہیں۔ صاف معلوم ہو رہا ہے کہ وہ من موہنا محبوب ابھی اس محفل سے گیا ہے کیونکہ اس کے جسم مطہر کی خوشبو جو یہاں بکھری پڑی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے،اس بات کا پتہ دے رہی ہے۔صحابہ کہتے ہیں:''اے بھائی!اب یہ انگوٹھی جس کوتمہارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ناپسندیدگی کی بناپر زمین پر پھینک گئے ہیں کہ تم نے سونے کی انگوٹھی کیوں پہنی؟۔اب انگوٹھی زمین پر پڑی ہے......محبوب تو جا چکے ہیں......اب اسے اٹھالو......اوراپنے کسی استعمال میں لے آنا......لیکن شمع نبوت کا یہ پروانہ کیا جواب دیتا ہے،سنیں:''میں اس انگوٹھی کوزمین سے اٹھانا بھی گوارانہیں کرتا کہ جس کو میرے محبوب نے پھینک دیا ہو(میری محبت جو محبوب سے ہے،اس کا تقاضا ہے کہ)میں اب اس کوزمین سے بھی نہ اٹھاؤں گا۔پڑی ہے تو پڑی رہے۔بقول شاعر:

محمدؐ کی غلامی دین حق کی شرط اول ہے
اگر اس میں ہو کچھ خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

فضیلۃ الشیخ محمد بن جمیل زینو ﷾ کی اس کتاب میں بھی اسوۂ رسول یعنی محبوب رب العالمین کی اداؤں کوایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے،میں نے ابن قیم ﷫ کی کتاب''زادالمعاد'' کی تلخیص کہ جس کو الشیخ عبدالرحمٰن الجامع نے سیرت النبی کی مختصر جھلک'' کے نام سے مرتب کیا ہے،کا اردو ترجمہ بھائی اسلم شاہدروی حفظہ اللہ سے کروا کر بعنوان''اداؤں بھری زندگی کی ایک جھلک''اس کتاب کے آخر میں ایک علیحدہ باب کی شکل میں شامل کر دیا ہے۔یوں ہم محبوب عالم کی ان دل کو موہ لینے والی اداؤں سے آگاہی حاصل کر کے اپنے ایمان کے گلشن کوسرسبز وشاداب کرسکیں،اور اپنی زندگی کوایمان کے پھولوں کی خوشبو سے معطر کرسکیں،اپنے ہر ہر عمل میں ہر ہر کام میں اپنے محبوب کی ادا کو اپنی ادا بنالیں۔یوں ہم آپ کے سامنے محبوب رب العالمین کی اداؤں کا گلدستہ رکھ رہے ہیں تا کہ آپ اس گلدستہ کی خوشبوؤں کو اپنے من میں بسائیں اور محبوب کی اداؤں کو اپنی زندگی کا جزو لاینفک بنالیں۔تا کہ ہم دنیا وآخرت میں کامیابی حاصل کرسکیں۔بے شک محبوب کائنات کی ہر ہر ادا سے پیار اور محبت آخرت میں کامیابی کی ضمانت ہے،اسی بات کی نشاندہی کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ»*

''جس نے میری سنت(ہر ہر ادا)سے محبت رکھی اس نے(حقیقت میں)مجھ سے محبت کی او

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

رجس نے مجھ سے محبت کی وہ (اس کے بدلے میں) میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔"

اس طرح اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے محبوب سے محبت کرنے والے کو یہ خوشخبری دی ہے کہ اگر تم ایسا کرو گے تو میرا محبوب تو تم سے محبت کرے گا ہی، میں خود بھی ایسے شخص سے پیار کروں گا، لہٰذا فرمایا:

﴿ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۝ ﴾ [آل عمران:۳/۳۱]

"اے میرے محبوب! لوگوں میں اعلان کردو کہ اے لوگو! اگر تم اللہ کے محبّ (محبوب و پسندیدہ) بننا چاہتے ہو تو اس کے لیے صرف ایک راستہ ہے کہ تم سب کے سب میری اتباع اور اطاعت کرو۔ تو پھر اللہ بھی تم سے محبت کرنے لگے گا اور تمہارے گناہ معاف کردے گا اور اللہ تعالیٰ بہت زیادہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔"

محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع واطاعت کیا ہے کہ جس کی بنا پر نہ صرف دونوں جہاں کی کامیابیاں وکامرانیاں ملتی ہیں، جنت کے حصول کا سرٹیفکیٹ ملتا ہے بلکہ اللہ بھی اس بندے سے محبت کرنے لگتا ہے۔ تو اطاعت واتباع یہ ہے کہ محبوب کی ہر ہر ادا کی نقل کی جائے، اس کو اپنی زندگی میں نافذ کردیا جائے۔ محبوب ﷺ کی اداؤں پر جان قربان کی جائے۔ تو آیئے ایسی کامیابی بخشنے والی اداؤں سے آگاہی حاصل کریں تاکہ اپنے دامن کو دونوں جہاں کی کامیابیوں سے بھر کر حقیقی مسرتوں اور خوشیوں کو اپنا نصیبا بنائیں، اپنا مقدر بنائیں......

العبد الضعیف

محمد طاہر نقاش

13 اپریل 2002ء

لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ المؤلف

« إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ »

امابعد:

بندۂ ناچیز، گرامی قدر قارئین بھائیوں کی خدمت میں خصائل محمدی اور اخلاق نبوی ﷺ کے چیدہ چیدہ واقعات نیز آداب اسلامی، پر مشتمل ایک گلدستہ پیش کر رہا ہے۔ تاکہ وہ رسول کریم ﷺ کے اخلاق و آداب، تواضع اور بردباری، شجاعت و کرامت اور اپنے پروردگار کی توحید کے متعلق آگاہی حاصل کر کے اس کی اقتداء کر سکیں۔

خصوصاً عصرِ حاضر میں ہمیں توحید و اخلاق کے پھیلانے کی بہت زیادہ ضرورت ہے کیونکہ یہی دو چیزیں ہیں جن کی بدولت مسلمانوں کو غلبہ نصیب ہوا اور اسلام کو پائیدار شہرت میسر آئی۔

کسی شاعر کا قول کس قدر دلآویز ہے:

وَ اِنَّمَا الْاُمَمُ الْاَخْلَاقُ مَا بَقِيَتْ
فَاِنْ هُمُ ذَهَبَتْ اَخْلَاقُهُمْ ذَهَبُوْا

”بے شک قوموں کی (ناموری) اس وقت تک ہے جب تک ان میں حسن اخلاق کا جوہر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

باقی ہے۔جس دن امتیں اخلاق سے عاری ہو جائیں گی تو صفحۂ ہستی سے مٹ جائیں گی۔"

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التماس کناں ہوں کہ وہ اس کتاب کو مسلمانوں کے لیے نفع بخش بنائے۔اور اس کو بندہ ناچیز کے لیے محض اپنی رضا کے حصول کا ذریعہ بنائے اور اسے اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے۔(آمین ثم آمین یارب العالمین)

محمد بن جميل زينو
مكة المكرمة
المملكة العربية السعودية

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خصائل محمدی ﷺ کے متعلق اشعار

اِنْ فَاتَكُمْ اَنْ تَرَوْهُ بِالْعُيُوْنِ فَمَا
يَفُوْتُكُمْ وَصْفُهُ هٰذِیْ شَمَائِلُهُ
مُكَمَّلُ الذَّاتِ فِیْ خَلْقٍ وَّفِیْ خُلُقٍ
وَ فِیْ صِفَاتٍ فَلَا تُحْصٰی فَضَائِلُهُ

''لوگو! اگر تم محمد ﷺ کا چشم سر کے ساتھ دیدار کرنے سے محروم رہے ہو تو کوئی بات نہیں، یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عاداتِ مبارکہ حاضر ہیں، ان کی وصف آرائی میں کوتاہی نہ کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ والہ کمالات، اخلاق وخلق (پیدائش میں) اور صفاتِ علیا میں ایسی کامل ترین بنائی گئی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل احاطۂ شمار سے باہر ہیں۔''

محبوبؐ کائنات کی ولادت باسعادت

فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾ [سورۂ آل عمران:١٦٤]

''البتہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر عظیم احسان کیا کہ ان میں ان کی جانوں میں سے ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رسول بپا کیا جوان پر اللہ کی آیات تلاوت کرتا ہے اوران کو پاک کرتا ہے۔اوران کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے۔''

اور فرمان الٰہی ہے:

﴿ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ﴾ [سورة الكهف:۱۸/۱۱۰]

''کہہ دیجئے بے شک میں تمہاری مانند ایک بشر ہوں، میری جانب یہ وحی کی گئی ہے کہ بے شک تمہارا معبود ایک ہی ہے۔''

رسول اللہ ﷺ سے سوموار کے دن روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ وہ روزِ سعادت ہے جس میں میری ولادت ہوئی اور اسی میں بحیثیت نبی مبعوث ہوا اور اسی روزِ نیک بخت میں مجھ پر قرآن جیسی پُرعظمت کتاب نازل کی گئی۔''

[اسے مسلم نے روایت کیا ہے]

ماہ ربیع الاول میں بروز سوموار، مکہ مکرمہ کے معروف مقام دار المولد میں، عام الفیل (ہاتھیوں کے مکہ پر حملہ والے سال میں) ۵۷۱ء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس زمین پر ظہور و ورود ہوا۔

آپ کے والدین جانے پہچانے تھے۔آپ کے والد عبداللہ بن عبدالمطلب تھے اور والدہ آمنہ بنت وھب تھیں۔دادا جان نے آپ کا نام گرامی محمد ﷺ رکھا تھا، آپ کے والد محترم آپ کی ولادت سے پہلے ہی وفات پا گئے تھے۔

مسلمانوں کی یہ اہم ترین ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے اس رسول کریم ﷺ کی قدر و عظمت سے آشنا رہیں اور آپ پر نازل کیے گئے قرآن پاک کے مطابق حکم جاری کریں اور اس کے اخلاق کے رنگ میں رنگے جائیں اور توحید کی جانب دعوت دینے کا اہتمام کریں۔یہی وہ دعوتِ توحید ہے جس کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی رسالت کا آغاز فرمایا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس فرمان الٰہی: ﴿ قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ﴾ ''کہہ دیجئے میں اپنے رب کی طرف بلاتا ہوں اور میں اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں ٹھہراتا۔'' کا زندہ و جاوید پیکر تھے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

محبوبؐ کا نام ونسب

فرمان الٰہی ہے:

﴿ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﴾ [سورة الفتح:٤٨/ ٢٩]

''محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لِيْ خَمْسَةُ أَسْمَاءَ : أَنَا مُحَمَّدٌ ، وَ أَنَا أَحْمَدُ ، وَ أَنَا الْمَاحِيَ الَّذِيْ يَمْحُوْ اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ ، وَ أَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ ، وَ أَنَا الْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ))[متفق عليه]

''میرے پانچ اسمائے گرامی ہیں: میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی ہوں، میرا نام احمد (ﷺ) بھی ہے، میرا نام ''ماحی'' بھی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ پاک میرے ذریعہ کفر کو ملیا میٹ کریں گے، میں ''حاشر'' بھی ہوں، اس سے مراد یہ ہے کہ میرا اتمام لوگوں سے پہلے حشر ہوگا دوسرے سب میرے بعد میں میدانِ حشر میں آئیں گے۔ میں ''عاقب'' ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔''

نیز اللہ تعالیٰ نے آپ کو رؤف اور رحیم کے اسم گرامی سے بھی سرفراز فرمایا۔

رسول اللہ ﷺ نے بذات خود اپنے چند اسمائے گرامی قدر بیان فرمائے ہیں، آپ نے فرمایا: ''میں محمد اور احمد بھی ہوں اور میں مقفی بھی ہوں، میں نبی توبہ بھی ہوں اور میں نبی رحمت بھی ہوں۔'' [صحيح مسلم]

(مقفی کا معنی ہے کہ انبیائے کرام میں سے سب سے آخر میں آنے والے ہیں۔)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''لوگو! یہ معاملہ تمہارے لیے کیوں نہ تعجب خیز ہو، کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے قریش کی دشنام طرازیوں، اور ان کی لعن طعن سے کیسے حیرت انگیز طریقہ سے محفوظ رکھا ہے۔ یہ لوگ مذمم (جس کی مذمت کی جائے) پر سب وشتم اور ملامت کرتے ہیں جبکہ میں محمد ہوں۔'' [صحيح بخاری]

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے کنانہ (قبیلہ) کا انتخاب کیا اور کنانہ سے قریش کو چنا، اور قریش سے بنی ہاشم کو منتخب کیا اور بنی ہاشم سے مجھ پر نگاہ انتخاب پڑی۔''

[صحیح مسلم]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میرے نام پر نام تو رکھ سکتے ہو لیکن میری کنیت جیسی کنیت اختیار مت کرنا، بے شک میں قاسم (بانٹنے والا ہوں) میں تمہارے درمیان بانٹتا ہوں (یعنی علم وغیرہ) [صحیح مسلم]

تصویر محبوبؐ

« كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَ جْهًا وَ اَحْسَنَهُمْ خَلْقًا لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَ لَا الْقَصِيْرِ » [متفق علیہ]

''رسول اللہ ﷺ کا رخ زیبا سب لوگوں سے زیادہ حسین تھا اور آپ کا قالب خاکی سب سے بڑھ کر دلفریب تھا۔ نہ تو حد سے زیادہ طوالت تھی اور نہ ہی حد درجہ پست قامت تھے۔''

''رسول اللہ ﷺ سفید رنگت اور پُر ملاحت (دلکش) چہرہ والے تھے۔''

[صحیح مسلم]

''رسول اللہ ﷺ میانہ قد تھے، شانوں کے درمیان چوڑائی تھی، داڑھی مبارک گھنی تھی، آپ پر سرخی نمایاں تھی، سر کے بال کانوں کی کونپلوں تک تھے۔ (صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب) میں نے آپ کو سرخ جوڑا زیب تن کئے دیکھا۔ میری آنکھوں نے کسی چیز کو آپ سے بڑھ کر دلکش نہ پایا۔'' [صحیح بخاری]

« كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الرَّأْسِ وَ الْيَدَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ حَسَنَ الْوَجْهِ لَمْ اَرَ قَبْلَهُ وَ لَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ »[صحیح بخاری]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑے سر والے (یہ سرداروں میں اچھا سمجھا جاتا ہے) ہاتھوں اور قدموں کی بناوٹ وسجاوٹ میں کامل تھے، آپ دیدہ زیب چہرے والے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا میں نے نہ تو کبھی پہلے دیکھا تھا اور نہ ہی آپ کے بعد دیکھا ہے۔"

« كَانَ وَجْهُهُ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَ كَانَ مُسْتَدِيْرًا ».[صحیح مسلم]

"آپ کا رخ تاباں مثل آفتاب و ماہتاب تھا اور گولائی لیے ہوئے تھا۔"

رسول اللہ ﷺ پہ جب لمحہ خوش کن طاری ہوتا تو آپ کا چہرہ ماہتاب کے ٹکڑے کی مانند بقعۂ نور بن کر جگمگا اٹھتا تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہتے ہیں: "ہمیں اس کی پہچان ہو چکی تھی۔" [متفق علیہ]

........(یعنی یہ کیفیت آپ کی مسرت افزائی کی علامت بن چکی تھی)

رسول اللہ ﷺ کھل کر نہ ہنستے تھے بلکہ زیر لب مسکراتے تھے۔ (اے مخاطب) اگر تو آپ کا دیدار کرتا تو، تو تصور کرتا کہ آپ نے سرمہ سے آنکھیں (کاجل نما) کی ہوئی ہیں حالانکہ آپ نے سرمہ نہ پہنا ہوتا تھا۔" [سنن ترمذی، حسن ہے]

..........(بلکہ آپ کی آنکھیں قدرتی طور پر سرمگیں تھیں)

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے کبھی بھی رسول اللہ ﷺ کو زوردارانداز پر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ آپ کا گلے کا آخری کنارہ دیکھا ہو، صرف آپ کا ہنسنا زیر لب مسکرانا تھا۔" [صحیح بخاری]

"سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک چاندنی رات میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ میں نے ایک نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ڈالنی شروع کی اور ایک نظر (روشن) ماہتاب کی جانب دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سرخ جوڑے میں ملبوس تھے۔ یونہی میری نگاہ انتخاب حرکت میں آئی تو رسول اللہ ﷺ کا پیکر حسن و جمال مجھے چاند سے زیادہ حسین نظر آیا۔" [ترمذی، یہ حدیث حسن غریب ہے اور حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اور ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے]

وَ اَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ
ثِمَالُ الْيَتَامىٰ عِصْمَةٌ لِلْاَرَامِلِ

"آپ سفید رو ہیں آپ کے روئے انور کے ذریعہ باران رحمت طلب کی جاتی ہے۔ آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یتیموں کے سہارا اور بیواؤں کے لیے (ظلم سے بچانے والی) مضبوط پناہ گاہ ہیں۔“
یہ شعر دراصل جناب ابوطالب کے طویل کلام کا ایک حصہ ہے۔ یہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما وغیرہ نے اس وقت پڑھا تھا جب مسلمانوں پر قحط سالی چھا گئی تھی، تو ان کے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا گو ہوئے:

« اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا » [صحیح بخاری]

”اے اللہ کریم! ہمیں بارانِ رحمت سے نواز دے۔“ تو بارش برسنا شروع ہو گئی۔
مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو سفید رنگت کا وصف بیان ہوا ہے لوگ آپ سے یہ مطالبہ کرتے تھے کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اپنے اس کریم چہرہ کو بارگاہ رب العزت کی طرف متوجہ فرما کر دعا کیجئے کہ ہم پہ رحمت کی برکھا برسائے۔ یہ یاد رہے کہ یہ آپ کی حیاتِ مبارکہ میں تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خلیفۂ ثانی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے ذریعے بارش کے حصول کی دعا کروائی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ اختیار نہ کیا تھا۔

لَکَ الْحَمْدُ وَالْحَمْدُ مِمَّنْ شَکَرَ
سُقِیْنَا بِوَجْهِ النَّبِیِّ الْمَطَرَ

”اے اللہ تمام تعریفات تیرے لیے ہیں اور یہ تعریفات وہ شخص کر رہا ہے جو شکر یہ ادا کرتا ہے۔ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رخ سیمیں (چاندی کی مانند سفید چہرے) کے ساتھ بارش سے سیراب کیے گئے ہیں۔“

دَعَا اللّٰهَ خَالِقَهٗ دَعْوَةً
اِلَیْهِ وَ اَشْخَصَ مِنْهُ الْبَصَرَ

”آپ نے اللہ تعالیٰ کے ہاں جو کہ آپ کا خالق بھی ہے، ایسی دعاء کی کہ اپنی نگاہِ التماس کو اس پر گاڑ دیا۔“

فَلَمْ یَکُ اِلَّا کَاِلْقَآءِ الرِّدَاءِ
وَاَسْرَعَ حَتّٰی رَاَیْنَا الدُّرَرَ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

''بس چادر پلٹنے کی ہی دیر تھی، اتنی تیز رفتاری اختیار کی کہ ہم نے بارش کے قطرات موتی بن کر بکھرتے دیکھے۔''

وَ كَانَ كَمَا قَالَ لَهُ عَمُّهُ
اَبُوْ طَالِبِ اَبْيَضُ ذُوْ غُرَرْ

''آپ بالکل وہی تھے جیسا کہ آپ کے چچا ابوطالب نے کہا ہے، سفید رنگت والے روشن پیشانی والے۔''

بِهِ اللّٰهُ يُسْقِيْ صَوْبَ الْغَمَامِ
وَ هٰذَا الْعَيَانُ لِذَاكَ الْخَبَرِ

''آپ کے ذریعہ (یعنی دعا کے ذریعہ) اللہ تعالیٰ ابر کرم سے بارش برساتا ہے۔ ہم نے اس خبر کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرلیا ہے۔'' (یعنی شنیدہ کے بود مانند دیدہ یعنی سننا اور دیکھنا برابر نہیں مگر ہم نے اس غائبانہ بات کو حقیقت کے روپ میں دیکھ لیا ہے)۔

فَمَنْ يَّشْكُرُ اللّٰهَ يَلْقَ الْمَزِيْدَ
وَ مَنْ يَّكْفِرِ اللّٰهَ يَلْقَ الْغِيَرَ ①

''جو بھی شکر الٰہی بجالائے گا وہ ترقی پائے گا اور جو اللہ تعالیٰ سے کفران نعمت کرے گا وہ حالات مختلف پائے گا۔'' (یعنی برکات ختم ہوجائیں گی)

محبوبؐ کا باعث برکت ہونا

رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کا غلام اور ان کا رستہ بتانے والا (گائیڈ) مکہ مکرمہ سے روانہ ہوتے ہیں اور مدینہ طیبہ کی جانب جانے والے راستے پر گامزن ہوتے ہیں۔ دوران سفر ایک بوڑھی عورت جن کا نام، ام معبد تھا، اس کے خیمہ کے قریب سے ان کا گزر ہوا۔ یہ خیمہ کے پاس بیٹھ جایا کرتی تھی۔ مسافروں کو اشیاء خورد ونوش مہیا کیا کرتی تھی۔ نبی ﷺ اور آپ کے ہمراہیوں نے اس سے گوشت اور کھجوریں خریدنے کے لیے کہا، مگر ام معبد کے پاس کچھ

① یہ اشعار ابن اثیر کی کتاب منال الطالب ص: ۱۰۴ سے منقول ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نہ تھا، اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر پڑی کہ خیمہ کی ایک جانب ایک بکری موجود تھی، جبکہ آپ کا اور آپ کے رفقاء کا زادِ راہ ختم ہو چکا تھا، اور سب بھوکے تھے (خوراک کی سخت ضرورت تھی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''اے ام معبد! یہ بکری کیسی ہے؟۔''

ام معبد جواب دیتی ہے: ''یہ بوجہ کمزوری بکریوں کے ساتھ چرنے کے قابل نہ ہونے کی بنا پر یہاں باقی رہ گئی ہے۔''

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''کیا یہ دودھ دینے کے قابل ہے؟۔''

ام معبد نے کہا: ''اس کی حالت اس سے بھی پتلی ہے کہ یہ دودھ دے سکے۔''

رسول اللہؐ نے فرمایا: ''کیا آپ ہمیں اس کو دھونے کی اجازت دیتی ہیں؟۔''

ام معبد: ''میرے ماں باپ آپ پر نثار ہوں اگر آپ کو اس میں کوئی دودھ دھونے والی چیز نظر آتی ہے تو دھولیں (مجھے کوئی اعتراض نہیں)

رسول اللہ ﷺ اب بکری منگواتے ہیں، اس کے پستان پر اپنا دست مبارک پھیرتے ہیں اور اللہ جل ثناءہ کا نام گرامی لیتے ہیں اور ام معبد کی بکری کے بارے میں دعائے خیر فرماتے ہیں۔ یہاں تک کہ بکری اپنے پاؤں پھیلا لیتی ہے اور دھونے کے لیے دودھ اتار لیتی ہے۔ آپ نے ایک بہت بڑا برتن منگوایا، اس میں دودھ دھویا حتیٰ کہ وہ لبالب ہو گیا، پھر ام معبد (بی بی) کو نوش کرایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئیں۔ اور اپنے ہمنواؤں کو بھی پلایا حتیٰ کہ وہ بھی پُر سیر ہو گئے۔ پھر سب سے آخر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نوش فرمایا۔ پھر آپ نے ایک برتن میں دوسری مرتبہ دوبارہ دودھ دھویا یہاں تک کہ برتن بھر گیا پھر ام معبد کے پاس وہ برتن چھوڑ کر اور اس سے بیعت لے کر آپ نے اپنے کاررواں سمیت وہاں سے کوچ کیا۔

کچھ ہی دیر بعد ام معبد کا خاوند ابو معبد چند مریل سی بکریاں جو بوجہ ضعف لڑکھڑا رہی تھیں، ہانکتا ہوا آ رہا ہے۔ گھر پہنچ کر ابو معبد دودھ سے بھرا برتن دیکھ کر تعجب انگیز انداز میں اُم معبد سے کہتا ہے:

''اے ام معبد! یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ جبکہ صورت حال یہ ہے کہ بکریاں گھر سے دور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تھیں اوران میں بچہ جننے والی بھی نہ تھی اور نیز گھر میں کوئی دودھ والا جانور بھی نہیں۔''

ام معبد نے کہا:''رب ذوالجلال کی قسم! ہمارے پاس سے ایک انسان گزر کر گیا ہے جو سراپائے خیروبرکت تھا۔ یہ یہ اس کے حالات ہیں ابومعبد نے کہا:''اے ام معبد! اس کا تعارف تو کروائیں۔

محبوبؐ کے اوصاف جاودانی ام معبد کی زبانی

ام معبد اپنے خاوند سے کہتی ہیں:''میں نے ایک ایسا انسان دیکھا ہے جس کی خوبروئی عیاں تھی۔ چہرہ آبدار تھا۔ نہ نحیف ولاغر نہ تو ندنکلی ہوئی، حسین وجمیل تھا۔ آنکھوں میں سیاہی تھی۔ پلکیں طویل تھیں۔ آواز میں صفائی اور دلکشائی تھی۔ اور گردن میں قدرِ بلندی تھی، داڑھی گھنی تھی، دونوں ابروؤں کے بال لمبے کمان نما اور باہم ملے ہوئے تھے۔ اگر خاموش ہوتا تو پروقار تھا۔ اگر گفتگو کرتا تو اس پر خوبصورتی چھا جاتی، دور سے اپنے ساتھیوں میں سب سے بڑھ کر حسین وجمیل تھا، قریب سے دیکھیں تو سب سے بڑھ کر اجلا تھا، گفتگو بہت شیریں تھی، فیصلہ کن بات کرتا تھا، میانہ رو تھا بات میں نہ تو تشنگی تھی نہ فضول گوئی، بات کرتا تو گویا موتی بکھیر رہا ہے۔

میانہ قد تھا لمبوترا نہ تھا، نہ ہی پست قد تھا۔ دو شاخوں کے درمیان تروتازہ ٹہنی کی مانند تھا، وہ اپنے تین ساتھیوں سے بڑھ کر خوش منظر اور خوش قدر تھا۔ اس کے ساتھی اس پر بچھے جاتے تھے، اگر وہ بات کرتا تو ہمہ تن گوش ہو جاتے تھے۔ اگر وہ حکم دیتا تو حکم برآوری کے لیے لپک پڑتے۔ اس کی جماعت اس کے اشارۂ ابرو کی منتظر رہتی ہے نہ ترش رو تھا نہ ہی یاوہ گو۔

ابومعبد نے کہا:''اللہ کی قسم! یہ تو وہی ہے قریش جس کی جستجو کر رہے ہیں اور مکہ کی سرزمین میں اسی کے ذکر کے غلغلے بپا ہیں۔ میں نے پختہ ارادہ کر لیا ہے میں اس کا ہمنشیں رہوں گا۔ اور اس کے حصول کے تمام طریقے اپناؤں گا۔

جس رات یہ بے خانماں قافلہ ام معبد کے پاس سے گزرا تھا اس کی صبح مکہ کی فضاؤں میں ایک صدا بلند ہوئی، لوگ سن رہے ہیں مگر آواز کس کی ہے یہ ان کو معلوم نہ تھا، وہ کہہ رہا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جَزَی اللّٰہُ رَبُّ النَّاسِ خَیْرَ جَزَائِہٖ
رَفِیْقَیْنِ قَالَا خَیْمَتَیْ اُمِّ مَعْبَدِ
ھُمَا نَزَلَا ھَا بِالْھُدٰی وَ اھْتَدَتْ بِہٖ
فَقَدْ فَازَمَنْ اَمْسٰی رَفِیْقَ مُحَمَّدِ

''رب کائنات ان دو رفیق سفر آدمیوں کو بہترین جزا دیں جنھوں نے ام معبد کے خیمہ میں دوپہر کو آرام کیا، وہ دونوں اس کے پاس سامان ہدایت لے کر قدم رنجہ فرما ہوئے اور اس نے ہدایت پالی وہ شخص کامیاب ہوگیا جو محمد ﷺ کا رفیق کار ہوگیا۔''

یہ حدیث حسن، قوی ہے۔ اس کو حاکم رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے اور صحیح قرار دیا ہے اور ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ام معبد والا واقعہ مشہور ہے کئی سندوں سے بیان ہوا ہے جس سے ایک دوسری سند کو مضبوط کر دیتی ہے۔

دل گیر محبوبؐ کے بعض فضائل

فرمان الٰہی ہے:

﴿ یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَھُمْ مِّنَ اللّٰہِ فَضْلًا کَبِیْرًا۝ ﴾

[سورۃ الاحزاب:۱]

''اے نبیؐ بے شک ہم نے آپ کو گواہی دینے والا اور خوشخبری دینے والا اور انجام سے آگاہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے اور اللہ کے حکم کے ساتھ اللہ کی طرف دعوت دینے والا اور سراج منیر بنایا ہے اور ایمانداروں کو خوشخبری دیجئے کہ بے شک ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑا فضل ہے۔

سورۂ احزاب میں فرمایا:

﴿ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَ لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَ کَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۝ ﴾[سورۃ محمد:۴۰/۳۳]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''نہیں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم باپ تم میں سے کسی مرد کے لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں میں سے آخری ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔''

فرمان الٰہی ہے:

﴿ وَ مَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴾ [سورۃ الانبیاء:]

''ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر جہانوں کے لیے رحمت بنا کر۔''

رسول اللہ کا فرمان ہے: ''روز قیامت میں تمام انبیائے کرام میں سے بڑھ کر پیروکاروں والا ہوں گا۔ اور میں ہی وہ پہلا شخص ہوں گا جو درِ جنت پر دستک دوں گا۔'' [صحیح مسلم]

نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں سب سے پہلے دخول جنت کے لیے سفارش کناں ہوں گا، جس قدر میرے تصدیق کنندگان ہوں گے اتنے کسی بھی نبی کے نہ ہوں گے، بعض انبیائے کرام میں سے ایسے بھی ہوں گے جن کی تصدیق صرف ایک آدمی نے کی ہوگی۔''

[صحیح مسلم]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« سَاَلْتُ رَبِّیْ ثَلَاثًا فَاَعْطَانِیْ ثِنْتَیْنِ وَ مَنَعَنِیْ وَاحِدَةً » [صحیح مسلم]

''میں نے اپنے پروردگار سے تین چیزیں مانگیں تھیں۔ دو اس نے مجھے عنایت فرما دی ہیں ایک کو شرف قبولیت نہ بخشا۔'' میں نے رب سے ایک یہ دعا مانگی تھی کہ میری امت کو قحط سالی کے ذریعہ ہلاک نہ کرنا، یہ مجھے اس نے عطا کر دی۔ میں نے دوسری چیز یہ مانگی تھی کہ میری امت غرقاب نہ کی جائے اس سے بھی اس نے مجھے نوازا۔ میں نے تیسری چیز یہ مانگی تھی کہ میری امت کے درمیان آپس میں جنگ آرائی نہ ہو اس سے اس نے مجھے اس سے محروم رکھا ہے۔''

ایک روایت میں ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ بھی مانگا تھا کہ ان کے باہر کا دشمن (غیر) ان پر مسلط نہ فرمانا، تو اس نے میری یہ التجاء بھی قبول فرمالی ہے۔''

[ترمذی۔ نسائی شیخ الالبانی رحمہ اللہ نے اس کو صحیح قرار دیا ہے]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ شب معراج کو سفر پر جانے والی حدیث میں فرماتے ہیں اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں آتا ہے: ''نبی ﷺ کی چشمان مبارک آغوشِ خواب میں آرام فرما ہوتیں جبکہ آپ کے قلب اطہر پر نیند طاری نہ ہوتی تھی۔'' [صحیح بخاری]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن میں آدم علیہ السلام کی تمام اولاد کا سردار ہوں گا اور میں ہی وہ پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر پھٹے گی اور میں ہی پہلا سفارش کنندہ ہوں گا جس کی سفارش کو باریاب کیا جائے گا۔'' [صحیح مسلم]

دیگر انبیاء کرام پر مجھے چھ چیزوں کی برتری عطا کی گئی ہے۔(۱) مجھے جامع کلمات سے نوازا گیا ہے۔(۲) بذریعہ رعب میری مدد کی گئی ہے۔(۳) میرے لیے مال غنیمت حلال کیا گیا ہے۔(۴) روئے زمین میرے لیے مسجد اور طہارت قرار دے دی گئی ہے۔(۵) مجھے تمام مخلوق کی طرف رسول بنایا گیا ہے۔(۶) اور میرے ساتھ سلسلۂ انبیائے کرام اختتام پذیر ہوا ہے۔''

[صحیح مسلم]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں بنی آدم کی صدیوں میں سے بہترین صدیوں میں مبعوث ہوتا رہا ہوں، یہاں تک کہ وہ صدی آن پہنچی جس میں میں ہوا ہوں۔''

[صحیح بخاری]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ذیشان ہے: ''میری اور مجھ سے قبل انبیائے کرام کی مثال اس آدمی کی مانند ہے جو حسین وجمیل عمارت تعمیر کرتا ہے مگر اس کے ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رکھتا ہے۔ زائرین چکر کاٹ کاٹ کر اسے دیکھنا شروع کرتے ہیں اور اس کی دلکشی پر اظہار تعجب کرتے اور اور کہتے ہیں یہ اینٹ کی جگہ بھی پُر کردی جاتی تو کیا ہی اچھا ہوتا۔ آپ نے فرمایا اس قصر نبوت کی میں وہ آخری اینٹ ہوں، میں آخری نبی ہوں۔''

[صحیح بخاری]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''میں اس وقت اللہ تعالیٰ کے ہاں خاتم النبیین لکھا جا چکا تھا جبکہ آدم علیہ السلام ابھی آب وگل میں پڑے تھے، میں تمہیں اپنے آغاز کار سے آگاہ کرتا ہوں۔ میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں اور عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور اپنی والدہ کی خواب کی تعبیر بن کر رونما ہوا ہوں جو انہوں نے میری ولادت کے وقت

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

دیکھا تھا کہ ان سے ایک نور نکلا ہے جس سے شام کے محلات جگمگا اٹھے ہیں۔''

[حاکم رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے اور ذہبی رحمہ اللہ نے اس کی موافقت کی ہے اور مشکوٰۃ میں البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔]

جبریل فرشتہ رسول اللہ ﷺ کے پاس غار حراء میں آتا ہے اور کہتا ہے: ﴿ اِقْرَءْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ ﴾ ''اپنے اس رب کے نام سے پڑھیے جو خالق ہے۔'' یہ وحی لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس لوٹتے ہیں اور آپ کپکپاتے دل کے ساتھ اپنی رفیقہ حیات، سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے پاس داخل ہوئے اور اس معاملہ کی اطلاع دی اور فرمایا: ''مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے۔''

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''ہرگز آپ کو نقصان نہ ہوگا، اللہ کی قسم! اللہ پاک آپ کو کبھی بے یار و مددگار نہ چھوڑیں گے کیونکہ آپ صلہ رحمی فرماتے ہیں درماندہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں، محتاج کو کما کر دیتے ہیں، مہمان نوازی فرماتے ہیں اور حادثاتِ زمانہ پر لوگوں کے معاون ہوتے ہیں، سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا، آپ کو سیدنا ورقہ بن نوفل کے پاس لے جاتی ہیں اور کہتی ہیں: ''اے چچا زاد! اپنے بھتیجے کی بات سنو...... تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ دیکھا تھا وہ بتا دیا تو ورقہ بن نوفل نے کہا: ''یہ وہی ناموس (فرشتہ) ہے جو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا تھا، کاش! میں توانا ہوتا! کاش میں اس وقت بقید حیات ہوتا، جب آپ کو آپ کی قوم دیس نکالا دے گی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا یہ مجھے نکال دیں گے؟'' کہنے لگا: ''ہاں! جو آپ لے کر آئے ہیں اس طرح کی چیز کوئی آدمی بھی لے کر آئے تو اسے مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگر میری موجودگی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانۂ نبوت آ گیا تو میں آپ کی حمایت میں نہایت مستقل مزاجی سے کھڑا ہوں گا۔''

[صحیح بخاری کتاب بدء الوحی]

محبوب ﷺ کی روشن روشن مہر نبوت

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

« رَأَيْتُ الْخَاتَمَ بَيْنَ كَتِفَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ وَ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ غُدَّةً حَمْرَاءَ مِثْلُ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يَشْبَهُ جَسَدَهُ » [صحيح مسلم]

''میں نے رسول اللہ ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان ایک سرخ رنگ کی گلٹی دیکھی جو کہ کبوتر کے انڈے کی مانند تھی جو کہ آپ کے جسد اطہر کے رنگ کی مانند ہی تھی۔''

سیدنا عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا اور آپ کے پاس داخل ہوا، اور میں نے کھانا کھایا، آپ کے ہاں پانی نوش کیا اور میں نے مہر نبوت دیکھی جو آپ کے بائیں کندھے کی نرم رگ کے قریب تھی، گویا وہ سیاہ تل تھے جو چولہے کی شکل دھارے ہوئے تھے۔'' [صحيح مسلم]

سیدنا جعد بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں میں نے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے ہیں:'' میری خالہ صاحبہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئیں اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میرا بھانجا ہے، یہ بیمار سا رہتا ہے، تو آپ نے میرے سر پر دست شفقت پھیرا اور میرے لیے دعائے برکت فرمائی اور آپ نے وضوء کیا تو میں نے آپ کے وضوء کا باقی ماندہ پانی زیر حلق کیا (یعنی پی لیا)۔ بعدازاں میں آپ کی پچھلی جانب کھڑا ہو گیا تو میں نے آپ کے دونوں شانوں مبارک کے درمیان مہر نبوت کو دیکھا جو کہ چکور کے انڈے کی مانند تھی۔'' [متفق عليه]

محبوبؐ معطر کی بوئے دل گیر

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں:'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آبدار رنگت والے تھے، آپ کا پسینہ موتیوں کی مانند تھا، جب چلتے تو رفتار میں ٹھہراؤ تھا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کو چھو کر دیکھا تو حریر و پرنیاں (ریشم کی اقسام ہیں) سے بھی نرم زیادہ ملائم پایا، اور میں نے سونگھ کر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہکار عنبر و کستوری سے بڑھ کر تھی۔'' [متفق عليه]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں:

« دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ عِنْدَنَا فَعَرِقَ فَجَاءَتْ أُمِّي بِقَارُورَةٍ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَجَعَلَتْ تَسْلُتُ الْعَرَقَ فِيهَا فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا هٰذَا الَّذِي تَصْنَعِينَ قَالَتْ هٰذَا عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِي طِيبِنَا وَ هُوَ مِنْ أَطْيَبِ الطِّيبِ»

''نبی ﷺ ہمارے پاس گھر تشریف لائے اور ہمارے ہاں دوپہر کا آرام کیا تو آپ پسینہ سے شرابور ہو گئے، میری امی ایک بوتل لے آئیں اس میں آپ کا پسینہ ڈال کر صاف کرنا شروع کر دیا اتنی دیر میں نبی ﷺ استراحت سے بیدار ہوئے فرمایا: ''اے ام سلیم! آپ یہ کیا کر رہی ہیں؟ عرض کی: ''یہ آپ کا پسینہ قطرۂ نگینہ سمیٹ رہی ہوں۔ اسے ہم اپنی خوشبویات میں ملا دیتی ہیں جس کی وجہ سے ہماری خوشبو کو ہزار چاند لگ جاتے ہی۔ وہ بہترین مہکار والی ہو جاتی ہے۔'' [صحیح مسلم]

«كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُعْرَفُ بِرِيحِ الطِّيبِ إِذَا أَقْبَلَ»

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا پتہ آپ کی حسن مہکار ہی بتا دیتی تھی۔''

[صحیح جامع۔ الالبانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔]

ابھی اس رست سے گزرا ہے کوئی
کہے دیتی ہے شوخی نقشِ پا کی

«أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ» [صحیح بخاری]

''بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو کا تحفہ واپس نہیں کیا کرتے تھے۔''

محبوب ﷺ کی نیند

نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کا اوّل حصہ سو جاتے تھے اور آخری حصہ شب بیداری میں گزارتے تھے۔ [صحیح بخاری]

نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف فرما ہوتے تو فرماتے:

«بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ أَمُوتُ وَ أَحْيَا»

''اے میرے اللہ تیرے نام سے میں سوتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں۔''

اور جب آپ خواب شیریں سے بیدار ہوتے تو کہتے:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُ ﴾[صحیح مسلم]

''تمام تعریفات اس اللہ کے لیے جس نے ہمیں سونے کے بعد زندگی بخشی، اور اس کی طرف ہی اٹھ کر جانا ہے۔''

نبی ﷺ جب اپنی خوابگاہ پر دراز ہوتے (لیٹتے) تو اپنی دائیں ہتھیلی مبارک اپنے دائیں رخسار کے نیچے رکھ کر یہ دعا پڑھتے:

﴿ رَبِّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ﴾

''اے میرے پروردگار! مجھے اپنے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو قبروں سے اٹھائے گا۔'' [ترمذی اور کہا حسن صحیح ہے]

''رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر جاگیر ہوتے تو ہر رات آپ کا یہ معمول تھا کہ اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھا کر لیتے (دعا کے انداز پر) اور ان میں، ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾، ﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴾ اور ﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴾ (مکمل) پڑھ کر پھونک مارتے پھر دونوں ہاتھوں کو اپنے جسم اطہر پر پھیرتے آغاز، سر اور چہرہ اور جسم کے سامنے والے حصہ سے کرتے تھے پھر حسب طاقت ہاتھ پھیرتے۔ یہ عمل آپ تین مرتبہ کرتے تھے۔'' [صحیح بخاری و مسلم]

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تکیہ جس پر آپ رات کو محو خواب ہوتے تھے، چمڑے کا تھا جس کی بھرائی کھجور کے پتوں سے کی گئی تھی۔'' [مسند احمد]

''رسول اللہ ﷺ کا بستر مبارک جس پر آپ دراز ہوتے تھے چمڑے کا تھا اس میں بھرائی کھجور کے پتوں کی تھی۔'' [صحیح مسلم]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے ہی سو جاتے ہیں؟'' آپ نے فرمایا: ''اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! میری آنکھیں سو جاتی ہیں لیکن میرا دل خواب غفلت میں سرشار نہیں ہوتا۔'' [صحیح بخاری و مسلم]

محبوبؐ کی قرأت وصلاۃ کا دلکش انداز

فرمان الٰہی ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَ رَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيْلاً ﴾ [المزمل: ۷۳/ ٤]

''پڑھیے قرآن پاک کو ٹھہر ٹھہر کر۔''

نبی ﷺ تین دن سے کم میں قرآن پاک کی قرأت ختم نہیں کرتے تھے۔'' [ابن سعد]

رسول اللہ ﷺ اپنی قرأت کو ایک ایک آیت علیحدہ علیحدہ کر کے تلاوت کرتے تھے: مثلاً ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ پڑھتے تو پھر ﴿ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ پڑھتے پھر آپ وقفہ کے بعد (دوسری آیات) پڑھتے۔'' [ترمذی۔ صحیح]

« كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ : زَيِّنُوْا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْاٰنَ حُسْنًا » [صحیح ابو داؤد]

''رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ''قرآن پاک کو اپنی آوازوں سے زینت بخشو، بے شک دلفریب آواز قرآن پاک کے حسن کو دوبالا کرتی ہے۔''

« كَانَ يَمُدُّ صَوْتَهُ بِالْقُرْاٰنِ مَدًّا » [مسند احمد۔ صحیح]

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم لمبی اور آواز پھیلا کر قرآن پاک کی تلاوت کرتے تھے۔''

'' آپ مرغ کی آواز سن کر کھڑے ہوتے تھے۔'' [متفق علیہ]

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم جوتوں سمیت نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔'' [متفق علیہ]

''نبی ﷺ اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیوں پر تسبیحات شمار کرتے تھے۔''

[ترمذی، ابو داؤد۔ صحیح]

'آپ کو جب کوئی کام غمگین کرتا تو آپ نماز پڑھتے۔'' [حسن ہے۔ احمد، ابو داؤد]

« كَانَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَ رَفَعَ اِصْبَعَهُ الْيُمْنَى الَّتِيْ تَلِيْ الْاِبْهَامَ فَدَعَابِهَا » [مسلم۔ صفة الجلوس فی الصلوة ۸۰/۵]

'' آپ ﷺ جب نماز میں بیٹھتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھتے اور دائیں انگلی کو بلند کرتے جو کہ انگوٹھے کے قریب ہے اور اس سے اشارہ کرتے۔''

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دائیں انگلی کو حرکت دیتے تھے اور اس کے ساتھ اشارہ کرتے تھے۔'' [سنن نسائی]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سبابہ (انگوٹھے کی قریب والی انگلی کو حرکت دیتے تھے جبؐ آپ نماز میں بیٹھتے تھے، اور فرماتے:

«لَهِيَ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْحَدِيْدِ» (يَعْنِي السَّبَّابَةَ) [مسند احمد۔صحیح]

''یہ سبابہ انگلی کو حرکت دینا شیطان کو لوہے سے زیادہ گراں گزرتا ہے۔''

«كَانَ يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى عَلٰى صَدْرِهٖ» [فی الصلاۃ]

''نبی ﷺ نماز میں اپنا دایاں دست مبارک بائیں دست مبارک پر رکھ کر (دونوں کو) اپنے سینۂ نور خزینہ کے اوپر رکھتے تھے۔'' [صحیح بخاری]

اس کو ابن خزیمہ وغیرہ نے بیان کیا ہے اور ترمذی نے حسن کہا ہے اور نووی نے شرح مسلم میں ذکر کیا ہے اور زیر ناف ہاتھ رکھنے والی حدیث کو ضعیف کہا ہے۔

اس بات پر آئمہ اربعہ (امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل (رحمہم اللہ علیہم) کا اجماع ہے کہ صحیح حدیث ہمارا مذہب ہے۔ انگلی کو نماز میں حرکت دینا، اور نماز میں ہاتھ کو سینہ پر رکھنا ان ائمہ کرام کا مذہب ہے، کیونکہ یہ کام نماز کی سنتوں میں سے ہے اور سنت ائمہ کا مذہب ہے۔

نماز میں انگلی سبابہ کو حرکت دینا، کی سنت کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا ہے اور بعض شافعی حضرات بھی اسی کے قائل ہیں۔ جیسا کہ نووی کی شرح مہذب میں آتا ہے۔[ص: ٤٥٤، ج:٣] اس کا ذکر جامع الاصول کے محقق نے بھی کیا ہے۔[ص: ٤٠٤، ج:٥]

رسول اللہ ﷺ نے سبابہ انگلی کو حرکت دینے کی حکمت کو مذکورہ حدیث میں نہایت اعلیٰ انداز پر واضح کیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ انگشت شہادت کی تحریک توحید الٰہیہ کی جانب اشارہ کرتی ہے اور یہ تحریک شیطان پر لوہے کا تیر مارنے سے شدید تر ہے۔ کیونکہ وہ (شیطان) توحید کو ناپسند کرتا ہے۔ اس پس منظر میں مسلمان پر لازم ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرے، آپ کی سنت کا انکار نہ کرے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

«صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ» [صحیح بخاری]

''نماز پڑھو اس طرح کہ جس طرح تم نے دیکھا ہے کہ میں نماز پڑھتا ہوں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

محبوبؐ کے روزہ کا مشکبار تذکرہ

آپ ﷺ نے فرمایا:

« مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ » [متفق علیہ]

''جس نے رمضان المبارک کے روزے یقین کے ساتھ اور کار ثواب کے طور پر رکھے اس کے پہلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''جس نے رمضان المبارک کے روزے ادا کئے بعد میں شوال کے چھ روزے بھی رکھے وہ زمانہ بھر کے روزے والے کی مانند اجر پاتا ہے۔''

[صحیح مسلم]

آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر ماہ مبارک میں تین روزے رکھنا، اور رمضان کے رمضان تک روزے رکھنا (ثواب کے اعتبار سے) زمانے بھر کے روزے ہیں، عرفات کے دن (۹ ذوالحجہ) کا روزہ رکھنا مجھے اللہ تعالیٰ سے اس کے ثواب کا اتنا یقین ہے کہ یہ ایک سال پہلے اور ایک سال بعد والے گناہ مٹا دیتا ہے۔'' ➊ اور ''یوم عاشورہ'' ➋ کا روزہ مجھے اللہ پاک سے یہ پختہ یقین ہے کہ ایک سال پہلے کے گناہ مٹا دیتا ہے۔'' [صحیح مسلم]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''اگر میں زندہ رہا تو محرم کی نو تاریخ ➌ کا روزہ رکھوں گا۔'' [صحیح مسلم]

رسول اللہ ﷺ سے سوموار، اور جمعرات کے روزے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''یہ ایسے دو دن ہیں کہ ان میں بندوں کے اعمال رب کبریا پر پیش کیے جاتے ہیں۔ میں پسند کرتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش ہوں میں روزے کی حالت میں ہوں۔''

[نسائی اور منذری نے اسے حسن کہا ہے]

➊ جو عرفات میں حاضر ہو وہ یہ روزہ نہ رکھے۔
➋ ماہ محرم کی دسویں کا روزہ
➌ محرم کی نادیں تاریخ مراد ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحٰی کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت فرمائی ہے۔'' [متفق علیہ]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

« مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ »[صحیح بخاری ومسلم]

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو سوائے رمضان المبارک کے روزے کے کبھی بھی مکمل مہینہ روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔''

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہمیشہ کے روزے جو کہ عام طور پر صوفیاء اور اہل طریقت رکھتے ہیں سنت کے خلاف ہیں۔''

محبوب کی عبادت کے مناظر

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يٰاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴾ [المزمل:.....]

''اے چادر اوڑھنے والے! رات قیام کرو مگر تھوڑا۔'' (یعنی آرام کم کرو)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

« مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَ لَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَ طُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَ طُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا فَقُلْتُ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَ لَا يَنَامُ قَلْبِيْ » [متفق علیہ]

''رسول اللہ ﷺ رمضان ہو یا نہ ہو (ہر وقت روزانہ) گیارہ (۱۱) رکعات ادا فرمایا کرتے تھے، ان سے زیادہ نہ پڑھتے تھے۔ چار رکعات ادا فرماتے، ایسا خوبصورت اور طمانیت والا انداز تھا کچھ نہ پوچھو۔ پھر چار رکعات ادا فرماتے ان کے حسن وطوالت کا کچھ نہ پوچھو، پھر تین رکعات ادا فرماتے، میں نے عرض کی (عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہ آپ وتر کی ادائیگی سے قبل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہی محوخواب ہو جاتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! میری آنکھیں تو محو استراحت ہوتی ہیں (سوتی ہیں) مگر میرا دل بیدار رہتا ہے۔''

جناب اسود بن یزید رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نمازِ شب کے متعلق دریافت کیا، فرماتی ہیں: ''آپ آغازِ شب میں سو جاتے تھے، پھر آپ قیام فرماتے، جب وقت سحر ہوتا تو وتر پڑھتے۔ پھر اپنے بستر پہ آرام گیر ہوتے، اگر ضرورت محسوس کرتے تو اپنی اہلیہ سے قربت فرماتے اور جب صدائے اذان آپ کے سامعہ نواز ہوتی تو بہت تیز روی سے آپ اٹھتے اور جب جنبی ہوتے تو غسل کے لیے پانی بہاتے نہیں تو وضو کرتے اور جانبِ نماز روانہ ہو جاتے۔'' [صحیح بخاری ومسلم]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ''کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنا قیام فرماتے تھے کہ آپ کے قدموں مبارک پر ورم آ جاتا آپ سے کہا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ نے آپ کے پہلے اور بعد والے تمام گناہ بخش دیئے ہیں، آپ پھر بھی اتنی کاوش کرتے ہیں جواب دیا جس پروردگارِ عالم نے مجھے یہ انعام کیا ہے میں اس کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔''

[متفق علیہ]

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

« حُبِّبَ اِلَيَّ مِنْ دُنْيَاكُمُ النِّسَآءُ وَ الطِّيْبُ وَ جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلَاةِ »

''تمہاری دنیاوی متاعِ گرانمایہ سے مجھے عورتیں اور خوشبو دل پسند ہیں مگر خنکی چشم (آنکھوں کی ٹھنڈک) مجھے نماز سے ہی حاصل ہوتی ہے۔'' [مسند احمد۔صحیح]

محبوبؐ کا روئے سخن اور اندازِ گفتگو

فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَ مَا غَوٰى وَ مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ﴾ [سورة النجم:۵۳/۴]

''اس کوکب درّاں کی قسم! جب وہ غروب ہوتا ہے۔ تمہارا صاحب راہ راست سے بھٹکا ہوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے، اور نہ ہی یہ اپنی مرضی کے مطابق لب کشائی کرتا ہے یہ تو فقط وحی ہے جو اس پر ڈالی گئی ہے۔''

آپ ﷺ نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا تھا: ''جو میں کہوں لکھ لیا کرو، اس ذات بابرکات کی قسم، جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، میری زبان وحی ترجمان سے سوائے حق بات کے اور کوئی چیز جاری نہیں ہوتی۔'' [سنن ابو داؤد۔حسن]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بذریعہ رعب میری نصرت (مدد) کی گئی ہے، مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے ہیں۔ روئے زمین میرے لیے مسجد و وضو قرار دے دی گئی ہے اور ایک مرتبہ میں محوخواب تھا کہ مجھے ہاتھ میں زمین کے خزانوں کی چابیاں تھما دی گئی ہیں۔'' [صحیح بخاری]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے اور اب تم وہ خزانے حاصل کر رہے ہو۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: ''کہ رسول اللہ ﷺ تمہاری مانند بات کرنے میں تیز روی اختیار نہ کرتے تھے۔ آپ کی بات چیت نہایت واضح اور صاف گوئی کا مرقع تھی، آپ کا ہم نشین اسے ازبر کر لیتا تھا۔'' [صحیح مسلم]

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی گفتگو فرماتے تھے کہ اگر کوئی گننے والا اسے گنتا تو شمار کر لیتا تھا۔'' [صحیح بخاری و مسلم]

« كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيْلَ الصَّلْتِ » [مسند احمد۔حسن]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر خاموش طبع ہی رہتے تھے۔''

''اور رسول اللہ ﷺ ایک بات کو تین مرتبہ تکرار فرماتے تا کہ اسے سمجھ لیا جائے۔'' [صحیح بخاری]

ایک روایت میں آتا ہے:

« حَتّٰى تُفْهَمَ عَنْهُ » یعنی اس کا مفہوم نمایاں ہو جائے۔''

کلمہ کے اعادہ کا مطلب یہ نہیں کہ ہر کلمہ میں تکرار کرتے تھے بلکہ اس کا معنی ہے جو مشکل ہوتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور اس کے اعادہ کی ضرورت ہوتی۔ نبی ﷺ جامع دعاؤں کو پسند کرتے تھے علاوہ ازیں چھوڑ دیتے تھے۔'' [مسند احمد]

''رسول اللہ ﷺ جب خطبہ ارشاد فرماتے تو آپ کی مبارک آنکھیں سرخ ہو جاتیں اور آواز بلند ہو جاتی اور غضب ناکی میں اضافہ ہو جاتا، گویا کہ آپ کسی لشکر جرار کو خبردار کر رہے ہیں کہ دشمن تم پہ صبح حملہ آور ہونے والا ہے۔ یا شام کو ہونے والا ہے۔'' [صحیح مسلم]

چھلکتے جاموں کا حوض (حوض کوثر)

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

« حَوْضِیْ مَسِیْرَۃُ شَھْرٍ مَاءُ ہٗ اَبْیَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَ رِیْحُہٗ اَطْیَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَ کِیْزَانُہٗ ① کَنُجُوْمِ السَّمَآءِ مَنْ شَرِبَ مِنْہُ فَلَا یَظْمَأُ اَبَدًا » [صحیح بخاری]

''میرے حوضِ کوثر کا دورانیہ ایک ماہ کی مسافت ہے۔ اس کا آب رواں دودھ سے زیادہ سفید ہے اور اس کی مہکار کستوری سے زیادہ دلگیر ہے اور اس کے آبخورے آسمانوں کے ستاروں کی مانند ہیں۔ جو بھی خوش قسمت اس سے ایک دفعہ یہ آبِ زلال نوش کرے گا کبھی تشنہ کام (پیاسا) نہ ہوگا۔''

محبوبؐ کے زہد کا انداز عاجزیں

فرمان الٰہی ہے:

﴿ وَلَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْكَ اِلٰی مَا مَتَّعْنَا بِہٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْھُمْ زَھْرَۃَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا لِنَفْتِنَھُمْ فِیْہِ وَ رِزْقُ رَبِّكَ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی ﴾ [سورۃ طٰہٰ: ۲۰/۱۳۱]

''نگاہ اٹھا کر نہ دیکھئے اس چیز کی جانب جو ہم نے ان کو قسما قسم کا ساز و سامان دے رکھا ہے یہ دنیاوی زندگانی کی دلفریبی ہے تاکہ ہم ان کو آزمائیں اس میں' اور تیرے رب کا رزق بہترین اور باقی رہنے والی چیز ہے۔''

---

① کِیْزَانُ کُوْزٌ کی جمع ہے۔ ''لوٹا نما آبخورے کو کہتے ہیں۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ' رسول اللہ ﷺ کے ایلاء (بیویوں سے قسم اٹھائی تھی کہ ان کے پاس ایک ماہ تک داخل نہ ہوں گے) والی حدیث میں بیان کرتے ہیں:

«وَ اعْتَزَلَ عَنْهُنَّ فِیْ عُلَیَّةٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَیْهِ عُمَرُ فِیْ تِلْكَ الْعُلَیَّةِ فَاِذَا لَیْسَ فِیْهَا سِوَیٰ صُبْرَةٍ مِنْ قَرَظٍ وَ اُهْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ وَ صُبْرَةٍ مِنْ شَعِیْرٍ وَ اِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰی رِمَالِ حَصِیْرٍ قَدْ اَثَّرَ فِیْ جَنْبِهٖ فَهَمَلَتْ عَیْنَا عُمَرَ فَقَالَ مَالَكَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْتَ صَفْوَةُ اللّٰهِ مِنْ خَلْقِهٖ وَ كِسْرٰی وَ قَیْصَرُ فِیْمَا هُمَا فِیْهِ فَجَلَسَ مُحَمَّدٌ وَجْهُهٗ اَوْ فِیْ شَكٍّ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ ثُمَّ قَالَ: اُولٰٓئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَیِّبَاتُهُمْ فِیْ حَیَاتِهِمُ الدُّنْیَا وَ فِیْ رِوَایَةٍ مُسْلِمٍ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَكُوْنَ لَهُمُ الدُّنْیَا وَ لَنَا الْاٰخِرَةُ فَقُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ» [بخاری ومسلم]

اَلصُّبْرَةُ= " اناج وغیرہ کے ڈھیر کو کہتے ہیں۔" قَرَظ= " سُلُم کے پتے ہیں جن سے رنگ دیا جاتا ہے۔"

" آپ ﷺ اپنی بیویوں سے الگ ہو کر ایک بالا خانہ میں بیٹھ گئے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اس بالا خانے میں آپ کے پاس حاضر ہوئے تو اس میں فقط ایک ڈھیر (سُلم درخت) کے چھالوں کا' ایک لٹکی ہوئی بوسیدہ مشک' اور' جو " کا ایک پشتہ تھا اور آپ ﷺ یک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے جس کے نشانات آپ کے پہلوئے نازک میں نمودار تھے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھیں پرنم ہو گئیں۔ آپ نے فرمایا: " اے عمر رضی اللہ عنہ! کیا ہوا۔" میں نے عرض کی: " یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اللہ کی مخلوق میں سے منتخب ہیں اور حالت یہ ہے اور کسریٰ اور قیصر کیسے عیش و آرام کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ بیٹھ گئے، رخ اقدس پر سرخی چھائی ہوئی تھی۔ فرمایا: " اے خطاب کے لخت جگر! یہ لوگ ہیں کہ ان کی حیاتِ دنیوی ہی میں ان کو دلفریبیاں جلد میسر کر دی گئی ہیں۔" (مسلم کی ایک روایت میں ہے) کیا آپ اس پہ رضا مند نہیں ہیں کہ ان کو آرام و راحت دنیا میں ہو اور ہمارے لیے آخرت میں ہو۔" میں نے عرض کی: " یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور کیوں نہیں!" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " تو پھر اس تقسیم پر اللہ عزوجل کی حمد وثنا کے نغمات الاپیے۔" [صحیح بخاری ومسلم]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سیدنا علقمہ رحمۃ اللہ علیہ 'سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر دراز تھے، وہ چٹائی آپ کی ریشمیں جلد میں اثر انداز ہوئی، میں وہ صاف کرتا جا رہا تھا اور ساتھ ہی کہتا جا رہا تھا: ''میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' آپ ہمیں اجازت عنایت فرمائیں ہم نرم و گداز بستر بچھا دیں تاکہ آپ اس اذیت سے محفوظ رہیں اور اس پر آرام سے سو سکیں۔'' اس کے جواب میں آپ نے فرمایا: ''مجھے دنیاوی استراحت سے کیا سروکار ہے میری اور دنیا کی مثال اس سوار کی ہے جو ایک سایہ دار درخت کے نیچے کچھ لمحات آرام کرتا ہے پھر اسے چھوڑ کر منزل پر روانہ ہو جاتا ہے۔'' [سنن ترمذی ۔حسن]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میرے پاس کوہ احد کے برابر سونا ہوتا تو مجھے یہ پسند نہ تھا کہ مجھ پر تین راتیں گزر تیں اور اس سونا میں سے کوئی چیز میرے پاس باقی ہوتی، صرف میں قرض کے لیے محفوظ کر لیتا۔'' [صحیح بخاری]

سیدنا عمرو بن حارث رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' کہ رسول اللہ ﷺ نے موت کے وقت کوئی ترکہ نہ چھوڑا' نہ کوئی دینار' نہ کوئی درہم' نہ کوئی غلام نہ لونڈی' اور نہ ہی کوئی اور چیز' مگر آپ کا سفید خچر تھا' جس پر آپ سوار ہوا کرتے تھے' یا پھر ہتھیار تھے' یا وہ زمین تھی جسے آپ نے راہ گزروں کے لیے صدقہ کر دیا تھا۔'' [صحیح بخاری]

محبوبؐ اور آپ کے رفقاء کی فاقہ مستی کا منظر

ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لے جاتے ہیں ﷺ اچانک سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما اکٹھے دونوں اپنے گھروں سے باہر جلوہ افروز تھے۔

رسول اللہؐ: ''رات کی گھڑی میں تمہارا دونوں کا گھر سے کیسے باہر آنا ہوا۔''

سیدنا ابوبکر اور عمرؓ: ''بھوک نے بے قرار کر رکھا تھا۔''

رسول اللہؐ: ''مجھے اس ذات بے ہمتا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ میرے باہر آنے کی وجہ بھی یہی ہے۔ جو تمہاری ہے۔''

رسول اللہ ﷺ انہیں کھڑا ہونے کا حکم فرماتے ہیں، وہ آپ کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ایک انصاری آدمی جن کا نام ابوالہیثم مالک بن تیہان تھا' کے گھر جاتے ہیں۔ان کو گھر میں موجود نہ پایا۔ان کی اہلیہ گھر تھیں۔عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب ہو کر کہتی ہے:''جی آیاں نوں''

رسول اللہؐ: ''ابوالہیثم کہاں ہیں؟۔''

عورت: ''وہ ہمارے لیے آب شیریں لینے گئے ہیں۔''

اتنی دیر میں ابوالہیثم آتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ اور آپ کے دونوں ہمنواؤں پہ نظر پڑتی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ والہانہ انداز میں لپٹ جاتے ہیں اور صدقے واری جاتے ہیں۔

ابوالہیثم کہتے ہیں:''الحمدللہ! آج مجھ سے بڑھ کر کوئی بھی معزز مہمانوں والا نہیں۔یہ کہہ کر ابوالہیثم چلے جاتے ہیں اور ایک شاخِ نخل لے آتے ہیں جس میں انواع و اقسام کی کھجوریں تھیں۔(نیم پختہ' خشک اور تر)

ابوالہیثم خدمت کرتے ہوئے کہتے ہیں:''یہ تناول فرمائیں اور ہاتھ میں چھری لیے بکری ذبح کرنے کے لیے جاتے ہیں۔یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:''دودھ والی بکری ذبح کرنے سے احتراز کرنا۔''بعدازاں۔

رسول اللہ ﷺ اور آپ کے دونوں رفقاء کھجوریں اور گوشت تناول فرماتے ہیں اور آب شیریں نوش کرتے ہیں،خوب سیر و سیراب ہوتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کی جانب متوجہ ہوتے ہوئے فرماتے ہیں:

« وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَتُسْأَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِیْمِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَخْرَجَکُمْ مِّنْ بُیُوْتِکُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰی اَصَابَکُمْ هٰذَا النَّعِیْمُ »

[صحیح مسلم، موطا امام مالک، ترمذی]

''اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے'روز قیامت تم سے ان انعامات کے متعلق سوال ہوگا۔ذرا غور کریں تمہیں بھوک نے بے قرار کر کے تمہارے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گھروں سے باہر دھکیل دیا مگر جب تم اپنے گھروں میں لوٹ رہے ہو تو یہ نعمتیں غیر مترقبہ تمہارے ہاتھ لگی ہیں۔''

نتیجہ حدیث

① رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر بھوک بعض اوقات شدت اختیار کر جاتی تھی یہاں تک کہ وہ اپنے گھروں سے باہر آ جاتے تھے کہ ہو سکتا ہے کہ کھانا میسر آ جائے۔

② یہ کوئی حرج والی بات نہیں کہ آدمی کھانا تناول کرنے کے لیے اپنے کسی دوست کے گھر بے تکلف چلا جائے۔

③ یہ ہے کہ آپ نے خبردار کیا ہے کہ فضل ونعمت اور خالق نعمت کا شکریہ ادا کرنا اور منعم حقیقی سے توجہ نہ ہٹانا۔

④ یہ ہے کہ آدمی کے لیے غیر عورت سے پس پردہ کلام کرنا جائز ہے۔

محبوبؐ کی گزران کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ ﴾ [الضحیٰ:۸/۹۳]

''تجھے محتاج پایا اس نے غنی کر دیا۔''

یعنی آپ فقیر وضرورتمند تھے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے سوا سب سے غنی کر دیا۔

[تفسیر ابن کثیر]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: ''ہم آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک چاند (یعنی ایک ماہ) گزر جاتا تھا ہمارے ہاں آگ نہ جلتی تھی، صرف پانی اور کھجوروں پر گزارا تھا، تاہم بعض انصاری جو ہمارے قریبی محلہ میں رہتے تھے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں دودھ والے جانور بھیجتے تھے، جن کا دودھ جو آپ خود بھی نوش فرماتے تھے اور ہمیں بھی پلاتے تھے۔'' [متفق علیہ]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ''فرماتے ہیں میرے علم کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے رخصت ہونے تک چپاتی کو دیکھا تک نہیں (کھانا تو دور کی بات ہے) اور

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نہ ہی کبھی آپ نے بکری کا بھنا ہوا گوشت دیکھا ہے۔'' [صحیح بخاری]

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ''کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ بھوک کی وجہ سے پیچ و تاب کھا رہے ہیں۔ آپ کے پاس پیٹ بھرنے کے لیے نکمی (ردّی) سی کھجوریں بھی نہ موجود ہوتی تھیں۔''

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جَو کی روٹی اور بطور سالن تھوڑا سا متغیر تیل' لے کر حاضر ہوا اور حالت یہ تھی کہ آپ کی زرہ ایک یہودی کے ہاں گروی تھی' کیونکہ آپ نے اپنے گھر والوں کے لیے جو ادھار لے رکھے تھے میں نے ایک دن آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

«مَاأَمْسٰی عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ تَمْرٍ وَ لَا صَاعُ حَبٍّ» [صحیح بخاری]

''آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم (محمدؐ کے اہل خانہ) کے پاس کھجوروں اور اناج کا ایک صاع (دوکلو سوگرام کا پیمانہ ہے) بھی نہیں تھا۔''

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل خانہ مسلسل کئی راتیں بھوک سے گزار دیتے تھے' رات کا کھانا موجود نہ ہوتا تھا جبکہ زیادہ تر کھانا بھی جَو ہی کی روٹی پر مشتمل ہوتا تھا۔''

[مسند احمد۔حسن]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وایت ہے' فرماتی ہیں: ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ' جب سے مدینہ میں آئے ہیں۔ انہوں نے پے در پے تین دن تک گندم کی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ آغوش موت میں چلے گئے۔'' [متفق علیہ]

''اے میرے پروردگار! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ کا رزق قوت لا یموت ہو'' (یعنی جو حیات فانی کی بقاء کی ضامن ہو زیادہ نہ ہو جو عیاشی کے زمرے میں آئے)

[متفق علیہ]

محبوبؐ کے اشکوں بھرے مناظر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس جلوہ افروز ہوتے ہیں اور فرماتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہیں: « اِقْرَاءُ عَلَیَّ » "مجھے قرآن پاک پڑھ کر سناؤ۔"
سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ عرض پرداز ہیں:
« اَقْرَءُ عَلَیْكَ وَ عَلَیْكَ اُنْزِلَ »
"آقا! میں آپ پر تلاوت کروں حالانکہ آپ پہ تو نازل ہوا ہے۔"
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:
« اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَیْرِیْ »
"مجھے یہ چاہت ہے کہ میں اس عظیم البرکت کتاب کو دوسرے سے سنوں۔"
سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ 'سورۃ النساء' پڑھنی شروع کر دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس آیت:

﴿ فَكَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِیْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰی هٰۤؤُلَآءِ شَهِیْدًا ﴾

[النساء: ٤/ ٤١]

"پس وہ کیفیت وسماں کیسا دلفگار ہوگا جب ہم ہر امت سے گواہ پیش کریں گے اور تجھے ان پر گواہ کے طور پر لائیں گے۔"
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: « حَسْبُكَ الْاٰنَ » "اب کافی ہے۔"
سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نظر التفات ڈالتے ہیں تو کیا دیکھتے ہیں کہ آپ کی آنکھیں اشکبار ہیں۔ [متفق علیہ]

استفادۂ حدیث:

① قرآن پاک کی سماعت کے وقت بے آواز رونے سے خشوع پیدا ہوتا ہے نہ کہ چیخ و پکار کرنے سے۔
② رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قاری سے « حَسْبُكَ الْاٰنَ » (بس کافی ہے) کہا ہے «صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ» نہیں کہا۔
③ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے علاوہ دوسرے سے قرآن پاک کا سامع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پسند فرماتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی معیت میں اپنے پیارے لختِ جگر' حضرت ابراہیم کے پاس آئے اس حال میں کہ وہ اپنی دودھ پلانے والی کے پاس تھے۔' آپ لیتے ہیں، چومتے اور سونگھتے ہیں۔ پھر اس کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک مرتبہ داخل ہوئے تو ابراہیم کو اس حال میں پایا کہ وہ موت کی آخری ہچکیاں لے رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سیلاب اشک بن کر چھلک پڑیں۔

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بول اٹھے:

« وَ اَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَبْكِیْ »

''یارسول اللہ ﷺ آپ بھی رو رہے ہیں!؟''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« اِنَّهَا رَحْمَةٌ اِنَّ الْعَیْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ یَحْزَنُ ۔ وَ لَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا یُرْضِیْ رَبَّنَا وَ اِنَّا بِفِرَاقِكَ یَا اِبْرَاهِیْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ »

''یہ تو اشکِ رحمت ہیں' آنکھ اشکبار ہے دل غمگسار ہے ہم وہی بات کہیں گے جو ہمارے رب کو راضی کرے' اے ابراہیم! ہم تیرے داغ مفارقت دے جانے کی وجہ سے غم واندوہ کے سمندر میں ڈوب گئے ہیں۔''

استفادۂ حدیث:

① میت پر رونا جائز ہے بشرطیکہ اس میں چیخ وچنگاڑ اور نوحہ نہ ہو۔

② میت پر حزیں دل ہونا جائز ہے تاہم رضا بالقضاء وقدر کو نہ چھوڑا جائے اور ایسی گفتگو سے اجتناب ہو جو رب تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث بنے۔

محبوبؐ کے حقیقت کے ترجمان رہنما خواب

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

« مَنْ رَّانِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَانِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ » [صحیح بخاری]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''جس نے مجھے خواب میں دیکھا تحقیق اس نے مجھے ہی دیکھا' بے شک شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:''جس نے مجھے خواب میں دیکھا بے شک اس نے حقیقت میں مجھے ہی دیکھا، بے شک شیطان میرا حلیہ نہیں دھار سکتا۔''[متفق علیہ]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

«مَنْ رَّآنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَةِ وَ لَا یَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ بِیْ »[متفق علیہ]

''جس نے مجھے خواب میں دیکھا عنقریب وہ مجھے حالت بیداری میں بھی دیکھے گا۔شیطان میرا روپ نہیں اپنا سکتا۔''

استفادۂ حدیث:

① رسول اللہ ﷺ کو خواب میں' آپ کے خصائل' درازیٔ قامت' رنگت' حالت اور داڑھی وغیرہ کے متعلق جو بھی وارد ہوا ہے،اس انداز میں دیکھنا ممکن ہے۔

② علامہ مناوی رحمہ اللہ ان احادیث کی وضاحت میں ذکر کرتے ہیں۔آپ کے متعلق صحیح خواب وہ ہیں جن میں صحیح طور پر منقول خط وخال سے ثابت شدہ سراپائے مبارک کو دیکھا گیا ہو۔اگر علاوہ ازیں دیکھا ہو۔مثلاً لمبا تڑنگا' کہتر قامت یا گہرا گندمی رنگ تو یہ آپ کو نہیں دیکھا بلکہ کوئی اور ہوگا۔

③ علامہ مناوی رحمہ اللہ ذکر کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے بیداری میں دیکھے گا' مقصد یہ ہے اسے آپ کا خصوصی تقرب حاصل ہوگا اور روز قیامت آپ اس کی سفارش کریں گے۔

④ بعض صوفیاء بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آپ کو دنیا میں بیداری کی حالت میں دیکھا ہے۔وہ اسی تین نمبر حدیث کی وجہ سے کہ:''جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ حالت بیداری میں بھی دیکھے گا۔'' سے دلیل پکڑتے ہیں۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس کی تردید میں فرماتے ہیں:''اس سے تو یہ بات لازم آتی ہے، یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لوگ صحابہ (رضی اللہ عنہم) ہیں۔ اس طرح تو صحابیت قیامت تک باقی رہی اس کا کوئی بھی مسلمان قائل نہیں۔

⑤ میں نے صوفیا کی ایک کتاب میں پڑھا کہ ابوالمواہب شاذلی کہتے ہیں: ''مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا''.......... آگے پھر ایک من گھڑت روایت سنا ڈالی۔ جب میں نے مؤلف سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا کہ ''کیا یہ صحابی بن گیا ہے؟'' تو اس نے کہا: ''نہیں بلکہ اس کے اور ابوالحسن شاذلی کے درمیان پانچ مشائخ کا واسطہ ہے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت بیداری میں دیکھا تھا۔'' میں نے جواب میں کہا: ''آپ کی وفات کے بعد آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تو حالت بیداری میں آپ کو نہ دیکھا تھا (بعد والے نے کیسے دیکھ لیا؟) میرے اس جواب کو اس نے توجہ کے قابل نہ سمجھا۔

میں نے دل میں کہا: ''رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر جھوٹ باندھنے والی بات یہی ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خبردار کیا ہے:

«مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ» [متفق علیہ]

''جو شخص میرے اوپر جھوٹ بولے (قصداً) تو اسے دوزخ کو اپنی پناہ گاہ بنالینا چاہئے۔''

⑥ شیخ الاسلام زکریا انصاری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ ایک ''آدمی خواب میں دیکھتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اسے کوئی حکم دے رہے ہیں، کیا وہ اس کا پابند ہوگا؟'' انہوں نے جواب دیا: ''اس پر عمل مکروہ اور حرام ہے اور علماء کرام نے بالکل واضح کہا ہے کہ بذریعہ خواب احکام حاصل نہیں ہوتے۔''

⑦ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات کے بعد بھی حالت بیداری میں آپ ہی ہوں۔ دیدار کا دعویٰ کرنے والے کی تردید میں بہت بڑی یہ دلیل ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ مِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴾ [المومنون:۲۳/۱۰۰]

''ان کے پیچھے ان کے اٹھائے جانے کے دن تک عالم برزخ ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محبوبؐ کے اخلاق حسنہ کے ایمان افروز تذکرہ

بَنَيْتَ لَهُمْ مِنَ الْأَخْلَاقِ رُكْنًا
فَخَانُوْا الرُّكْنَ فَانْهَدَمَ اضْطِرَابًا

''آپ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے اخلاق کا مضبوط قلعہ تعمیر کر دیا تھا۔ مگر انہوں نے خیانت کر کے اس میں رخنہ اندازی کی جس سے وہ لڑکھڑا کر زمین بوس ہو گیا۔''

وَكَانَ جَنَابُهُمْ فِيْهَا مَهِيْبًا
وَ لِلْأَخْلَاقِ أَجْدَرُ أَنْ تُهَابَا

''ان لوگوں کا گوشۂ بہت ہیبت ناک تھا (اب نہیں رہا اس لیے کہ اخلاق نہیں رہے) دراصل اخلاق ہی یہ صلاحیت رکھتے ہیں جن سے ہیبت زدہ ہوا جاتا ہے۔''

ارشاد ربانی ہے:

﴿ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَ لَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَ شَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴾ [آل عمران:۳/۱۵۹]

''یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ آپ انکے لیے نرم خو ہیں اگر آپ تند خو یا سنگدل ہوتے تو یہ آپ کے اردگرد سے بکھر جاتے۔ ان سے درگزر کیجئے اور ان کے لیے بخشش کا مطالبہ کیجئے اور معاملہ میں ان سے مشورہ لیجئے پھر جب پختہ عزم کر لیں تو اللہ پر بھروسہ کیجئے۔ بیشک اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَ إِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴾ [قلم:۶۸/۴]

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق «خُلُقُهُ الْقُرْآن» قرآن کا نمونہ تھے۔'' (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پاک کے مطابق زندگی بسر کی)

آپ ﷺ کے ہاں ناپسندیدہ ترین عادت جھوٹ بولنا تھا۔ [بیهقی ۔ صحیح]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بدگو، نہ فحش خو، نہ بکثرت لعنت و پھٹکار کرنے والے اور نہ ہی سب وشتم کرنے والے تھے، جب کسی کو سرزنش کرنے کا موقعہ ہوتا تو فقط یہ فرماتے: ''اس کے ہاتھ، ایک دوسری روایت کے مطابق اس کی پیشانی خاک آلود ہو اسے کیا ہو گیا ہے۔''

[صحیح بخاری]

متفق علیہ روایت میں ہے۔

''تم میں سے بہترین وہ ہے جو حسن اخلاق کا پیکر جمیل ہو۔''

رسول اللہ ﷺ زیبائی رُخ کے لحاظ سے زیادہ حسین تھے اور حسن خلق کے لحاظ سے سب سے بڑھ کر فزوں تر تھے۔ [صحیح بخاری]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہا گیا:

« يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ : اِنِّي لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَ اِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً »

[صحیح مسلم]

''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مشرکوں پہ بددعا فرمایئے۔'' آپ ﷺ نے جواب دیا: ''میں ہر بات پہ لعنت کی بوچھاڑ کے لیے نہیں بھیجا گیا، میں تو رحمت کا مژدۂ جانفزا بنا کر بھیجا گیا ہوں۔''

آپ ﷺ بدشگونی نہ لیتے تھے تاہم خوبصورت نام کو آپ پسندیدگی کی نظر سے دیکھتے تھے۔ [مسند احمد۔صحیح]

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوران گفتگو اپنا روئے تاباں میری جانب ہی مرکوز رکھتے تھے۔ یہ مہربانی اس قدر فراواں تھی کہ میں نے خود کو دوسرے لوگوں کی بہ نسبت زیادہ بہتر تصور کر لیا (میری یہ غلط فہمی مندرجہ ذیل بات چیت سے دور ہوئی۔)

عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ : « يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا خَيْرٌ اَوْ اَبُوْ بَكْرٍ » ''میں بہتر ہوں یا سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔''

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: « اَبُوْ بَكْرٍ » ''سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ بہتر ہیں۔''
- سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ: « يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا خَيْرٌ اَمْ عُمَرُ » ''میں افضل ہوں یا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ۔''

⊛ رسول اللہ ﷺ:«عُمَرُ» ''سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آپ سے افضل ہیں۔''

⊛ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ:« یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَا خَیرٌ اَوْ عُثْمَانُ» ''کیا میں افضل ہوں یا سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ۔''

⊛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ آپ سے بہتر ہیں۔''

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:''میں نے جو بھی سوالات نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیے:

« صَدَقَنِیْ فَلَوَدِدْتُّ اَنِّیْ لَمْ اَکُنْ اَسَاْلُہٗ» [سنن ترمذی۔ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے حسن قرار دیا ہے]

''آپ نے مجھے کھرا کھرا جواب دیا، یہاں تک کہ میرے ارماں واماندہ ہو گئے کہ میں نے سوچا کاش! میں یہ سوال ہی نہ کرتا۔''

سیدنا عطاء رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے ملا اور عرض کی :''مجھے رسول اللہ ﷺ کے ان اوصاف جمیلہ سے آگاہ فرمائیں جو تورات میں وارد ہیں۔'' انہوں نے حامی بھر لی اور اللہ کی قسم اٹھا کر کہنے لگے:''تورات میں آپ اسی طرح موصوف ہیں جس طرح قرآن پاک آپ کے بعض اوصاف وخصائل حمیدہ بیان کرتا ہے:

﴿ یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ، وَحِرْزًا لِّلْاُمِّیِّیْنَ اَنْتَ عَبْدِی وَ رَسُوْلِیْ سَمَّیْتُکَ الْمُتَوَکِّلَ لَیْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِیْظٍ وَّ لَا سَخَّابٍ فِی الْاَسْوَاقِ وَ لَا یَدْفَعُ السَّیِّئَۃَ بِالسَّیِّئَۃِ وَ لٰکِنْ یَّعْفُوْا وَ یَصْفَحُ وَ لَنْ یَّقْبِضَہُ اللّٰہُ حَتّٰی یُقِیْمَ بِہِ الْمِلَّۃَ الْعَوْجَآءَ بِاَنْ یَّقُوْلُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ یَفْتَحُ بِہٖ اَعْیُنًا عُمْیًا وَ آذَانًا صُمًّا وَ قُلُوْبًا غُلْفًا»

[صحیح بخاری]

''اے میرے نبی! میں نے آپ کو خوشخبری دینے والا اور آگاہ کرنے والا، اور امیوں کی آماجگاہ بنا کر بھیجا ہے۔ آپ میرے بندے اور رسول ہیں، میں نے آپ کا نام گرامی متوکل (توکل کرنے والا) رکھا ہے۔ نہ آپ ترش رو، بدخو ہیں، اور نہ ہی بازاروں میں غوغا آرائی کرنے والے ہیں اور نہ ہی برائی کا بدلہ برائی سے دیتے ہیں۔ ہاں درگزر اور معاف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کر دیتے ہیں اور اللہ پاک اس وقت تک آپ کی روح اپنے قبضۂ قدرت میں نہیں لیں گے جب تک آپ ملت کی کجی درست نہ کر دیں گے یعنی لوگ لا الہ الا اللہ پکار اٹھیں اور اس وقت تک آپ حیات جاوداں پائیں گے جب تک اندھی آنکھیں چشم بینا نہ ہو جائیں اور بہرے کانوں کی گرانی دور نہ ہو جائے اور بند دلوں کے دریچے کھل نہ جائیں۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''رسول اللہ ﷺ کو جب بھی دو معاملوں کے درمیان اختیار ملا ہے آپ نے آسان ہی پسند فرمایا ہے۔ اگر گناہ آلود کام ہوتا تو آپ اس سے تمام دنیا کے لوگوں سے بڑھ کر دوری اختیار فرماتے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کسی سے اپنا ذاتی انتقام نہ لیا تھا، ہاں اگر اللہ تعالیٰ کی حرمت پامال ہوتی دیکھتے تو پھر رضائے الٰہی کی خاطر انتقام لیتے تھے۔'' [متفق علیه]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں:

« مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهٖ وَ لَا امْرَأَةً وَ لَا خَادِمًا إِلَّا اَنْ يُّجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ مَا نِيْلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمُ مِنْ صَاحِبِهٖ إِلَّا اَنْ تُنْتَهَكَ شَيْءٌ مِنْ مَّحَارِمِ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ » [صحيح مسلم]

''رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے نہ تو کبھی عورت اور نہ ہی خادم کو اور نہ کسی اور چیز کو مارا ہے، ہاں! فی سبیل اللہ جہاد کا معاملہ اس کے علاوہ ہے۔ یعنی یہ حالت مستثنیٰ ہے) کبھی آپ نے اپنی اذیت نا کی کا کسی سے انتقام نہ لیا تھا۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ کی حرمتوں میں سے کسی کی پردہ دری کی جاتی تو تب آپ منشائے الٰہی کے مطابق اس سے انتقام لیتے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی سائل آتا یا کوئی ضرورت مند آتا تو فرماتے: سفارش کرو، اجر ملے گا، اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کی زبان پر جو چاہے حکم جاری کرتا ہے۔ [متفق علیه]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ تمام کائنات سے بڑھ کر خوش اخلاق تھے۔ ایک دفعہ آپ نے مجھے ایک کام کے لیے بھیجا، میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! میں نہ جاؤں گا، اور دل میں یہ تھا کہ میں اس کام کو جاؤں گا جس کے لیے مجھے رسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے۔ میں وہاں سے باہر آیا تو بازار میں کھیلتے ہوئے بچوں پر سے میرا گزر ہوا (میں وہاں مصروف ہو گیا) اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پیچھے سے آ کر گدی سے پکڑ لیا، میں نے (پیچھے مڑ کر) دیکھا تو آپ مسکراہٹوں کے پھول بکھیرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''انس جہاں میں نے بھیجا تھا وہاں گئے ہو؟۔''

سیدنا انس رضی اللہ عنہ: ''اے اللہ کے رسول ﷺ میں اب جاتا ہوں۔''

سیدنا انس رضی اللہ عنہ حلفاً کہتے ہیں: ''میں نے نو سال (ایک روایت میں دس سال بھی آتا ہے) آپ کی خدمت کی ہے، مجھے یاد نہیں میں نے کوئی کام کیا ہو تو آپ نے فرمایا ہو کیوں کیا ہے اور نہ ہی مجھے کبھی عیب ناک قرار دیا ہے اور نہ ہی مجھے کبھی اُف کہہ کر ڈانٹا ہے۔''

[صحیح مسلم]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک سردار کو قید کر کے لاتے ہیں، اس کا نام ثمامہ تھا، اور لا کر اسے مسجد نبوی کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف فرما ہو کر پوچھتے ہیں:

« مَا ذَا عِنْدَكَ ثُمَامَةُ ، »

''ثمامہ دلی ارمان کیا ہیں؟ ذرا بتاؤ تو سہی۔''

کہنے لگا: ''اے محمد ﷺ! میرے دل کی بات بہت بہتر ہے کہ اگر آپ میری گردن اڑائیں تو یہ وہ گردن ہوگی جس کا انتقام لیا جائے گا اور اگر آپ زیر احسان فرما کر رہا کر دیں گے تو اس احسانمندی کا آپ مجھے قدردان پائیں گے، اور اگر آپ کی یہ آرزو ہو کہ مال مل جائے تو منہ مانگا مال دیا جائے گا۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: « اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ » ''ثمامہ کو آزاد کر دو۔'' بعد ازاں ثمامہ چلے گئے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کریمہ کی بنا پر متاثر ہوئے، دل کی دنیا ہی بدل گئی لہٰذا) غسل کیا پھر مسجد میں آ گئے اور پکار اٹھے:

« اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ »

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اور مزید تاثرات یوں بیان کیے: اے محمد ﷺ! اللہ کی قسم! روئے زمین پر آپ ﷺ کے چہرہ سے بڑھ کر کوئی چہرہ مجھے ناپسند نہ تھا، اب مجھے آپ کا ماہتاب رخ سب سے زیادہ پیارا لگتا ہے اور سب سے زیادہ مبغوض مجھے آپ کا دین متصور ہوتا تھا۔ اب تمام ادیان سے دلکش مجھے آپ کا دین محسوس ہوتا ہے۔ اللہ کی قسم! سب سے زیادہ نفرت مجھے آپ کے شہر (مدینہ) سے تھی، اب روئے زمین کے شہروں سے بڑھ کر گرویدگی مجھے آپ کے شہر سے ہے۔''

«وَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهُ قَائِلٌ اَصَبَوْتَ قَالَ لَا وَ لٰكِنِّي اَسْلَمْتُ»

''ثمامہ جب مکہ آئے تو ایک شخص نے کہا: ''کیا آپ بے دین ہو گئے ہیں۔'' کہا نہیں میں اسلام کے دامن امن میں پناہ گزیں ہوا ہوں۔'' [متفق علیہ اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں جو اختصار کے ساتھ بیان ہوئے ہیں]

اخلاق کے بارے میں چند فرامینِ محبوبؐ

آپ ﷺ نے فرمایا:

«اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحَاسِنَكُمْ اَخْلَاقًا» [متفق علیہ]

''تم سے بہترین وہ لوگ ہیں جو بہترین اخلاق رکھتے ہیں۔''

''تم میں سے مجھے سب سے زیادہ وہ شخص محبوب ہے جو حسن اخلاق میں بڑھ کر ہے۔''

[سنن ترمذی۔ حسنٌ]

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کامل ترین مؤمن وہ ہیں جو بہترین اخلاق والے ہیں اور تم میں سے بہترین وہ ہیں جو بیویوں سے حسن اخلاق سے پیش آئیں۔''

[ترمذی یہ حدیث حسن ہے]

آپ کا فرمان ہے: ''ہر دین کوئی نہ کوئی اخلاقیات کا مالک ہوتا ہے اور اسلام کا خلق حیاء ہے۔'' [ابن ماجۃ، حدیث حسن ہے]

''بے شک مومن اپنے حسن اخلاق کی بدولت روزہ دار اور شب زندہ دار کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔'' [صحیح ہے، ابوداؤد]

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''کامل ترین ایمان والا وہ مؤمن ہے جو حسنِ اخلاق کا پیکر ہے اور اپنے اہل خانہ پہ مہربان ہے۔'' [ترمذی، یہ حسن ہے]

''مؤمن کے میزان میں روزِ قیامت سب سے زیادہ وزنی چیز حسن اخلاق ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ بدگو، بدزبان کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔'' [سنن ابو داؤد، ترمذی]

''تم میں سے سب سے زیادہ پیارا اور روزِ قیامت میرا قریبی ہم نشین وہ ہوگا، جو حسن اخلاق والا ہوگا اور تم میں سے سب سے زیادہ دھتکارا ہوا اور روزِ قیامت ہمنشینی کے لحاظ سے مجھ سے دوری والا وہ ہوگا جو یادہ گو، فصاحت کا تکلف سے اظہار کرنے والا، اور متکبر ہوگا۔''

[سنن ترمذی۔ حسنٌ]

« اَلْبِرُّ حَسَنُ الْخُلُقِ » [صحیح مسلم]

''حسن سلوک نام ہی حسن اخلاق کا ہے۔''

''جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ کا خوف مدنظر رکھو اور برائی کے پیچھے اچھائی اختیار کرو، یہ اچھائی برائی کو مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ حسن خلق سے پیش آؤ۔'' [سنن ترمذی۔حسنٌ]

آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں صالح اعمال کی تکمیل کے لیے مبعوث ہوا ہوں۔''

''کیا میں تمہیں خبردار نہ کروں کہ آتش سوزاں پہ کون حرام ہے یا آگ کی شعلہ نوائی کس پر حرام ہے۔ ہر وہ انسان جو قریب ہو (یعنی معمولی باتوں پر رنجیدہ ہو کر دوری اختیار نہیں کرتا) آسان جو ہو، اور نرم طبع ہو۔'' [احمد، ترمذی۔ شیخ البانی نے شواہد کی بنا پر صحیح کہا ہے]

بندگانِ رب تعالیٰ میں سے، اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو حسن اخلاق کا مظاہرہ کرتا ہے۔'' [مستدرك حاكم۔ البانی ﷫ نے صحیح قرار دیا ہے]

''ازروئے ایمان کامل وہ لوگ ہیں جو اچھے اخلاق والے ہیں جو گوشہ ہائے نرم کی وجہ سے دوسروں سے الفت کرتے ہیں اور مانوس ہوتے ہیں۔ وہ بھلائی سے بے بہرہ ہے جو نہ تو خود الفت و محبت کرتا ہے اور نہ ہی اس سے الفت کی جاتی ہے۔''

[طبرانی۔ البانی نے حسن کہا ہے]

رسول اللہ ﷺ سے سوال ہوا: ''لوگوں کو جنت پر بہار میں کونسی چیز ہے جس کی بدولت

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

داخلہ نصیب ہوگا؟'' آپ نے فرمایا:

« تَقْوَى اللّٰهِ وَ حُسْنُ الْخُلُقِ » [ترمذی۔ یہ جامع الاصول کے محقق کے نزدیک اپنے شواہد کی بنا پر حسن ہے]

''اللہ کا خوف اور حسن اخلاق کی بدولت۔''

آپ ﷺ نے فرمایا: ''مؤمن صاف طبیعت اور کریم ہوتا ہے۔ فاسق و فاجر فریب کار اور کمینہ ہوتا ہے۔'' [مسند احمد وغیرہ۔ البانی رحمہ اللہ نے حسن قرار دیا ہے]

''مومن آسان خو، اور نرم ہوتے ہیں اس مطیع فرمان اونٹ کی مانند اگر اسے ہانکا جائے تو چلنے لگتا ہے اور اگر اسے بٹھایا جائے تو بیٹھ جاتا ہے۔''

[ترمذی۔ البانی نے مشکوۃ میں ذکر کیا ہے کہ یہ حسن لغیرہ ہے]

''وہ مؤمن جو لوگوں سے میل ملاپ رکھتا ہے اور ان کی اذیت نا کیوں پر صبر کرتا ہے وہ اس مومن سے بہتر ہے جو لوگوں کے ساتھ میل جول نہیں رکھتا اور نہ ہی ان کی اذیت نا کیوں پہ صبر و شکیب کا مظاہرہ کرتا ہے۔'' [مسند احمد، حافظ رحمہ اللہ نے فتح الباری میں اسے حسن کہا ہے]

آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں آگاہ نہ کردوں کہ تم میں سے بہترین کون ہے؟'' لوگوں نے عرض کی: ''کیوں نہیں، ضرور خبردار کریں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« خِيَارُكُمْ أَطْوَلُكُمْ أَعْمَارًا وَ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا » [مسند احمد۔ البانی نے حسن لغیرہ قرار دیا ہے]

''تم میں سے بہترین وہ ہیں جو دراز عمر ہیں اور حسن اخلاق میں بڑھ کر ہیں۔''

آپ ﷺ نے فرمایا جب چار چیزیں کسی میں موجود ہوں تو پھر ساری دنیا کے بھی ہاتھ سے نکل جانے کا کوئی غم نہیں۔

''(۱) راست باز گفتگو (۲) امانت کی نگہبانی (۳) حسن خلق (۴) اور پاکیزہ کھانا۔'' [احمد وغیرہ، شیخ البانی نے سلسلہ میں اسے صحیح کہا ہے]

''بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے مشکل میں ڈالنے والا، اور تکلفات میں مبتلا کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا لیکن مجھے معلم اور آسانیاں کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔'' [صحیح مسلم]

« أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَ إِنْ كَانَ مُحِقًّا وَ بَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا وَ بَيْتٍ فِيْ أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

حَسَّنَ خُلُقَهُ» [سنن ابو داؤد۔ البانی نے اسے سلسلہ میں حسن کہا ہے]

''میں اس شخص کو بہشت کی نچلی سطح کی ضمانت دیتا ہوں جو جھگڑا نہیں کرتا اگر چہ وہ اس میں حق بجانب تھا، اور اس شخص کو جنت بریں کے درمیان میں گھر کی ضمانت دیتا ہوں جو جھوٹ کی عادت چھوڑ دیتا ہے چاہے خوش طبعی کے لیے ہی ہو اور اس شخص کو بہشت بریں کے اعلیٰ مقام کی ضمانت دیتا ہوں جو حسن اخلاق کا پیکر ہے۔''

اخلاق سے متعلق محبوب ﷺ کی بعض دعاؤں کا تذکرہ

① «اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَعْمَالِ وَ اَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَ قِنِيْ سَيِّءَ الْاَعْمَالِ وَ سَيِّءَ الْاَخْلَاقِ لَا يَقِيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ»

[سنن نسائی۔ جامع الاصول میں ارناؤط نے اسے صحیح کہا ہے]

''اے میرے اللہ! مجھے احسن اعمال اور احسن اخلاق کی رہنمائی فرما، تیرے سوا احسن اخلاق کی کوئی راہنمائی نہیں کر سکتا، اور مجھے برے اعمال اور برے اخلاق سے بچا، برے اخلاق و اعمال سے تیرے سوا کوئی نہیں بچا سکتا۔''

② «اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ وَالْاَدْوَاءِ»

''اے میرے اللہ! بے شک میں برے اخلاق و اعمال، ہوا و ہوس اور بیماریوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔'' [ترمذی۔ اور اسے البانی نے صحیح کہا ہے]

③ «اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا وَ اَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا» [صحیح بخاری]

''اے میرے اللہ! ہمارے دلوں کو جوڑ دے اور ہمارے اندرونی معاملات کی اصلاح فرما دے۔''

④ «اَللّٰهُمَّ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ سَبَبْتُهُ اَوْ لَعَنْتُهُ مَا جَعَلْهَا لَهُ زَكَاةً وَ اَجْرًا»

''اے میرے اللہ! میں ایک بشر ہوں، مسلمانوں میں سے میں نے جس کو بھی گالی گلوچ کیا ہو یا لعنت کی ہو، اس کو ان کے لیے پاکیزگی اور اجر کا باعث بنا دے۔''

⑤ «اَللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ اَمْرِ اُمَّتِيْ فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَ مَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فَرَفِّقْ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ » [صحیح مسلم]

''اے میرے اللہ! جو میری امت کے کسی معاملہ کا ذمہ دار بنا اور ان کو مشقت میں مبتلا کر دیا تو بھی اسے مشکل سے دوچار کر دے اور جو میری امت کے کسی معاملہ کا وارث بنا ہو ان کے ساتھ نرم سلوک کیا تو بھی اس پر نرمی فرما۔''

⑥ « اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ » [صحیح مسلم]

''اے میرے اللہ! میں اس علم سے تیری پناہ میں آتا ہوں، جو نفع بخش نہ ہو۔''

آپ ﷺ فرماتے:

⑦ « اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَأَحْسِنْ خُلُقِيْ »

''اے میرے اللہ! جس طرح تو نے مجھے حسن تخلیق کا شاہکار بنایا ہے میرے اخلاق بھی حسن بار بنا دے۔'' [مسند احمد۔ شیخ البانی نے مشکوۃ میں اسے صحیح کہا ہے۔(۵۰۹۹)]

محبوبؐ کا جھگڑے کے وقت درگزر کرنا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ ایک آدمی نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے دشنام طرازی کی اور نبی ﷺ بھی وہاں تشریف فرما تھے۔ آپ تعجب انگیز لہجے میں تبسم فرما تھے۔ جب وہ دشنام طراز حد سے گزر گیا تو سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کا جواب دیا۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم غضبناک ہو کر وہاں سے چل دیئے، تو سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے، درج ذیل بات چیت ہوئی۔

ابو بکرؓ: اے اللہ کے رسول ﷺ! جب تک وہ شخص مجھے گالی گلوچ کرتا رہا آپ تشریف فرما رہے ہیں اور جب میں نے اس کی ایک بات کا جواب دیا ہے تو آپ غضبناک ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« كَانَ مَعَكَ مَلَكٌ يَرُدُّ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَدَدْتَ عَلَيْهِ وَقَعَ الشَّيْطَانُ (اَىْ حَضَرَ) يَا اَبَا بَكْرٍ ثَلَاثٌ كُلُّهُنَّ حَقٌّ مَا مِنْ عَبْدٍ ظُلِمَ بِمَظْلِمَةٍ وَيُغْضِيْ عَنْهَا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا اَعَزَّ اللّٰهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بِهَا نَصْرَةً وَ مَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ عَطِيَّةٍ يُرِيدُ بِهَا صِلَةً إِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا كَثْرَةً وَ مَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ يُرِيدُ بِهَا كَثْرَةً إِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا قِلَّةً»

[مسند احمد۔ شیخ البانی نے مشکوۃ میں اسے حسن کہا ہے]

''اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! آپ کی حمایت میں فرشتہ اس کو جواب دے رہا تھا، جب آپ نے جواب دیا تو شیطان آن ٹپکا، اس لیے میں چل دیا، اے ابوبکر رضی اللہ عنہ، تین چیزیں حق ہیں۔

① جو شخص بھی ظالمانہ کارروائی کے ذریعہ سے نشانہ ستم بنایا جائے اور وہ مظلوم اللہ عزوجل کی رضا جوئی کی خاطر چشم پوشی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے اپنی نصرت وحمایت سے سرفراز فرماتے ہیں۔

② اور جو بندہ صلہ رحمی کرتے ہوئے در عطیات وصدقات وا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے کثرت سے نوازتے ہیں۔

③ اور جو آدمی مانگنے کا دروازہ کھول لیتا ہے تا کہ مال کی فراوانی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے مال کی قلت وارزانی میں اضافہ فرما دیتا ہے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

« اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِئِ مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ »

''دو دشنام بازوں نے جو بھی کہا ہوا اس کا بوجھ آغاز کرنے والے پر ہے بشرطیکہ مظلوم حد سے نہ گزرے۔''

حدیث کا اہم نکتہ: ○

یہ حدیث اس انسان سے اسی قدر بدلہ لینے کے جواز پر دلالت کرتی ہے جس نے دشنام بازی یا اذیت نا کی کی ابتداء کی ہے نیز اس پر بھی دلالت کرتی ہے کہ اس کا گناہ آغاز کرنے والے پر ہے۔ وجہ یہ ہے جواب دہندہ نے جو کچھ بھی کہا ہے یہ اس کا سبب بنا تھا، ہاں یہ اس وقت ہوگا جبکہ جواب دینے والا گفتگو میں اذی رسانی سے تجاوز نہ کرے۔ ظلم وزیادتی کا گناہ اس ظالم کے ساتھ مخصوص کر دیا گیا ہے کیونکہ مظلوم کو ظلم برابر سزا کی اجازت دی گئی ہے۔ ارشاد الٰہی ہے:

« وَ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

الظّٰلِمِیْنَ» [الشوریٰ:٤٢/٤٠]

’’برائی کا بدلہ برائی ہے مثل اس کی۔ جو معاف کر دے اور صلح اپنائے وہ اللہ سے اجر کا مستحق ہے بے شک وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔‘‘

بہر صورت بدلہ نہ لینا اور صبر و برداشت کرنا ہی افضل ہے، جیسا کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ والی حدیث میں گزر چکا ہے۔

اور نبی ﷺ کا فرمان ہے:

«اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَی اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ» [متفق علیه]

’’تمام آدمیوں میں سے اللہ پاک کے نزدیک ناپسندیدہ نگاہ وہ آدمی ہے جو سخت قسم کا جھگڑالو ہے۔‘‘

معنی حدیث:

یہ ہے کہ وہ شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک سخت ترین قابل نفرت ہے جو اپنے بھائی کو مغلوب کرنے کے لیے مخاصمہ کرتا ہے۔

مراء (جھگڑنا) دراصل یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کی بات میں اس لیے طعنہ زنی کرے اور خلل انداز ہو کہ اس بات کرنے والی کی تحقیر اور اپنی خوبیٔ دلگیر کا اظہار کرنا مقصد ہو اور کوئی غرض نہ ہو۔ [یہ شرح صنعانی سے ماخوذ ہے]

کائنات کے محبوبؐ کی تواضع کی جھلکیاں

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ [شعراء]

’’ایمانداروں کے لیے اپنا پہلو نرم رکھیے۔‘‘

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«اَحْسَنُ النَّاسِ خُلُقًا وَ كَانَ لِیْ اَخٌ يُقَالُ لَهُ اَبُوْ عُمَيْرٍ وَ هُوَ فَطِيْمٌ كَانَ اِذَا جَآءَنَا، قَالَ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ - لِنُغَرٍ كَانَ يَلْعَبُ بِهٖ [اَیْ عُصْفُوْرٌ] »[صحيح بخاری مسلم]

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

''رسول اللہ خوبصورت ترین اخلاق والے تھے۔ایک میرا بھائی تھا جس کا نام عمیر پکارا جاتا تھا، ابھی دودھ چھڑائی عمر ہی کا تھا، وہ ایک چڑیا تھی اس کے ساتھ دل بہلاتا تھا، وہ مرگئی تو نبی پاک ﷺ کا ایک مرتبہ ہمارے گھر آنا ہوا تو فرمایا: ''اے ابوعمیر! تیری ننھی سی چڑیا نے کیا کیا ہے (کہ داغ مفارقت دے گئی ہے)۔''

سیدنا اسود بن یزید نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں کیا کرتے تھے۔فرماتی ہیں:

« یَکُوْنُ فِیْ مِهْنَةِ اَهْلِهٖ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ یَتَوَضَّأُ وَ یَخْرُجُ اِلَی الصَّلَاةِ »

[صحیح بخاری و مسلم]

''آپ اپنے اہل خانہ کی حوائج وضروریات میں ہاتھ بٹاتے تھے اور جب وقت نماز ہو جاتا تو وضوء فرماتے اور ادائیگی نماز کے لیے مسجد کی جانب روانہ ہو جاتے۔''

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک معمولی لونڈی رسول اللہ ﷺ کو ہاتھ سے پکڑ کر جہاں چاہتی لے جاتی۔[صحیح بخاری] (یعنی اپنی کسی مشکل یا کسی دکھ درد کے درماں کے حل کے لیے بلاتی تو عار نہ سمجھتے اس کے ساتھ جا کر اس کا کام کروادیتے)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دل میں نبی ﷺ سے بڑھ کر کسی شخص کی محبت جاگزیں نہ تھی، اس کے باوجود آپ کو دیکھ کر کھڑے نہ ہوتے تھے۔وجہ یہ تھی کہ وہ جانتے تھے کہ آپ اس کو ناپسند فرماتے ہیں۔''

[مسند احمد، ترمذی۔صحیح]

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

« لَا تُطْرُوْنِیْ کَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُهٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَ رَسُوْلُهٗ » [صحیح بخاری]

''میری اس طرح مبالغہ آمیز، مدح سرائی نہ کرنا جس طرح عیسائیوں نے عیسیٰ بن مریم کی تعریف میں حد سے تجاوز کیا تھا، میں ایک بندہ ہوں پس مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ انصار کی ملاقات کے لیے جایا کرتے تھے اور ان کے بچوں کو سلام کہا کرتے تھے اور ان کے سروں پر دست شفقت پھیرا کرتے تھے۔[سنن نسائی۔ صحیحؒ]

آپ سے جب بھی کوئی چیز طلب کی جاتی تو آپ عنایت فرما دیتے تھے یا پھر خاموشی اختیار فرماتے۔[حاکم۔ صحیحؒ]

آپ ﷺ ناتواں مسلمانوں کی زیارت کے لیے جایا کرتے تھے اور ان کے مریضوں کی تیمارداری فرماتے اور ان کے فوت شدگان کے جنازوں میں قدم رنجہ فرماتے۔'' [ابو یعلی ۔ صحیحؒ]

آپ ﷺ قافلہ سے چلنے میں پیچھے رہتے تھے تا کہ واماندۂ سفر کو ہانکیں اور اسے پیچھے سوار کر لیں اور ان کے لیے دعا کریں۔[ابو داؤد۔صحیحؒ] یعنی بے بس کو اس کے ساتھیوں کے ساتھ ملانے کے لیے چلاتے تھے۔

آپ ﷺ زیادہ تر ذکر الٰہی کرتے۔ لغو سے پرہیز کرتے' نماز لمبی کرتے خطبہ چھوٹا کہتے' آپ بیوہ، محتاج، مسکین اور غلام کے ساتھ چل کر ان کی حاجت بر آری کرنے میں ذرہ برابر برا نہ مانتے تھے نہ ہی خود کو بڑا تصور کرتے تھے۔[نسائی۔صحیحؒ]

آپ ﷺ زمیں پہ نشست جمالیتے' زمین پر ہی جلوہ افروز ہو کر کھانا تناول فرمالیتے ۔بکری کا دودھ خود دھولیتے اگر کوئی غلام جو کی روٹی کی دعوت کرتا تو اسے شرف قبولیت سے نوازتے۔'' [طبرانی۔صحیحؒ]

« كَانَ لَا يُدْفَعُ عَنْهُ النَّاسُ وَ لَا يُضْرَبُوا عَنْهُ » [طبرانی۔ صحیحؒ]

''آپ ﷺ پر دھکم پیل کی وجہ سے نہ تو لوگوں کو دھتکارا جاتا تھا نہ مارا جاتا تھا۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو واپس نہ لوٹاتے تھے۔'' [صحیح بخاری]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے (جو آپ کی پرورش میں تھیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا آپ کی بیوی کی پہلی بیٹی تھیں) دل لگی کرتے تھے بار بار آواز دیتے' اے زینبی زینبی ۔'' [صحیح]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کہتے ہیں: '' رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ پیدل چل کر تشریف لائے۔[صحیح بخاری]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

« اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ مَرَّ عَلٰی صِبْیَانٍ »

''رسول اللہ ﷺ بچوں پر سے گزرے جو کھیل رہے تھے تو آپ نے ان کو سلام کیا۔''

[صحیح مسلم]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنا جوتا گانٹھ لیتے تھے' اپنا کپڑا سیتے تھے اور اپنے گھر میں اسی طرح کام کرتے تھے جس طرح تم اپنے گھر میں کام کرتے ہو' آپ ایک بشر تھے۔ اپنے کپڑوں سے جوئیں نکال لیتے تھے، اپنی بکری کا دودھ دھوتے تھے اور اپنی مدد کے تحت اپنا کام خود کرتے تھے۔''

[سنن ترمذی۔ شیخ البانی نے صحیح کہا ہے]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کہ میں رسول اللہ ﷺ کا خادم خاص تھا۔ میری عمر آٹھ سال کی تھی۔ کسی چیز کے تلف ہو جانے پر مجھے کبھی ملامت نہ کی اگر مجھے آپ کے اہل خانہ سے کوئی سرزنش کرنے والا ڈانٹتا تو آپ فرماتے اسے چھوڑ دو، بے شک جس چیز کا قضا میں ہونا لکھا جا چکا ہو وہ ہو کر رہتا ہے۔'' [بیہقی۔ البانی نے صحیح کہا ہے]

فروتنی کے بارے میں چند احادیث مبارکہ

آپ ﷺ کا فرمان ہے:

« اِنَّ اللّٰہَ اَوْحٰی اِلَیَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰی لَا یَفْخَرُ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ وَ لَا یَبْغِیْ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ » [صحیح مسلم]

''اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے کہ فروتنی اختیار کرو' ایک دوسرے پر فخر نہ جتاؤ اور ایک دوسرے پر باغیانہ طرز عمل نہ اپناؤ۔''

آپ ﷺ کا فرمان ہے: ''صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا اور کوئی بندہ درگزر سے کام لے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ کرے' اور کوئی بھی اللہ کے لیے عاجزی اختیار کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے رفعت و بلندی سے ہمکنار کرے گا۔ [صحیح مسلم]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کا فرمان ہے: ''اگر مجھے ایک کھر یا دستی پر کھانے کی دعوت دی جائے تو میں وہ قبول کروں گا اور اگر مجھے کھر یا دستی بطور ہدیہ دی جائے تو میں اسے بھی شرف قبولیت بخشوں گا۔''

[صحیح بخاری]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ناقہ مبارکہ جس کا نام (عضباء) تھا اس سے کوئی دوڑنے میں آگے نہ جا سکتا تھا۔ ایک دفعہ ایک دیہاتی اپنے ایک اونٹ پر سوار ہو کر آیا، وہ اس اونٹنی سے آگے نکل گیا۔ یہ مسلمانوں پہ بہت گراں گزرا، یہ گرانی اس قدر نمایاں تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھانپ گئے۔ آپ نے فرمایا:

« حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَّا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِّنَ الدُّنْيَا اِلَّا وَضَعَهٗ » [صحیح مسلم]

''اللہ تعالیٰ نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ دنیا کی کوئی چیز سر اٹھائے تو اسے سرنگوں بھی کر دیتا ہے۔''

متکبروں کا انجام

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَ لَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ﴾ [الاسراء: ۱۷/۳۷]

''زمین پر اکڑ کر نہ چل تو اس طرح ہرگز زمین کو نہ پھاڑ سکے گا اور ہرگز پہاڑوں کی لمبائی تک رسائی حاصل نہ کر سکے گا۔ یہ ہر کام برائی ہے تیرے رب کے نزدیک اور ناپسندیدہ ہے۔''

فرمان الٰہی ہے:

﴿ وَ لَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَ لَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ وَ اقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ﴾ [لقمان: ۳۱/۱۸۔۱۹]

''لوگوں کے لیے رخسار مت چڑھائیں اور نہ زمین میں اکڑ کر چلیں' بے شک اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتے' ہر ایک تکبر کرنے والے اور شیخی بکھیرنے والے کو۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتے ہیں: ''عزت میرا تہبند ہے اور کبریائی میری اوپر والی چادر ہے۔ان میں سے جو بھی مجھ سے کوئی چھیننے کی کوشش کرے گا میں اسے عذاب میں مبتلا کروں گا۔''

معنی حدیث:

عزت و کبریائی کو تہبند اور چادر سے تشبیہ دی گئی ہے کیونکہ عزت و کبریائی کے ساتھ متصف جو ہوتا ہے یہ اس کو شامل ہوتی ہیں۔جس طرح ازار اور ردا انسان کو لپیٹ میں لے لیتے ہیں اور انسان کے تہبند اور چادر میں دوسرا کوئی شریک نہیں ہوتا اسی طرح عزت و کبریائی اللہ پاک کا تہبند اور چادر ہیں، کسی کے لیے لائق نہیں ان میں کوئی شریک و سہیم ہو سکے، تو اس کو سمجھانے کے لیے مثال بیان کر دی ہے۔ [ابن اثیر نے جامع الاصول میں یہ بیان کیا ہے]

آپ ﷺ کا فرمان ہے: ''جنت میں وہ شخص داخل نہ ہو گا جس کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہو گا۔ایک آدمی نے کہا کہ ایک آدمی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس اور جوتا خوبصورت ہو'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ حسین وجمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔تکبر یہ ہے کہ حق کو ٹھکرا دینا' اور لوگوں کو حقیر تصور کرنا۔'' مسلم ہی کی ایک روایت میں ہے' وہ دوزخ میں داخل نہ ہو گا جس کے دل میں رائی کے برابر ایمان موجود ہو گا اور وہ جنت میں داخل نہ ہو سکے گا جس کے دل میں رائی کے برابر تکبر ہو گا۔'' [صحیح مسلم]

امام نووی رحمہ اللہ نے صحیح مسلم کی شرح میں اس حدیث کے تحت ذکر کیا ہے:

''جس کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہو گا وہ جنت میں نہ جائے گا یعنی متقیوں کے ساتھ اولین طور پر داخل نہ ہو گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں دیکھیں گے کہ اسے بدلہ چکانا ہے یا اس سے درگزر کرنا ہے۔

جس کے دل میں رائی برابر ایمان ہو گا وہ دوزخ میں نہ جائے گا۔یعنی ہمیشہ ہمیشہ کا داخلہ مراد ہے) [ابن اثیر نے جامع الاصول میں بیان کیا ہے]

آپ ﷺ کا فرمان ہے: ''روز قیامت متکبر لوگ آدمیوں کی صورت میں ہوں گے مگر ان کا حشر چیونٹیوں کی مانند ہو گا، ہر سو ذلت انکو ڈھانپ لے گی، پھر ان کو دوزخ کے ایک قید

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

خانے کی جانب ہانکا جائے گا جسے بولس کہا جاتا ہے۔ آتش ہی آتش ان پہ غالب آئے گی دو زخیوں کی پیپ ان کو پلائی جائے گی۔(اعاذنا اللہ منہ)

[ترمذی۔ حسن ہے جامع الاصول کے محقق نے موافقت کی ہے]

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "اے قریش! اللہ تعالیٰ نے تمہاری جاہلیت کا کبر و غرور خاک میں ملا دیا ہے۔ اب پاک باز مؤمن ہے یا بدکردار بدبخت ہے۔ لوگ آدم علیہ السلام کے بیٹے ہیں اور آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا ہوئے ہیں۔"

[ترمذی۔ حسن ہے۔ جامع الاصول کے محقق کے موافقت کی ہے]

آپ ﷺ نے فرمایا: "ایک دفعہ ایک آدمی ایک جوڑا زیب تن کئے خود پسندی اپنائے ہوئے اور سر پہ کنگھی کئے ہوئے چل رہا تھا۔ متکبرانہ چال تھی، اچانک اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا اور قیامت تک وہ زمین کے اندر ہی لڑکھڑاتا جائے گا۔" [متفق علیہ]

محبوبؐ عالم کی بردباری

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ خُذِ الْعَفْوَ وَ أْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ ﴾ [الاعراف:۷/۱۹۹]

"درگزر اختیار فرمایئے اور نیکی کا حکم دیجئے اور جاہلوں سے اعراض کیجئے۔"

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں: "میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ پر علاقہ نجران کی بنی ہوئی ایک چادر تھی جس کا کنارہ سخت تھا، آپ کو ایک دیہاتی نے پکڑ لیا اور چادر کو اتنا شدید کھینچا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے شانے مبارک کے پہلو کو دیکھا کہ چادر کا کنارہ اس میں شدت جذب کی وجہ سے اس میں نشان ڈال دیتا ہے اور ساتھ ہی کہتا ہے۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کا دیا ہوا جو مال آپ کے پاس ہے مجھے دینے کا حکم دو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی جانب نظر التفات ڈالتے ہوئے مسکرا کر فرماتے ہیں" اسے عطیہ دے دو۔" [متفق علیہ]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اشج عبدالقیس (نام ہے) سے فرمایا:

« إِنَّ فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ اَلْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ » [صحیح مسلم]

''آپ میں دو خصائل حمیدہ موجود ہیں جن کو اللہ پاک بہت پسند فرماتے ہیں: (۱) بردباری (۲) معاملہ میں سوچ وبچار۔''

نبی ﷺ ایک شجر سایہ دار کے نیچے استراحت کے لیے اترتے ہیں، اس کے ساتھ اپنی تلوار لٹکا دیتے ہیں اور محوِ خواب ہو جاتے ہیں۔ بیدار ہوئے تو آپ کے نزدیک ایک آدمی شمشیر بے نیام لیے کھڑا موجود ہے اور آپ کو علم نہ تھا کہ یہ کس لیے کھڑا ہے، بعد میں شعور ہوا' آپ ﷺ نے فرمایا (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے): ''اس نے مجھ پر میری ہی تلوار سونت دی تھی اور کہنے لگا: ''مجھ سے آپ کو کون بچائے گا؟'' میں نے کہا: ''اللہ تعالیٰ۔'' تو اس نے تلوار میان میں کر لی، اب وہ یہ (تم صحابہ رضی اللہ عنہم میں) بیٹھا ہے۔ پھر اسے کوئی سزا نہ دی' (ویسے ہی چھوڑ دیا)۔'' [متفق علیہ۔ اور یہ الفاظ بخاری کے ہیں جو مختصر انقل ہوئے ہیں]

غصے کا علاج بزبان محبوبؐ

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَ إِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ﴾

[الشوریٰ:۴۲/۳۷]

''جو لوگ کبیرہ گناہوں اور فاحشیات سے اجتناب کرتے ہیں اور جب وہ غضبناک ہوتے ہیں تو معاف کرتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴾[آل عمران:۳/۱۳۴]

''جو خوشی اور تکلیف میں خرچ کرتے ہیں اور غصہ پی جانے والے ہیں اور لوگوں سے درگزر

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت رکھتے ہیں۔"

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: "رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات گرامی کا کبھی انتقام نہیں لیا الا کہ اللہ تعالیٰ کی حرمت پامال ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اس کا انتقام لیتے تھے۔" [متفق علیہ]

آپ ﷺ کا فرمان ہے:

« مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَ هُوَ يَقْدِرُ اَنْ يُّنفِذَهٗ دَعَاهُ اللّٰهُ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُخَيِّرَهٗ فِيْ اَيِّ الْحُوْرِ شَآءَ » [ترمذی۔ ابو داؤد۔ شیخ البانی نے مشکوۃ میں حسن قرار دیا ہے]

"جو شخص غصہ کا گھونٹ پی جائے اور وہ اسے جاری کرنے پر قادر بھی ہو، اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت عوام کے سامنے بلائیں گے اور فرمائیں گے تجھے اختیار ہے جونسی حور چاہے انتخاب کر لے۔"

آپ ﷺ کا فرمان ہے: "زور آور وہ نہیں جو پچھاڑنے میں مضبوط ہو، زور آور در حقیقت میں وہ ہے جو حالت غضب میں خود پر ضبط رکھے۔" [متفق علیہ]

ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا کہنے لگا: "مجھے خاص حکم دیجئے اور مختصر ہو، ہو سکتا ہے کہ میں اس کی حفاظت کر لوں۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: « لَا تَغْضَبْ » "تو غضبناک نہ ہو۔" [صحیح بخاری]

سیدنا سلیمان بن صُرَد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ہم نبی ﷺ کے پاس تھے کہ دو آدمی آپ کے پاس آپس میں گالی گلوچ کر رہے تھے۔ ایک ان میں سے دوسرے کو غضبناک ہو کر گالی گلوچ کر رہا تھا یہاں تک کہ اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے اگر یہ کہے تو اس کا تمام غصہ کافور ہو جائے اور وہ کلمہ ہے: «اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ» " کہ میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں مردود شیطان (کے شر) سے۔"

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس آدمی سے کہا: "کیا تجھے سنائی نہیں دیتا جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:" اس نے غضب سے کہا: "میں کوئی دیوانہ نہیں ہوں۔"

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے تحت: "اپنا دفاع کیجئے، اس طریقے سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو احسن ہے۔اس طرح وہ شخص جس کی تیرے اور اس کے درمیان عداوت ہے' وہ پرسکون دوست بن جائے گا۔'' تحریر فرماتے ہیں:

جب لوگ غضب کے وقت صبر کرنا' اور برے سلوک کے بدلہ میں عفو و درگزر سے کام لینا' اپنائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو محفوظ کرلیں گے اور ان کا دشمن ان کے سامنے سرنگوں ہو کر گہرے دوستانہ مراسم قائم کرلے گا۔'' [امام بخاری نے تعلیقاً (سند حذف کرکے) بیان کیا ہے]

آپ ﷺ کا فرمان ہے:

« إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطٰنِ وَ إِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ ' وَ إِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَآءِ فَإِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ »

''غصہ شیطان کی جانب سے ہوتا ہے اور شیطان شعلہ بار آگ سے پیدا ہوا ہے اور آگ بذریعہ آب بجھائی جاتی ہے جب تم میں سے کوئی غضبناک ہو جائے تو وضو کرنا چاہیے۔'' [ابو داؤد۔ شرح السنہ میں ارناؤط نے حسن کہا ہے]

محبوبؐ کے معجزات کا دلآویز تذکرہ

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں' ہم آیات و معجزات کو حصول برکت کا باعث سمجھا کرتے تھے جبکہ تم انہیں ڈرانے کا سبب تصور کرتے ہو' ایک دفعہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو پانی کی قلت ہوگئی۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« أُطْلُبُوْا لِيْ فُضْلَةً مِنْ مَّآءٍ »

''میرے لیے کچھ پانی تلاش کرو۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک برتن لاتے ہیں جس میں تھوڑا سا پانی تھا' رسول اللہ ﷺ اس میں اپنا دست مبارک رکھتے ہیں (وہ چشمہ آب بن کر ابلنے لگتا ہے) رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

« حَيَّ عَلَى الطُّهُوْرِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةِ مِنَ اللّٰهِ »

''چلے آؤ مبارک آب وضو کی جانب اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آمدہ برکت کی جانب۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«لَقَدْ رَأَيْتُ الْمَآءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ»

''میں نے آب رواں کو دیکھا وہ رسول اللہ ﷺ کی انگشت ہائے دست کے درمیان سے پھوٹ پھوٹ کر نکل رہا تھا''

اور فرماتے ہیں:

«وَ لَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ وَ هُوَ يُؤْكَلُ» [صحیح بخاری]

''ہم کھانے کی تسبیح الا پنا سنا کرتے تھے حالانکہ اسے توشہ حلق بنایا جارہا ہوتا تھا''

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک شب سفر میں چل رہے تھے کہ ان کو سخت پیاس لگ گئی۔ نبی ﷺ نے اپنے صحابہ میں سے دو آدمیوں کو بھیجا، میرا خیال ہے وہ سیدنا علی اور سیدنا زبیر رضی اللہ عنہما تھے۔ ممکن ہے کوئی اور ہوں۔'' رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا: ''آپ ایک خاتون کو فلاں فلاں جگہ پہ پائیں گے، اس کے پاس ایک اونٹ ہوگا' اس پر دو مشکیں ہوں گی' اس عورت کو میرے پاس لے آو۔''

دونوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہما اس عورت کے پاس جاتے ہیں۔ اس کو اس حالت میں پایا کہ وہ اونٹ پر چمڑے کی دو مشکوں کے درمیان سوار محو سفر ہے۔

دونوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہما اس عورت سے کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے بلایا ہے، آپ کا بلاوا قبول کیجئے۔ عورت سوالیہ انداز پر کہتی ہے کون ہے رسول ﷺ وہ جسے صابی کہتے ہیں (یعنی جس نے آباء واجداد کا دین ترک کر دیا ہے) دونوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہتے ہیں:

جسے تو صابی کہہ کر مراد لے رہی ہے حقیقت میں وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ وہی تجھے بلاتے ہیں۔

اب عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ جاتی ہے۔ آپ حکم دیتے ہیں اس کی دونوں مشکوں کو قبضہ میں لے لیا جائے اور ان سے پانی لے کر برتن میں ڈال دیا جائے' پھر آپ نے کچھ پڑھ کر پانی پہ پھونکا پھر وہ پانی دونوں مشکوں میں دوبارہ بھر دیا' پھر آپ نے مشکوں کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مونہہ کھولنے کا حکم دیا' دونوں کے مونہہ کھول دیئے گئے پھر لوگوں کو حکم دیا کہ پانی بھر لو' سب نے اپنے برتن اور مشکیں لبالب بھر لیے کوئی برتن' مشکیزہ انہوں نے نہ چھوڑا حتی کہ وہ پر کر لیے۔

سیدنا عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''میرے تصور کے مطابق اس کے بھرنے میں اضافہ ہوا تھا کمی نہ ہوئی تھی۔

« یَأْمُرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اَنْ یُّبْسَطَ ثَوْبُ الْمَرْاَۃِ ثُمَّ اَمَرَ اَصْحَابَهٗ اَنْ یُّحْضِرُوْا شَیْئًا مِّنْ زَادِهِمْ حَتّٰى مَلَّا لَهَا ثَوْبَهَا »

''رسول اللہ ﷺ حکم جاری فرماتے ہیں'' عورت کے پاس جو کپڑا ہے اسے پھیلا دو '' پھر اپنے ساتھیوں سے کہا'' اپنے زادراہ کو لے آؤ (اور اس میں سے عورت کے بچھائے گئے کپڑے پر کچھ ڈالتے جاؤ) حالت یہ ہوگئی کہ اس عورت کا پھیلایا ہوا کپڑا بھر گیا۔''

رسول اللہ ﷺ عورت سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں:

« اِذْهَبِیْ فَاِنَّا لَمْ نَاْخُذْ مِنْ مَائِكِ شَیْئًا وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ سَقَانَا »

''آپ تشریف لے جایئے، ہم نے آپ کی مشکوں کے پانی میں سے کچھ نہیں لیا ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے سیراب کیا ہے۔''

وہ عورت صحرا نورد' زادراہ اور مشکیزے لیتی ہے اور اپنے اہل خانہ کے پاس جاتی ہے اور کہتی ہے:

''میں بہت بڑے جادوگر کے پاس سے آئی ہوں وہ واقعتاً اللہ تعالیٰ کا برحق رسول ہے۔ اس قبیلہ کے لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آتے ہیں اور تمام اسلام کے دامن میں پناہ گزیں ہو جاتے ہیں۔[متفق علیہ]

اس حدیث سے معجزانہ پہلو کا استفادہ:

① رسول اللہ ﷺ' اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نظر التفات اس جانب کراتے ہیں کہ وہ آپ ﷺ مبارک جو میری انگلیوں کے درمیان سے ابل رہا ہے یہ اس اللہ وحدہ لاشریک کی طرف سے ایک برکت کا نزول ہے جس نے یہ معجزہ پیدا کیا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کی توجہ توحید کی جانب مبذول کرنے میں اور ان کا تعلق باللہ قائم کرنے میں بہت حریص تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے فرمایا: ''برکت اللہ کی طرف سے ہے۔''

② یہ ہے کہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر ﷺ کو غائب سے مطلع کر دیتے ہیں' جب وہ چاہتا ہے اور جب ایسا کرنا لازمی ہو' اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پانی اٹھا کر لے جانے والی عورت سے خبردار کر دیا تھا۔

③ یہ ہے کہ مشرک دائرہ اسلام میں داخل ہونے والے کو صابی کہتے تھے یعنی اپنے اباء و اجداد کے دین کو چھوڑنے والا' ان اُبا کے دین کو چھوڑنے والا کہتے تھے جو اللہ کے علاوہ کو پکارتے تھے۔ یہ انداز مذمت وہ اس لیے اپناتے تھے تاکہ عوام الناس کو ان سے دور رکھیں۔ ہمارے عصر حاضر میں بھی وہ شخص جو توحید کا داعی ہے اور اللہ وحدہ کی جانب دعوت دیتا ہے اور انبیائے کرام اور اولیائے عظام کی پرستش سے ڈرا کر' لوگوں کو فقط اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کے احکام کا پابند رہنے کی تلقین کرتا ہے' اسے وہابی کہتے ہیں۔ تاکہ لوگوں کا رخ اس کی دعوت سے موڑ دیں۔ وجہ یہ ہے کہ یہ داعی ان کی نگاہ میں اسی طرح کا صابی ہے جس طرح کا مشرکوں کے نقطۂ نظر میں تھا۔

اللہ پاک کی مرضی یہی تھی کہ وہابی کا کلمہ وھاب کی طرف منسوب ہو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے ان اسمائے گرامی میں سے ایک اسم مبارک ہے' جس نے دولت توحید سے مالا مال کیا ہے۔

④ یہ ہے کہ احسان کا بدلہ دینا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ اس عورت کو بھی عوضانہ ادا کرنے کا حکم فرما رہے ہیں۔ جس نے آپ کو معمولی سا پانی عطا کیا تھا اور ساتھ آپ فرما رہے ہیں' اے بی بی تیرے عطیہ آب سے ہم نے تیرے مشکیزوں کے پانی میں سے ایک قطرہ آب بھی کم نہیں کیا' یہ ہمارے اللہ نے ہمیں شاد کام کیا ہے اور اس کا پانی اسے مکمل واپس لوٹا رہے ہیں' تاہم پھر بھی اس کا دامن زادہ راہ سے بھر دیتے ہیں۔

تو ہی ناداں چند کلیوں پہ قناعت کر گیا
ورنہ گلشن میں علاج تنگیٔ داماں بھی تھا

11571

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

⑤ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے رفقائے کار رضی اللہ عنہم کے حسن اخلاق اور خوش معاملگی سے وہ عورت اس قدر متاثر ہوتی ہے کہ اپنی قوم کے پاس جا کر ان کے سامنے پکار اٹھتی ہے کہ آپ ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں، جس کا نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ اس کے اہل خانہ اور تعلق دار تمام آپ کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔

⑥ یہی توحید کی حرص و آز اور یہی اخلاق حسنہ تھے جن کی بدولت نصرت الٰہیہ مسلمانوں پہ سایہ فگن ہوئی اور معمورۂ عالم میں نور اسلام پھیلا' جب سے مسلمانوں نے نغمۂ توحید سے وابستگی چھوڑ دی ہے اور اخلاق فاضلہ سے روگردانی اختیار کی ہے اس دن سے ذلت و رسوائی نے ڈیرے ڈال رکھے ہیں۔ ان کی عزت کی بحالی کی ایک ہی صورت ہے کہ مسلمان دوبارہ توحید و اخلاق کی طرف لوٹ آئیں: ۔

یہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہو گی

﴿ وَ لَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴾ [الحج:۲۲/۳۹]

''اس کی اللہ تعالیٰ ضرور مدد کریں گے جو اس کے دین کی مدد کرے گا' بے شک اللہ تعالیٰ طاقتور غالب ہے۔''

محبوبؐ کا صبر و شکر

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَ لَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴾ [النحل:۱۶/۱۲۷-۱۲۸]

''صبر کیجئے آپ کا صبر فقط اللہ کی توت کے ساتھ ہے اور پریشان خاطر نہ ہوں اور نہ ہی مکر سازوں کی مکاریوں سے تنگ دل ہوں' بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہیں جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا ہے اور جو مخلص ہیں۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: ''کیا آپ پر احد کے دن سے بڑھ کر بھی کوئی دن گراں تر گزرا ہے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

دیا: ''مجھے اے عائشہؓ! تیری قوم کی جانب سے بہت سختیاں جھیلنا پڑی ہیں۔ مگر عقبہ (گھاٹی) کا دن مجھ پر بہت جانگسل تھا، جب میں ابن عبد یالیل کے پاس جا کر خود کو پیش کر رہا تھا، اس نے مجھے جواب تک دینا گوارا نہ کیا' میں وہاں سے چل پڑا، غموں کے بادل دل حزیں پہ چھائے تھے' اپنے منہ کے بل چل رہا تھا' میرے حواس قائم نہ تھے' قرن ثعالب (طائف اور مکہ کے درمیان جو پہاڑ ہے) میں پہنچ کر شعور واپس لوٹا، اپنا سر اٹھاتا ہوں تو کیا دیکھتا ہوں۔ ایک ابر رحمت مجھ پہ سایہ فگن ہے، دیکھتا ہوں اس میں سے جبریل علیہ السلام نمودار ہوتے ہیں اور ندائے ساز گار دیتے ہوئے جبریل علیہ السلام فرماتے ہیں: ''اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ پاک نے آپ کی قوم کی بات کو سن لیا ہے اور جوان کا ردعمل ہے اس کی غوغا آرائی بھی سماعت کر لی ہے۔ اس نے پہاڑوں پہ مقرر فرشتہ کو آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے جو چاہیں اسے حکم صادر فرمائیں اس پہ عمل ہوگا۔''

ساتھ ہی پہاڑوں والا فرشتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہتا ہے اور عرض کناں ہوتا ہے:

''اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ پاک نے آپ کی قوم کی گفتگو سن لی ہے' میں پہاڑوں والا فرشتہ ہوں' آپ کے پروردگار نے مجھے آپ کی جانب بھیجا ہے تا کہ مجھے جو چاہیں حکم فرمائیں، میں حاضر ہوں' اگر آپ کی مرضی ہو تو فرمائیں میں مکہ کے دونوں پہاڑوں کے قلابے ان پر ملا دوں اس طرح ان کو پیس کر رکھ دوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« بَلْ اَرْجُوْا اَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ » [متفق علیہ]

''نہیں مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسلوں میں سے ان کو پیدا فرما دے گا جو اس (دین اسلام) کے پرستار ہوں گے۔''

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ مال تقسیم کیا تو ایک آدمی کہنے لگا: ''اس میں رضائے الٰہی کا خیال نہیں رکھا گیا۔''

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کی یہ نالائق گفتگو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچائی تو آپ کا روئے انور متغیر ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى قَدْ اُوْذِيَ بِمَا هُوَ اَشَدُّ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ »[1]

''اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحمت کی برکھا برسائے ان کو اس سے بھی بڑھ کر مصائب کا سامنا کرنا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

پڑا پھر بھی ان کے ہاتھ سے دامن صبر نہ چھوٹا تھا۔"

غزوہ احد میں رسول اللہ ﷺ کے دندان مبارک شہید کر دیے جاتے ہیں اور سر اقدس کو زخم چشیدہ کر دیا جاتا ہے۔ آپ خود پر بہنے والے خون کو انگلی سے صاف کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "وہ قوم کیسے فلاح یاب ہوگی جو اپنے نبی کے سر کو فگار (زخمی) کر دیتی ہے اور دندان مبارک کو توڑ دیتی ہے۔ جبکہ پیغمبر ﷺ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دے رہا ہے۔ [متفق علیہ]

اس کے جواب میں قرآن پاک تسلی دے رہا ہے:

﴿ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ ﴾

[آل عمران: ۲/۱۲۸]

"یہ معاملہ آپ کے بس میں نہیں کہ اللہ چاہے ان کی توبہ قبول کرے یا ان کو عذاب دے بے شک یہ ظالم ہیں۔"

سیدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں شکایت کی آپ کعبہ کے سائے میں ایک چادر میں لپیٹے دیوار کعبہ سے سہارا لیے تشریف فرما تھے۔ ہم نے عرض کی: "ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے، نصرت طلب کیجئے۔" آپ درست ہو کر بیٹھ گئے، آپ کے رخ زیبا پہ لالی چھا گئی تھی۔ آپ نے یوں لب کشائی فرمائی: "تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کو پکڑ کر زمین میں اس کے لیے ایک گڑھا کھودا جاتا تھا، آدمی اس میں گاڑ لیا جاتا، پھر آرا کو اس کے سر پہ رکھ کر اسے دولخت کر دیا جاتا۔ یہ بربریت بھی اسے دین حق سے پھیر نہ سکی۔ اور پھر لوہے کی کنگھی اس کے جسم پر پھیری جاتی جو اس کا گوشت ہڈیاں اور پٹھے الگ کر دیتی پھر بھی یہ ستم رانی اسے دین سے نہ پھیر سکی۔ اللہ تعالیٰ اس دین اسلام کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں گے یہاں تک کہ ایک سوار صنعاء سے حضر موت (یمن کے شہر ہیں) تک محو سفر ہوگا اسے اللہ کے سوا کوئی خوف نہ ہوگا لیکن تم اے خباب جلدی مچا رہے ہو۔" [صحیح بخاری]

محبوبؐ کی گفتار کی نرمی

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿ لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴾ [التوبہ:۹/۱۲۸]

''تحقیق تمہارے پاس پیغمبر (علیہم السلام) آئے ہیں جو تم ہی میں سے ہیں، جو تم پہ بار گراں ہو وہ انہیں ناگوار گزرتا ہے۔ تمہاری نجات کے حریص ہیں اور مؤمنوں کے ساتھ خصوصی رأفت ورحمت کا سلوک کرنے والے ہیں۔''

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد نبوی میں موجود تھے کہ اچانک ایک دیہاتی کھڑا ہوا اور مسجد میں پیشاب کرنا شروع کر دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چلا کر کہنے لگے: ''او رک جا رک جا!''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: « لَا تُزْرِمُوْهُ دَعُوْهُ » ''اس کے سامنے رکاوٹ نہ بنو، چھوڑ دو۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کو چھوڑ دیتے ہیں۔ وہ پیشاب سے فراغت کے بعد کھڑا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اعرابی کو بلایا، اور فرمایا: ''یہ مساجد اس قسم کے پیشاب اور غلاظتوں کے لیے مناسب نہیں ہیں، یہ تو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز اور تلاوت قرآن کے لیے تعمیر کی گئی ہیں۔''

بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب ہو کر فرماتے ہیں: ''تم آسانیاں پیدا کرنے والے بنا کر بھیجے گئے ہو، تم تنگیوں میں مبتلا کرنے والے بنا کر نہیں بھیجے گئے، اس پر پانی کا ڈول انڈیل دو۔'' اعرابی (دیہاتی) فرط جذبات میں آ کر کہتا ہے:

« اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا »

''اے میرے اللہ! میرے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت کر، ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہ کرنا۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا » [متفق علیہ]

''تو نے وسیع رحمت کو محدود کر دیا ہے۔''

سیدنا معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ''ایک دفعہ کا واقعہ ہے، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں شامل تھا کہ قوم میں سے ایک آدمی کو چھینک آ گئی، میں نے چھینک والے کے جواب میں کہا:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

« يَرْحَمُكَ اللّٰهُ »

''کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے۔''

نمازی مجھے الجھی ہوئی نگاہوں سے دیکھنے لگے۔

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' میں نے ان سے مخاطب ہو کر کہا کہ تمہاری ماں تمہیں گم پائے تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ نظریں پھاڑ پھاڑ کر میری جانب دیکھتے ہو' نمازیوں نے اپنے ہاتھ رانوں پر مار کر مجھے خاموش رہنے کا کہہ رہے مجھے غصہ تو بہت آیا تاہم میں نے خاموشی اختیار کر لی' کیونکہ میں نے دیکھا یہ مجھے خاموش کرانا چاہتے ہیں۔ نماز اختتام کو پہنچی' جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعلیم دی اس پر وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے یوں ثنا خواں ہیں کہ:

''میرے ماں' باپ آپ کی ذات گرامی پہ فدا ہوں' اللہ کی قسم! نہ تو آپ نے مجھے ڈانٹ پلائی' نہ مار کٹائی اپنائی' اور نہ ہی سب وشتم کیا۔ اللہ کی قسم! نہ تو آپ سے پہلے نہ ہی آپ کے بعد کبھی کسی معلم کو میری چشم ناز نے دیکھا ہے' جو آپ سے بہتر تعلیم سے آراستہ و پیراستہ کر سکے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَ قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ »

''اے معاویہ! یہ نماز ایک عبادت ہے اس میں لوگوں کی عام گفتگو مناسب نہیں، یہ تو صرف تسبیح، تکبیر اور قرآن پاک کی تلاوت ہے۔''

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ عرض کناں ہوئے۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! میں جاہلیت کے دور سے نیا نیا ہی علیحدہ ہوا ہوں۔ اب اللہ پاک مجھے اسلام کے قصر حسین میں لے آئے ہیں، ہمارے کچھ لوگ کاہنوں (علم غیب کے مدعی لوگوں کے پاس) جاتے ہیں ہم کیا کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:'' « لَا تَاْتِهِمْ » ''ان کے ہاں مت جانا۔'' سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا:'' ہمارے بعض بد شگونی اپناتے ہیں۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُوْنَهُ فِيْ صُدُوْرِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ » [صحیح مسلم]

''یہ ایک ایسی چیز ہے جو ان کے سینہ گزٹ ہے، ان کے مقصد رفتار میں رکاوٹ نہیں آنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چاہیے یہ کسی نفع ونقصان پر اثر انداز نہیں ہوتی۔"

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "یہودی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آتے ہیں اور (السلام علیکم کہنے کی بجائے) کہتے ہیں: « السَّامُ عَلَيْكَ ، نَعُوذُ بِاللّٰهِ» "آپ پر موت طاری ہو۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: « وَ عَلَيْكُمْ » "جو بھی کہا ہے تم پر ہو۔" سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: "تم پر موت ہو، اللہ کی لعنت وغضب مسلط ہو۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے عائشہ رضی اللہ عنہا نرم خوئی اپنایئے، سخت گوئی اور بدگوئی سے بچیے۔" سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: "ان کی بات آپ نے نہیں سنی۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: "جو میں نے کہا ہے وہ آپ نے نہیں سنا۔"

« فَيُسْتَجَابُ لِيْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ » [صحیح بخاری]

"میری دعا مستجاب ہوئی ان کی میرے بارہ میں قبول نہ ہوگی۔"

مسلم کی روایت میں ہے: "اے عائشہ رضی اللہ عنہا آپ بدگو نہ ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ بدگوئی اور فحش گوئی کا تکلف کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔"

نرم گفتاری کے بارے میں فرامین محبوبؐ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

« إِنَّ اللّٰهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَ يُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ وَ لَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهَا » [صحیح مسلم]

"بے شک اللہ تعالیٰ نرم خو ہیں اور نرمی کو پسند فرماتے ہیں اور نرم رویہ کی وجہ سے وہ کچھ عنایت فرماتا ہے جو سخت روی پر نہیں دیتا۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا، نرمی لازم پکڑو، سخت گوئی اور بدگوئی مت اختیار کریں، نرمی جس چیز میں آ جائے وہ زینت افزا ہے اور جس چیز سے نکال لی جائے اس کو عیب ناک کر دیتی ہے۔" [صحیح مسلم]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "اے عائشہ رضی اللہ عنہا! نرم خوئی اختیار فرمائیں، اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ جب کسی اہل خانہ کے اندر خیر کا پھیلاؤ چاہتے ہیں تو ان میں نرمی و ملاطفت بھر دیتے ہیں۔"
[مسند احمد۔ صحیح]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "جو نرمی سے محروم رہا' وہ تمام بھلائیوں سے محروم ہوا۔" [صحیح مسلم]

"جو نرمی کا نصیبہ دیا گیا اسے بھلائی کا وافر حصہ ملا اور جس کو نرمی کے حصہ سے محرومی ہوگئی وہ خیر سے محروم رہا۔" [احمد۔ ترمذی۔ ارناؤط نے حسن قرار دیا]

رسول اللہ ﷺ اپنے صحابی رضی اللہ عنہ میں سے کسی کو بھی کسی کام پر مامور فرماتے تو کہتے:

« يَسِّرُوْا وَ لَا تُنَفِّرُوْا وَ يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا » [متفق علیہ]

"بشارتیں سنانا، نفرت نہ دلانا آسانیاں بتانا، تنگ نہ کرنا۔"

نبی ﷺ کا فرمان ہے: "جب میں نماز میں داخل ہوتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ نماز طویل کروں' مگر میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز مختصر کر دیتا ہوں کیونکہ میں جانتا ہوں بچے کے رونے سے ماں کی بے قراری ماں کے لیے کیسی اعصاب شکنی کا باعث ہوتی ہے۔" [متفق علیہ]

مجاہد محبوبؐ کی شانِ شجاعت

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا تُكَلَّفُ إِلَّا نَفْسَكَ وَ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ [النساء:......]

"اللہ کی راہ میں قتال کیجئے، مت تکلیف میں ڈال مگر اپنی جان کو اور مؤمنوں کو (اس کی) ترغیب دیجئے۔"

رسول اللہ ﷺ کا رخ انور بہت حسین تھا اور آپ سخاوت کا بحر بیکراں تھے اور آپ کائنات سے بڑھ کر شجاعت کا کوہ گراں تھے' ایک مرتبہ اہالیانِ مدینہ منورہ ایک رات گھبراہٹ کا شکار ہو گئے۔ جہاں سے خوفناک صدا بلند ہوئی تھی لوگ ادھر کو لپکے تو دیکھا (کہ ان کے وہاں پہنچنے سے قبل ہی اس مقام کا جائزہ لے کر) رسول اللہ ﷺ واپس آ رہے ہیں آپ لوگوں سے پہلے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہی آواز کی جانب جا کر اطلاعات حاصل کر چکے تھے' سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا بغیر زین کے گھوڑا تھا، آپ ﷺ اس پر سوار تھے' گردن میں تلوار حمائل تھی اور اعلان فرما رہے تھے' خوف والا کوئی معاملہ نہیں' واپس چلیں۔ اور فرمایا یہ گھوڑا آب رود کی مانند رواں دواں (تیز رفتار) چلتا ہے حالانکہ وہ اس سے قبل سست رفتار تھا۔[متفق علیہ]

ایک آدمی سیدنا براء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ کہنے لگا: ''ابوعمارہ! کیا تم لوگ جنگ حنین کے دن فرار ہو گئے تھے۔'' انہوں نے کہا: ''میں گواہ ہوں رسول اللہ ﷺ نے راہ فرار اختیار نہ کی تھی' بات یوں ہوئی کہ بعض ناتجربہ کار' اور غیر مسلح افراد قبیلہ ہوازن کی جانب چل دیئے' وہ زبردست تیرانداز تھے، انہوں نے ان پہ تیروں کی بارش کر دی' سماں یہ تھا جیسے ٹکڑی کے دل کے دل ٹوٹ پڑے ہیں، تو لوگ میدان...... وغا سے چھٹ گئے' قوم رسول اللہ ﷺ کی طرف متوجہ ہوئی' سیدنا ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ آپ کی خچر چلا رہے تھے۔

« فَنَزَلَوَ دَعَا وَ اسْتَنْصَرَ وَ هُوَ يَقُوْلُ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ نَصْرَكَ » [متفق علیہ]

'' آپ ﷺ اس اونٹنی سے نیچے اتر آئے' دعا کی' نصرت الٰہیہ کا مطالبہ کیا اور فرمایا: ''میں سچا نبی ہوں' جھوٹا نہیں' میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں' اے میرے اللہ اپنی مدد نازل فرما۔''

سیدنا براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جب معرکہ آرائی کی آتش شعلہ بار پوری آب و تاب پہ ہوتی تو ہم نبی ﷺ کے ذریعہ بچاؤ اختیار کرتے تھے اور ہم میں سے سب سے بڑھ کر شجاع وہ ہوتا تھا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برابری میں شانہ بشانہ شریک جنگ ہوتا تھا۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میں نے خود ایسا کیا تھا' بدر کے دن ہم نبی ﷺ کو جائے پناہ کے طور پر تصور کرتے تھے' اور آپ ہم میں سے سب سے زیادہ دشمن کے نزدیک تر تھے اور آپ نے سب سے زیادہ جنگ آزمائی کی تھی۔'' [شرح السنۃ کے محقق نے اس کی سند کو حسن کہا ہے]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ یہ بات بیان کرتے ہیں کہ ہم (جنگ احزاب) میں کھدائی کر رہے تھے، ایک مضبوط چٹان آڑے آئی' لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو گئے' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی' یہ چٹان ہمارے آڑے آ گئی ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:« اَنَا نَازِلٌ » ''میں آؤں گا۔'' یہ کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے ہیں۔ بھوک کی وجہ سے آپ کے بطن اطہر پر پتھر باندھا ہوا تھا' آپ کدال لیتے ہیں' چٹان پہ ضرب لگاتے ہیں تو وہ ملائم مٹی کا ڈھیر بن جاتی ہے۔

[اصل واقعہ بخاری میں آیا ہے]

محبوب کائناتؐ کا باعثِ رحمت ہونا

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴾ [انبیاء:۲۱/۱۰۷]

''اور نہیں بھیجا ہم نے تمہیں مگر جہانوں کے لیے رحمت بنا کر۔''

- آپ ﷺ نے فرمایا:« بُعِثْتُ بِالرَّحْمَةِ » ''مجھے رحمت کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے۔''

[صحیح مسلم]

- آپ ﷺ نے فرمایا:« اِنَّمَا اَنَا رَحْمَةٌ مُهْدَاةٌ » ''میں رحمت ہوں جو عطا کی گئی ہوں۔'' [حاکم نے صحیح کہا، ذہبی نے اس کی موافقت کی]
- آپ ﷺ کا فرمان ہے:''اس پر اللہ پاک بھی رحمت نہیں کرتے جو لوگوں پہ رحم نہیں کرتا۔'' [متفق علیه]
- آپ ﷺ نے فرمایا:''رحمت صرف بدبخت سے چھینی جاتی ہے۔''

[ترمذی وغیرہ۔ ارناؤط نے صحیح کہا ہے]

- آپ ﷺ نے فرمایا:''رحم دلوں پہ رحمٰن بھی رحمت کرتا ہے' تم زمین میں بسنے والوں پر رحم کرو' جو آسمان میں ہے (یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ) تم پر رحم کرے گا۔''

[مسند احمد، شیخ البانی اور ارناؤط نے صحیح قرار دیا]

کرو مہربانی تم اہل زمین پر
الٰہ مہرباں ہو گا عرش بریں پر

- سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی بن حسین رضی اللہ عنہما کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بوسہ دیا' پاس اقرع بن حابس تمیمی رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے' کہنے لگے: ''میرے دس بیٹے ہیں میں نے ان میں سے کسی کو کبھی بوسہ نہیں دیا۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرف دیکھا پھر فرمایا:

« مَنْ لَّا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ » [متفق علیہ]

''جو رحم نہیں کرتا رحم نہیں کیا جاتا۔''

- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا' کیا تم بچوں کو بوسہ دیتے ہو' ہم تو نہیں دیتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تیرے قلب و جگر سے اللہ پاک نے رحمت چھین لی ہو تو میں کیا کر سکتا ہوں۔'' [متفق علیہ]
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم............:

« رَحِيمًا لَا يَاتِيهِ اَحَدٌ اِلَّا وَعَدَهُ وَ اَنْجَزَلَهُ اِنْ كَانَ عِنْدَهُ »

''نہایت ہی رحمدل تھے' جو بھی آپ کے ہاں آتا تو آپ اس سے وعدہ فرما لیتے اور فقط ٹالنے کے لیے نہیں) وہ وعدہ وفا بھی کرتے تھے' اگر آپ کے پاس کچھ ہوتا تو عطا کر دیتے تھے۔''

- سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''اس کائنات میں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ' اہل و عیال کے ساتھ رحمت کا سلوک کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔'' [صحیح مسلم]

محبوب کائنات ﷺ حیوانوں کے لیے رحمت

سیدنا سہل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

« بِبَعِيرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِبَطْنِهِ فَقَالَ اِتَّقُوا اللّٰهَ فِي هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوهَا صَالِحَةً وَ كُلُوهَا صَالِحَةً » [سنن ابو داؤد۔ ارناؤط نے اس کی سند کو حسن کہا ہے]

''ایک اونٹ کے پاس سے گزرے اس کی پشت اس کے پیٹ کے ساتھ مل گئی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر فرمایا: ''ان جانوروں کے بارے میں اللہ سے ڈرو' جو بے زبان

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہیں اگر ان پر سواری کرو تو اچھے انداز سے کرو اور کھاؤ تو اچھے انداز پر کھاؤ۔''

سیدنا عبداللہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر کے دوران ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں تھے' آپ حاجت کے لیے چلے گئے' ہم نے ایک چڑیا نما پرندہ دیکھا' جس کے ساتھ دو بچے تھے' وہ بچے ہم نے پکڑ لیے۔ وہ چڑیا آئی اور ان پر پھڑ پھڑانا شروع کر دیا' جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا:

« مَنْ فَجعَ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا رُدُّوْا وَلَدَ هَا اِلَيْهَا »

''اس بے بس کنجشک (چڑیا) کو اس کے معصوم بچوں کی وجہ سے کس نے مبتلائے درد کیا ہے' اس کے بچے اسے واپس لوٹا دو۔''

اور آپ نے دیکھا کہ ہم نے چیونٹیوں کی ایک بستی جلا ڈالی ہے۔ آپ نے فرمایا: «مَنْ اَحْرَقَ هٰذِهٖ» یہ کس نے خاکستر بنا دی ہے'' ہم نے عرض کی: ''ہم نے۔'' آپ نے فرمایا:

« لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّعَذِّبَ بِالنَّارِ اِلَّا رَبُّ النَّارِ » [مسند احمد۔ ارناؤط نے اس کی سند کو حسن کہا ہے]

''کسی کے لیے لائق نہیں ہے کہ وہ کسی کو آگ کا عذاب دے' ہاں آگ کا مالک اس کا اختیار رکھتا ہے۔''

آپ ﷺ بلی کے لیے برتن مائل کرتے تھے وہ اس سے پانی پی لیتی تھی اور بلی کے باقی ماندہ پانی سے آپ وضو کرتے تھے۔'' [طبرانی۔ صحیح]

آپ ﷺ کا فرمان ہے: ''اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان کرنے کا حکم دیا ہے' جب تم قتل کرو تو وہ بھی احسن انداز پر کرو اور جب تم ذبح کرو تو ذبیحہ اچھے طریقے سے کرو' چھری تیز کر لو اور ذبیحہ کو راحت پہنچاؤ۔'' [صحیح مسلم]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنا پاؤں ایک بکری کے پہلو پہ رکھے ہوئے تھا اور چھری تیز کرنے میں مشغول تھا اور اس بے چاری کی بے بسی اس کی نگاہوں سے جھانک رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: ''تو اسے دو مرتبہ موت سے دوچار کرنا چاہتا ہے۔ تو نے اس کو زمین پہ لٹانے سے پہلے کیوں نہ چھری تیز کی تھی۔''

[حاکم۔ صحیح ہے بخاری و مسلم کی شرط پر۔ ذہبی نے بھی موافقت کی ہے]

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے فرمایا: ''(حشرات الارض) کیڑے مکوڑے' ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے سزا سے دوچار ہوئی۔ اس کو قید کر رکھا تھا' حتیٰ کہ وہ اسی حالت میں مرگئی اس کی وجہ سے وہ عورت دوزخ میں داخل ہوگئی، نہ اسے کھلاتی تھی نہ پلاتی تھی بلکہ اسے بند کر دیا تھا، چھوڑتی بھی نہ تھی کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا کر زندگی بچا لیتی۔''

محبوبؐ کا حسن عدل وانصاف

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ ﴾ [النحل:۱۶/۹۰]

''بے شک اللہ تعالیٰ عدل واحسان کا حکم دیتے ہیں۔''

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ اُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ﴾ [الشوریٰ:۴۲/۱۵]

''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان عدل کروں۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قریش کو بنو مخزوم کی عورت کے معاملہ نے بہت ہی غمزدہ کر رکھا تھا جس نے چوری کی تھی' کہنے لگے کون ہے جو اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرے' خود ہی کہنے لگے: ''سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما ہی یہ جرأت کر سکتے ہیں کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے محبوب ہیں' سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے اس بارے میں بات چیت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا:

« اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ »

''کیا تو اللہ کی حدود میں سفارش کرتا ہے۔''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا:

« اِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَ اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَ اَيْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا »

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''تم سے پہلے لوگوں کو اس بات نے ہی تباہ کر دیا تھا کہ جب ان میں سے کوئی اونچے درجہ کا آدمی چوری کرتا تھا تو اسے چھوڑ دیتے تھے' اور جب ان میں کوئی کمزور آدمی چوری کا ارتکاب کرتا تھا تو اس پر حد قائم کرتے تھے۔ اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد ﷺ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔''

پھر آپ نے چوری کرنے والی کے متعلق حکم دیا اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ سیدہ عائشہ ؓ فرماتی ہیں: اس کے بعد اس عورت نے سچی توبہ کر لی تھی اور اس نے شادی بھی کر لی تھی' اس کے بعد وہ آتی رہتی تھی اس کو رسول اللہ ﷺ سے اگر کوئی کام ہوتا تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ان کا معاملہ پیش کرتی۔''

محبوبؐ کی سخاوت و بہادری کے مناظر

« كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَ كَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ ' فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ فَيَاْتِيْهِ جِبْرِيْلُ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنَ فَاِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ »

[صحیح بخاری]

''رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں سے بڑھ کر مال کی سخاوت کرتے تھے' سب سے زیادہ آپ ماہ رمضان میں سخاوت کرتے تھے یہاں تک کہ وہ گزر جاتا۔ رمضان المبارک میں آپ کے پاس جبریل علیہ السلام آتے تھے' آپ پر قرآن پاک کی منزل پیش کرتے تھے' جب آپ سے جبریل علیہ السلام کی ملاقات ہوتی تو آپ مال سخاوت تند و تیز ہوا کی مانند اللہ کی راہ میں لٹاتے تھے۔''

سیدنا انس ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ اسلام کے نام پر آپ سے جو کچھ بھی مانگا جاتا' آپ عطیہ دے دیتے تھے' ایک آدمی آپ کے پاس آیا آپ دو پہاڑوں کے درمیان تشریف فرما تھے' آپ نے حکم فرمایا کہ اسے بہت سی بکریاں دے دو' جو کہ مال صدقہ کی تھیں۔ جب وہ آدمی اپنی قوم کے پاس گیا تو کہنے لگا: ''اے میری قوم! اسلام کے سایہ عاطفت میں پناہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گزیں ہو جاؤ' محمد ﷺ جب ہدیہ عنایت فرماتے تو حالت یہ ہوتی ہے انہیں اپنی فاقہ مستی کا بھی ڈر نہیں ہوتا۔'' [صحیح مسلم]

ایک دوسری روایت میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے' ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس فقط دنیا کے حصول کی خاطر آتا تھا' مگر شام کے وقت اس کی کایا پلٹ جاتی تھی' دین اسے سب سے پیارا ہوتا اور ساری دنیا سے عزیز تر ہوتا تھا۔'' [صحیح مسلم]

سیدنا ابن شہاب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ فتح والا غزوہ کیا۔ بعد ازاں رسول اللہ ﷺ اور مسلمان جو آپ کے ہمراہ تھے وہ بھی میدان میں نکلے' حنین میں معرکہ آرائی ہوئی، اللہ تعالیٰ نے اپنے دین حق اور مسلمانوں کی یاوری فرمائی' رسول اللہ ﷺ نے اس میں سے صفوان بن امیہ کو سو اونٹ عطا کیے' پھر سو دیئے اور پھر سو دیئے۔ ابن شہاب رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''مجھ سے سیدنا سعید بن میسب رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے۔ صفوان نے کہا: ''اللہ کی قسم! مجھ پر رسول اللہ ﷺ نے اس قدر عطیات کی بارش کر دی' آپ کی ذات گرامی مجھے سب سے زیادہ ناپسند تھی' ہمیشہ آپ مجھ پر نوازشات کی برسات برساتے رہے کہ آپ مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہو گئے۔'' [صحیح مسلم]

جب رسول اللہ ﷺ غزوۂ حنین سے واپس آ رہے تھے' دیہاتی آپ کے پیچھے پڑ گئے اور مانگنا شروع کر دیا۔ آپ کو ایک درخت کے پہلو میں پناہ لینے پہ مجبور کر دیا۔ آپ کی چادر مبارک اچک لی' آپ اپنی سواری پہ جلوہ افروز تھے' آپ نے فرمایا:

« رُدُّوا عَلَيَّ رِدَائِي أَتَخْشَوْنَ عَلَيَّ الْبُخْلَ فَوَاللّٰهِ لَوْ كَانَ لِي عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُونِي بَخِيلًا وَّ لَا جَبَانًا وَّ لَا كَذَّابًا » [صحیح بخاری]

''میری چادر مجھے لوٹا دو، کیا تمہیں مجھ پر اندیشہ ہے کہ میں کنجوسی کرتا ہوں' اللہ کی قسم! اگر وادی کے ان خاروں کے برابر میرے پاس چارپائے ہوں تو میں تمہارے درمیان تقسیم کر دوں' آپ مجھے بخیل' بزدل اور جھوٹا نہ پائیں گے۔''

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ نے ایک اونٹ خرید کیا جو سفر سے واماندہ ہو چکا تھا' سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے ایک درہم کا آپ سے فروخت کیا تھا' سیدنا جابر رضی اللہ عنہ جب آپ سے قیمت کا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تقاضا کرنے آئے تو آپ نے اونٹ اور قیمت دونوں ہی عنایت فرما دیئے۔'' [متفق علیہ]

شرمیلے محبوبؐ کے نزدیک شرم وحیاء کا مقام

ارشادِالٰہی ہے:

﴿ يَآيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ اِلَّا اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِينَ اِنٰهُ وَ لٰكِنْ اِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَ لَا مُسْتَاْنِسِينَ لِحَدِيثٍ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِى النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ﴾ [الاحزاب:۳۳/۵۳]

''اے ایماندارو نبی کے گھر میں اجازت کے بغیر داخل نہ ہوں' کھانے کے پکنے کا انتظار نہ کریں لیکن جب تمہیں دعوت دی جائے پھر داخل ہو جاؤ' جب تم کھانا کھالو تو منتشر ہو جاؤ باتوں میں مشغول مت ہوں۔ اس طرح نبی کو اذیت ہوتی ہے' آپ بوجہ حیاء خاموش رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ حق کے بیان سے نہیں شرماتے۔''

''نبی ﷺ پردہ نشین دوشیزہ سے بھی بڑھ کر شرم وحیاء والے تھے' جب آپ کو کوئی چیز ناگوار گزرتی تو ہم (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) آپ کے رخِ زیبا کی سلوٹوں سے پہچان جاتے تھے۔'' [متفق علیہ]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''حیاء ایمان کا جز ہے اور حیاء سراپائے خیر ہے۔'' [صحیح مسلم]

آپ ﷺ کا فرمان ہے: ''حیاء جزوِ ایمان ہے اور ایمان حصولِ جنت کا باعث ہے اور کلام بد جور و جفا ہے اور جور و جفا جہنم رسیدگی کا سبب ہے۔'' [ترمذی وغیرہ حسن صحیح ہے]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''حیاء اور ایمان دونوں اکٹھے ہمنشیں ہیں، جب ایک اٹھ جائے تو دوسرا خود بخود اٹھ جاتا ہے۔'' [حاکم بیہقی اور البانی نے صحیح کہا ہے]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''حیاء ہمیشہ خیر ہی آمیختی ہے۔''

آپ ﷺ کا فرمان ہے: ''شرم وحیاء اور مفید گفتگو ایمان کی شاخ ہیں' بدگوئی اور منافقانہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

طرز گفتگو نفاق کی شاخیں ہیں۔'' [مسند احمد وغیرہ۔ ذہبی اور البانی نے صحیح کہا ہے]

مطلب یہ ہے کہ شرم و حیاء اور کم گوئی یہ ایمان کا شعبہ ہے' بد گوئی اور منہ پھٹ نفاق کا عنصر ہے۔

سیدنا یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ کھلی فضا میں نہا رہا ہے آپ منبر پر براجمان ہوئے' اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور فرمایا:'' بے شک اللہ تعالیٰ شرم و حیاء کا پیکر ہے' پردہ پوشی کرنے والا ہے' وہ حیاء اور ستر پوشی کو پسند کرتا ہے جب تم میں سے کوئی نہائے تو پردہ کر لینا چاہیے۔''

[مسند احمد وغیرہ۔ مشکوۃ میں البانی نے اس کی سند کی توثیق کی ہے]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:'' ہر دین کی ایک اہم عادت ہوتی ہے' اسلام کے اخلاق کا سرچشمہ حیاء ہے۔'' [ابن ماجہ۔ حسن]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

« إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُوْلَىٰ إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ »

''نبوت کی پہلی بات جو لوگوں نے حاصل کی ہے وہ یہ ہے کہ جب تجھ میں حیاء نہیں جو چاہے کر۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:'' ایمان ستر (۷۰) یا ساٹھ (۶۰) سے کچھ اوپر شاخیں ہیں ان میں سے سب سے افضل لا الہ الا اللہ ہے۔ اور ادنیٰ یہ ہے کہ راستہ سے اذیت والی چیز دور کرنا' اور حیاء ایمان کا ایک شعبہ ہے۔'' [صحیح مسلم]

سیدنا سالم بن عبد اللہ رحمہ اللہ اپنے والد محترم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک آدمی کے پاس سے ہوا جو اپنے بھائی کو حیاء کرنے پر سرزنش کر رہا تھا کہ تیری صفت حیاء تجھے نقصان پہنچا رہی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ سن کر) فرمایا:

« دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيْمَانِ » [متفق علیہ]

''اس کو چھوڑ دے حیاء تو ایمان کا حصہ ہے۔''

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:'' بد گوئی جس

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

چیز میں آ جائے اسے عیب زدہ کر دیتی ہے اور حیاء جس چیز میں ہو اسے شاندار کر دیتی ہے۔"

[ترمذی وغیرہ۔ شرح السنہ کے محقق نے کہا ہے اس کی سند صحیح ہے۔]

آدابِ اسلامی

دِیْنٌ يُشَدُّ آيَةً آيَةً
لَبِنَاتُهُ السُّوَرَاتُ وَ الْاَضْوَاءُ

"ایک ایک آیت کے ذریعہ قصرِ دین مضبوط کیا جاتا ہے۔ سورتیں اس کی اینٹیں اور سامانِ روشنی ہے۔"

وَالْحَقُّ فِيْهِ هُوَ الْاَسَاسُ وَ كَيْفَ لَا
وَاللّٰهُ مُنْزِلُهُ هُدًى وَّ ضِيَاءً

"دین میں حق کو بنیادی حیثیت حاصل ہے اور ایسا کیونکر نہ ہو؟ اللہ پاک نے اس کو ہدایت اور بھرپور نورانیت بنا کر نازل کیا ہے۔"

أَمَّا حَدِيْثُكَ لِلْمَعْقُوْلِ فَمَشْرَعٌ
وَالْعِلْمُ وَالْحِكَمُ الْغَوَالِيْ الْمَآءُ

"اس معقول دین کے بارے میں آپ کا بات کرنا ایک گھاٹ کی مانند ہے اور قیمتی علم و حکمت آبِ رواں ہیں جو بنجر دلوں کو سیراب کرتے ہیں۔"

محبوبِ مومنینؐ کی چند عاداتِ مبارکہ

آپ ﷺ جب کسی کے گھر تشریف لے جاتے تو عین دروازے کے سامنے رخ کر کے کھڑے نہ ہوتے تھے بلکہ اس کے دائیں یا بائیں کونے پر کھڑے ہوتے تھے اور فرماتے:

① « اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ » [مسند احمد۔ صحیح]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کسی کو اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں کسی کام پر مامور کر کے بھیجتے تو فرماتے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② « بَشِّرُوْا وَ لَا تُنَفِّرُوْا وَ يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا » [ابو داؤد۔ صحیح]

''بشارتیں سنانا نفرتیں نہ گانا' آسانیاں بتانا تنگیاں نہ بتانا۔''

③ « كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَ يُثِيبُ عَلَيْهَا » [صحیح بخاری]

''آپ ﷺ ہدیہ قبول فرماتے اور اس پر بدلہ چکاتے تھے''

④ « كَانَ يُغَيِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِيحَ » [صحیح بخاری]

''آپ ﷺ برا نام تبدیل کر دیتے تھے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب مریض کی مزاج پرسی کے لیے تشریف لے جاتے تو فرماتے:

⑤ « لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ » [ابن ماجه۔ صحیح]

''کوئی بات نہیں ان شاء اللہ بیماری گناہوں سے طہارت کا باعث ہے۔''

آپ ﷺ جب کوئی چیز نوش فرماتے تو تین سانس لیتے تھے اور فرماتے:

⑥ « هُوَ اَهْنَأُ وَ اَمْرَأُ وَ اَبْرَأُ » [ابن ماجه۔ صحیح]

''یہ زیادہ نرم' خوشگوار اور صحت بار ہے۔''

⑦ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب محو رفتار ہوتے تو آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے آگے چلتے تھے اور آپ کی کمر مبارک فرشتوں کے لیے چھوڑ دیتے تھے۔

⑧ ''آپ ﷺ بیعت یا اس کے علاوہ اجنبی عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتے تھے۔''

[مسند احمد۔ حسن]

⑨ آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ خورد و نوش' وضو کرنے اور لباس پہننے یا کسی چیز کے لینے دینے کے لیے مقرر کر رکھا تھا' بایاں دست مبارک اس کے علاوہ کاموں کے لیے تھا۔''

⑩ آپ صلی اللہ علیہ وسلم' اہل خانہ میں سے کسی پر مطلع ہو جاتے کہ اس نے غلط بیانی کی ہے تو اس کی توبہ تک آپ اس سے بے رخی اختیار کر لیتے تھے۔'' [مسند احمد۔ صحیح]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ملاقات کے لیے ایک آدمی نے اجازت طلب کی آپ نے فرمایا: ''اسے اجازت دے دو' اور فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

⑪ « فَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ أَوْ أَخُوا الْعَشِيْرَةِ »

''ابن عشیرہ یا عشیرہ کا بھائی بہت بُرا ہے۔''

مگر جب وہ آپ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے نرم گفتگو کی' میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے اس سے پہلے اس کے بارے میں جو تاثرات بیان فرمائے ہیں وہ تو آپ کو علم ہی ہے مگر آپ نے اس سے نرم گفتار اختیار کی ہے یہ کیا ہوا؟ تو آپ نے مزید فرمایا:

⑫ « إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ مَنْ تَرَكَهُ أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اِتِّقَاءَ فُحْشِهِ »

[صحیح بخاری کتاب الادب]

''وہ آدمی کائنات کے انسانوں سے بدتر مرتبہ والا ہے' اللہ کے نزدیک جس کو لوگ اس کی بدگوئی کی وجہ سے خیرباد کہہ دیں۔''

نکتہ:

نبی ﷺ نے اس آدمی کی عدم موجودگی میں جو سخت بات کہی تھی اور موجودگی میں نرم بات چیت کی تھی' علماء کرام اس کو مدارات و دلجوئی کے قبیل سے تعبیر کرتے ہیں تا کہ اس کی قوم اسلام کی طرف مائل ہو جائے۔

محبوبؐ کی محبوبانہ سیرت کی جھلک

آپ کو جب کوئی خوش کن خبر ملتی تو فرماتے:

« اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ »

''تمام تعریفات اس اللہ کی ذات کے لیے جس کی نعمت کی فراوانی کی وجہ سے نیکیاں تکمیل پاتی ہیں۔ اور جب کوئی معاملہ ناپسند پیش آتا تو فرماتے:

« اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ »

''اللہ کے لیے ہیں تمام تعریفات ہر حال میں۔'' [حاکم۔صحیح]

« كَانَ إِذَا اشْتَكٰى نَفَثَ عَلٰى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَ مَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهٖ »

''آپ ﷺ جب بیمار ہوتے تو اپنے جسم اطہر پر قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوْذُ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر پھونکتے تھے اور ساتھ جسم پر ہاتھ بھی پھیرتے تھے۔"

جب آپ کو کوئی مسرت افزا معاملہ میسر آتا تو آپ اللہ تعالیٰ کے شکریہ کی ادائیگی کے لیے سجدہ ریز ہو جاتے تھے۔" [ابو داؤد۔صحیح]

آپ ﷺ جب کسی قوم سے خوفزدہ ہوتے تو فرماتے:

« اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ »[مسند احمد۔صحیح]

"اے میرے اللہ! بے شک ہم تجھے انکے سینوں میں کرتے ہیں اور ان کی شرانگیزیوں سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔"

آپ ﷺ کو جب کوئی چیز مبتلائے خوف کرتی تو آپ فرماتے:

« اَللّٰهُ رَبِّيْ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا شَرِيْكَ لَهٗ » [سنن نسائی۔صحیح]

"اللہ میرا پروردگار ہے' اللہ میرا پروردگار ہے' اس کا کوئی شریک نہیں۔"

آپ ﷺ کو جب بھی کوئی معاملہ غمگین کرتا تو فرماتے:

« يَاحَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ » [سنن ترمذی۔حسن]

"اے زندہ رہنے والے' اے قائم رہنے والے تیری رحمت کے ساتھ میں مدد کا طلبگار ہوں۔"

آپ ﷺ' جنوں اور انسانی نظر سے پناہ مانگا کرتے تھے، یہاں تک کہ معوذتان ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ نازل ہو گئیں' تو آپ ان دونوں کو پڑھتے دوسرے وظائف چھوڑ دیتے۔" [سنن ترمذی۔صحیح]

« مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَآءِ وَ سُوْءِ الْقَضَاءِ وَ شِمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ » [متفق علیہ]

"آزمائش کی مشقت' بدبختی کے پالینے' بری قضا' اور دشمنوں کی خوشی' سے پناہ مانگا کرتے تھے۔"

آپ ﷺ خطبہ جمعہ میں سورت قاف پڑھا کرتے تھے۔ [سنن ابو داؤد۔صحیح]

جب آپ غزوہ کرتے تو فرماتے:

« اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِيْ ' وَ اَنْتَ نَصِيْرِيْ بِكَ اَحُوْلُ وَ بِكَ اَصُوْلُ وَ بِكَ اُقَاتِلُ » .

[مسند احمد۔صحیح]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''اے میرے اللہ تو ہی میرا بازو ہے اور تو ہی میرا مددگار ہے' تیری وجہ سے میں پھرتا ہوں اور تیری وجہ سے میں حملہ آور ہوتا ہوں اور تیری مدد سے ہی لڑائی کرتا ہوں۔''

آپ اپنی مجلس سے کھڑا ہونے سے پہلے فرماتے:

« سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ رَبِّي وَ بِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ »

[حاکم۔صحیح]

''پاک ہے اے میرے اللہ اپنی تعریف کے ساتھ' نہیں کوئی معبود مگر تو ہی' میں تجھ سے مغفرت مانگتا ہوں' اور توبہ کرتا ہوں۔''

آپ نے فرمایا:''جب بھی کوئی اپنی مجلس سے کھڑا ہوتے وقت یہ کہے گا تو اللہ تعالیٰ اس مجلس کے تمام گناہ بخش دے گا۔

(صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کہتے ہیں کہ نبی ﷺ ہمیں زیادہ عیش پرستی سے منع فرماتے تھے' اور رسول اللہ ﷺ ہمیں کبھی کبھی برہنہ پاؤں چلنے کا حکم دیتے تھے'' [ابو داؤد۔ مشکوۃ میں البانی نے صحیح کہا ہے]

آپ ﷺ اکثر جس دعا کو ورد زباں رکھتے تھے وہ یہ تھی۔

« اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ »[صحیح مسلم]

''اے میرے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی اچھائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔''

ہر دل عزیز محبوبؐ کی خوش طبعی

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں گھل مل کر رہتے تھے، یہاں تک آپ سادہ طبیعت تھے' میرے چھوٹے بھائی سے بطور دل لگی فرمایا:

« يَااَبَا عُمَيْرِ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ »

''اے ابوعمیر! چھوٹی سی چڑیا نے تمہارے ساتھ کیا کیا ہے؟۔''

میرا بھائی ایک چھوٹی سی چڑیا کے ساتھ کھیلتا تھا، وہ مرگئی تو آپ نے خوش طبعی کے انداز میں کہا۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ہمارے ساتھ بعض اوقات خوش طبعی بھی کر لیتے ہیں۔" اس کے جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« اِنِّیْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا و صِدْقًا » [ترمذی۔حسن]

"بے شک میں صرف حق اور سچ ہی کہتا ہوں۔"

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری کا مطالبہ کیا۔ آپ نے فرمایا:

« اِنِّی حَامِلُكَ عَلٰی وَلَدِ نَاقَةٍ »

"میں تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کروں گا۔"

اس نے عرض کی: "میں بچے کو کیا کروں گا؟" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« وَهَلْ تَلِدُ الْإِبِلَ إِلَّا النُّوْقُ » [ابو داؤد۔ترمذی۔سند صحیح ہے]

"اونٹ بھی تو اونٹنیوں نے ہی جنے ہوتے ہیں۔" (یعنی ان کے ہی بچے ہوتے ہیں)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« یَا ذَا الْاُذُنَیْنِ » [سنن ترمذی۔ البانی نے صحیح کہا ہے]

"اے! دو کان والے۔"

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جو بادیہ نشین تھا' اس کا نام زاہر بن حرام تھا۔ اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دیہات سے ہدیہ لایا کرتا تھا اور جب وہ واپس جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے ساز و سامان دیا کرتے تھے۔ اور آپ فرماتے:

« اِنَّ زَاهِرًا بَادِیَتُنَا وَ نَحْنُ حَاضِرُوْهُ »

"کہ زاہر ہمارا دیہاتی ہے (پینڈو) اور ہم شہری باشندے ہیں۔"

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے خصوصی لگاؤ تھا' وہ بدصورت تھے۔ ایک دفعہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اپنا سامان فروخت کر رہے تھے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پیچھے سے گود میں لے لیا' وہ آپ کو دیکھ نہ سکتے تھے' زاہر بن حرام بولا! "کون ہے' مجھے چھوڑ دو۔" پھر مڑ کر دیکھتے ہیں تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نظر آتے ہیں' پہچان کے بعد زاہر اپنی کمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ حکمت خزینہ کے ساتھ چمٹا دیتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو مخاطب ہو کر فرماتے ہیں:

« مَنْ يَّشْتَرِ الْعَبْدَ » ''یہ غلام مجھ سے کون خریدے گا۔''

زاہر بن حرام رضی اللہ عنہ' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے ہیں:

« اِذًا وَاللّٰهِ تَجِدُ نِي كَاسِدًا »

''اللہ کی قسم! آپ مجھے ستا پائیں گے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« لٰكِنْ عِنْدَ اللّٰهِ لَسْتَ بِكَاسِدٍ اَوْ قَالَ لٰكِنْ عِنْدَ اللّٰهِ اَنْتَ غَالٍ »

''آپ اللہ کے نزدیک ارزاں نرخ نہیں بلکہ آپ کی بہت قدر و قیمت ہے۔''

مزاح' میم کو زیر کے ساتھ پڑھنا ہے' یہ دوسرے کے ساتھ خوش طبعی کرنے کو کہتے ہیں' مگر اس کی تحقیر و تنقیص مقصود نہ ہو' جس مزاح سے ممانعت ہے وہ ہے جس میں جھوٹ ہو یا زیادتی ہو اور اس پر ہمیشگی کی جائے۔ یہ زیادہ ہنسی کا باعث ہوتا ہے اور سنگدلی پیدا کرتا ہے اور کینہ پروری کا وارث بناتا ہے اور اس مزاح سے انسان کی ہیبت اور وقار کو دھچکا لگتا ہے۔

وہ اشعار جن کو محبوبؐ نے بطور مثال استعمال کیا

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَ مَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَ مَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ﴾ [یٰسین:۳۶/۶۹]

''ہم نے آپ کو اشعار تعلیم نہیں کیے اور نہ ہی آپ کے لائق ہیں۔''

سیدنا شریح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں' میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا' کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شعر کو بطور مثال بیان کیا تھا؟'' فرماتی ہیں: ''آپ سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے اشعار سے مثال لیتے تھے اور بعض اوقات طرفہ کا شعر اس کے معلقہ سے پڑھتے تھے۔

وَ يَاْتِيْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَّمْ تُزَوِّدِ

''اور زمانہ تیرے پاس وہ واقعات لے کر آئے گا جو تو نے توشہ نہیں بنایا۔'' یعنی انوکھے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

واقعات نمودار ہوں گے۔[ترمذی۔ حسن صحیح]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« اِنَّ اَصْدَقَ کَلِمَۃٍ قَالَھَا الشَّاعِرُ کَلِمَۃُ لَبِیْدٍ اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَاخَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ »

''سب سے سچی بات جو شاعر نے کہی ہے وہ لبید کی بات ہے کہ خبردار اللہ کے سوا ہر چیز مٹ جانے والی ہے۔''

اور جب رسول اللہ ﷺ نے امیہ بن ابی صلت کے اشعار سنے تو فرمایا:'' قریب تھا کہ امیہ بن ابی صلت مسلمان ہو جاتا۔'' [متفق علیہ]

سیدنا جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشت مبارک کو اللہ کی راہ میں پتھر لگا وہ خون آلود ہو گئی تو آپ نے فرمایا:(ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کا شعر ہے)

هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دُمِیْتِ

وَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَا لَقِیْتِ

''انگلی کو خطاب کرتے ہوئے کہا تو ایک خون آلود انگشت ناتواں ہے جو بھی تجھے صدمہ پہنچا ہے وہ اللہ کی راہ میں ہے۔'' [متفق علیہ]

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی نے کہا:''غزوۂ احد میں تم رسول اللہ ﷺ کے پاس سے راہ فرار اختیار کر گئے تھے' کہنے لگے مگر اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بھاگے تھے' دراصل جلد باز لوگ میدان سے منہ پھیر گئے تھے بات یہ تھی کہ ہوازن قبیلہ نے ان کا تیروں سے استقبال کیا اور رسول اللہ ﷺ اپنی خچر پہ سوار تھے اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب اس کی لگام تھامے ہوئے تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے تھے:

« اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ » [متفق علیہ]

''میں سچا نبی ہوں جھوٹا نہیں' میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔''

سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ خندق کے دن مٹی منتقل کر رہے تھے یہاں تک کہ آپ کا بطن اطہر گرد و غبار سے اٹا ہوا تھا اور درج ذیل اشعار گنگنا تے تھے:

« وَاللّٰہِ لَوْ لَا اللّٰہُ مَا اھْتَدَیْنَا ' وَلَا تَصَدَّقْنَا وَ لَا صَلَّیْنَا ' فَاَنْزِلَنْ سَکِیْنَۃً عَلَیْنَا ' وَ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَا قَيْنَا ' وَالْمُشْرِكُوْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا ' اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا»

[متفق علیہ]

"اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ نہ ہوتے ہم ہدایت یافتہ نہ ہوتے' نہ ہم صدقہ دیتے نہ ہم نماز پڑھتے' اے اللہ! ہمارے اوپر سکون نازل فرما' اگر ہماری دشمن سے مڈبھیڑ ہو جائے تو ثابت قدم رکھنا' مشرکوں نے ہم پہ بغاوت کر دی ہے تاہم جب وہ ہمیں فتنہ میں مبتلا کرنا چاہیں گے تو ہم انکاری ہیں۔"

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' مہاجر وانصار خندق کھودر ہے تھے اور مٹی منتقل کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے:

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا

"ہم ہی وہ ہیں جنہوں نے محمد ﷺ کی جہاد پر بیعت کی ہے۔ جب تک ہم زندہ ہیں۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کا پر جوش یوں جواب دیتے تھے۔"

اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ
فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ [متفق علیہ]

"اے میرے اللہ! زندگی تو آخرت کی زندگی ہے' انصار و مہاجرین کو معاف کر دے۔"

سیدنا حسان رضی اللہ عنہ اپنے محبوبؐ کی مدح سرائی کرتے ہیں

اَغَرُّ عَلَيْهِ لِلنُّبُوَّةِ خَاتَمٌ
مِنَ اللّٰهِ مَشْهُوْدٌ يَلُوْحُ وَ يَشْهَدُ

"روشن جبیں' اور مہر نبوت کے نگیں' اللہ تعالیٰ نے آپ کی گواہی دی' جو نمایاں ہے اور خود بھی گواہی دیتے ہیں۔"

وَ ضَمَّ الْاِلٰهُ اِسْمَ النَّبِيِّ اِلَى اسْمِهٖ
اِذْ قَالَ فِي الْخَمْسِ الْمُؤَذِّنُ اَشْهَدُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''اللہ نے اپنے نبی ﷺ کا نام اپنے اسم مبارک سے ملا دیا ہے' مؤذن جب پانچوں نمازوں میں شہادت دیتا ہے۔''

وَ شَقَّ لَهٗ مِنِ اسْمِهٖ لِيُجِلَّهٗ
فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَ هٰذَا مُحَمَّدٌ

''اللہ تعالیٰ نے اپنے نام گرامی سے آپ کا نام نامی نکالا ہے تاکہ آپ کی جلالت شان میں اضافہ ہو' عرش والا محمود ہے اور آپ محمد ﷺ ہیں۔''

نَبِيٌّ اَتَانَا بَعْدَ يَأْسٍ وَ فَتْرَةٍ
مِنَ الرُّسْلِ وَالْاَوْثَانُ فِي الْاَرْضِ تُعْبَدُ

''ناامیدی اور طویل وقفے کے بعد رسولوں میں سے ایک نبی ہمارے پاس تشریف لائے ہیں جبکہ حالت یہ ہے کہ اس دھرتی پہ بتوں کی پرستش ہو رہی تھی۔''

فَاَمْسٰى سِرَاجًا مُّسْتَنِيْرًا وَّ هَادِيًا
يَلُوْحُ كَمَا لَاحَ الصَّقِيْلُ الْمُهَنَّدُ

''اس اندھیر نگری میں آپ روشن چراغ اور مینارۂ ہدایت بن گئے ہیں' ہندی دہکتی تلوار کی مانند چمک دمک رہے ہیں۔''

وَاَنْذَرَنَا نَارًا وَ بَشَّرَ جَنَّةً
وَ عَلَّمَنَا الْاِسْلَامَ فَاللّٰهَ نَحْمَدُ

''ہمیں دوزخ شرربار سے آگاہ کیا اور بہشت پر بہار کی بشارت دی اور ہمیں اسلام کی تعلیم دی، اس پر ہم اللہ کے شکرگزار ہیں۔''

وَ اَنْتَ اِلٰهُ الْخَلْقِ رَبِّيْ وَ خَالِقِيْ
لِذٰلِكَ مَا عُمِّرْتُ فِي النَّاسِ اَشْهَدُ

''تو معبود خلائق ہے اے میرے خالق اے میرے رب! لوگوں میں اسی چیز کی عمر بھر گواہی دیتا رہوں گا۔''

تَعَالَيْتَ رَبَّ النَّاسِ عَنْ قَوْلِ مَنْ دَعَا
سِوَاكَ اِلٰهًا اَنْتَ اَعْلٰى وَ اَمْجَدُ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''اے لوگوں کے رب جو دعاء کرتا ہے تو اس کی بات سے بھی بالاتر ہے اے معبود تو سب سے بلند تر اور بزرگ تر ہے۔''

لَکَ الْخَلْقُ وَالنَّعْمَآءُ وَالْاَمْرُ کُلُّهٗ
فَاِیَّاکَ نَسْتَهْدِیْ وَ اِیَّاکَ نَعْبُدُ

''خلق و نعمت و امر تمام تیرے ہی لیے ہے' خاص تجھ ہی سے ہم ہدایت کے طلبگار ہیں اور خاص تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔''

بِطَیْبَةَ رَسْمٌ لِلرَّسُوْلِ وَ مَعْهَدٗ
مُنِیْرٌ وَ قَدْ تَعْفُوْا الرُّسُوْمُ وَ تُهْمَدُ

''مدینہ طیبہ میں رسول اللہ ﷺ کی قبر دا اقامت گاہ ہے جو روشن ہے حالانکہ قبریں اور اقامت گاہیں مٹ جایا کرتی ہیں۔''

عَرَفْتُ بِهَا رَسْمَ الرَّسُوْلِ وَ عُهْدَهٗ
وَ قَبْرًا بِهٖ وَارَهٗ التُّرَابُ وَ مُلْحَدُ

''میں نے رسول اللہ ﷺ کے قبر و عہد کو خوب پہچان لیا ہے، یہ وہ قبر ہے جس کو مٹی نے اور لحد نے چھپا رکھا ہے۔''

اَغَنی الرَّسُوْلَ فَاِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَهٗ
عَلَی الْبَرِیَّةِ بِالتَّقْوٰی وَبِالْجُوْدِ

''رسول اللہ ﷺ ہیں اللہ پاک نے آپ کو تمام مخلوق پر شرف و فضل سے نوازا ہے۔ تقویٰ اور جود و سخا کی وجہ سے۔''

فِیْنَا الرَّسُوْلُ وَ فِیْنَا الْحَقُّ نَتْبَعُهٗ
حَتّٰی الْمَمَاتِ وَ نَصْرٌ غَیْرُ مَحْدُوْدِ

''ہم میں رسول اللہ ﷺ موجود ہیں اور ہمارے اندر حق ہے جس کے ہم تابع فرمان ہیں' موت تک اسی پہ رہیں گے اور نصرت الہیہ کا نزول ہے جو حد شمار سے باہر ہے۔'' (یہ اشعار دیوان حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ماخوذ ہیں۔)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمان محب آدمی کا لباس کیا ہو؟

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَ ثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ﴾ [المدثر: ٧٤/٤]

''اپنا لباس پاکیزہ رکھئے۔''

مطلب ہے پانی سے دھوئیں اور اندرون دل گناہوں اور معصیتوں سے پاک رکھئے۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے تمام لباس سے زیادہ پسندیدہ لباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں قمیص تھی۔'' [ترمذی۔ حسن] قمیص نصف پنڈلیوں تک طویل کپڑے کو کہتے ہیں۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلَىٰ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ » [متفق عليه]

روز قیامت اللہ تعالیٰ اس شخص کو نظر کرم سے نہیں دیکھیں گے جو تکبر کی وجہ سے اپنا لباس زمین پر گھسیٹ کر چلے۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ » [صحيح بخاري]

'' ٹخنوں سے نیچے جو تہبند ہوگا وہ آگ میں ہے۔''

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عمامہ پہنتے تو اپنی پگڑی دونوں شانوں کے درمیان لٹکا دیتے۔ [ترمذی حسن]

سیدنا سالم رحمہ اللہ اپنے والد محترم رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تہبند کو لٹکانا یا قمیص اور پگڑی وغیرہ کو' جس نے بھی کچھ تکبر کی وجہ سے زمین پہ گھسیٹا روز قیامت اللہ تعالیٰ اسے نظر رحمت سے نہیں دیکھیں گے۔''

[ابو داؤد۔ نسائی۔ اس کی سند کو البانی رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے]

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے ہیں: ''مؤمن کا تہبند نصف پنڈلیوں تک ہوتا ہے' تاہم اس کے اور ٹخنوں کے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

درمیان رہے تو کوئی حرج نہیں جو ٹخنوں کے نیچے ہو گا وہ دوزخ میں ہے۔ یہ آپ نے تین مرتبہ کہا اور اللہ تعالیٰ روز قیامت اس شخص کو نہیں دیکھیں گے جس نے فخر و تکبر سے اپنا تہبند زمین پر گھسیٹا۔"

[ابو داؤد، ابن ماجہ۔ البانی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے]

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے گزرا میرے تہبند میں ڈھیلا پن تھا' آپ نے فرمایا: "اے عبداللہ! اپنا تہبند اٹھالو' میں نے اوپر کیا' پھر فرمایا: "اور اٹھالو" میں نے اور اٹھالیا' بعدازاں میں ہمیشہ خیال رکھا کرتا تھا۔

ایک آدمی نے کہا: "اے عبداللہ! کہاں تک کیا تھا۔" کہا: "نصف پنڈلیوں تک۔"

[صحیح مسلم]

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سفید لباس زیب تن کیا کرو' یہ زیادہ پاکیزہ اور عمدہ ہے' اور اپنے فوت شدگان کو اسی میں کفن دیا کرو۔"

[مسند احمد وغیرہ۔ سند حسن ہے]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

« مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا أَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ »

"جس نے دنیا میں شہرت کا لباس پہنا اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت ذلت کا پہناوا پہنائیں گے۔" [مسند احمد۔ البانی رحمہ اللہ نے حسن کہا ہے]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "کھاؤ' پیو اور صدقہ کرو' اسراف اور تکبر سے اجتناب کرتے ہوئے جو چاہو وہ پہنو۔" [مسند احمد۔ صحیح]

خلاصہ:

① علامہ نووی رحمہ اللہ لباس کے متعلقہ ان احادیث پر تبصرہ میں رقمطراز ہیں۔ لباس لٹکانا تہبند' قمیص' عمامہ اور عام لباس میں ہوتا ہے۔ تکبر کی بنا پر ٹخنوں کے نیچے لٹکانا جائز نہیں' اگر تکبر کے علاوہ ہو تو مکروہ ہے اور نصف پنڈلیوں تک مستحب ہے اور ٹخنوں تک بلا کراہت جائز ہے۔ جو ٹخنوں کے نیچے ہو گا اس کی ممانعت ہے۔"

② ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں اپنی رائے ذکر کی ہے۔ وہ یہ ہے کہ "ٹخنوں کے نیچے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لباس رکھنا جائز نہیں۔" فرماتے ہیں:

"قاضی عیاض رحمہ اللہ نے اجماع نقل کیا ہے کہ لباس ٹخنوں کے نیچے رکھنا مردوں کے لیے منع ہے عورتوں کے لیے نہیں۔"

پھر ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "حاصل یہ ہے کہ مردوں کی دو حالتیں ہیں:

(۱) استحبابی حالت' وہ یہ ہے کہ انسان نصف پنڈلی تک اکتفاء کرے۔

(۲) حالت ہے جوازی' وہ ہے ٹخنوں تک لباس کا ہونا۔"

ابن حجر کی گفتگو کا مفہوم یہ ہے' تہبند، عام لباس' شروال' پتلون وغیرہ ٹخنوں کے نیچے رکھنا نا جائز ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے « رَأَى عَلَيْهِ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ » "مجھ پر کسنبہ رنگ کے دو کپڑے دیکھے۔ فرمایا: «إِنَّ هٰذِهِ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا » "یہ کافروں کا لباس ہے اسے مت پہنئے۔" [صحیح مسلم]

استفادۂ حدیث:

① کسی مسلم کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ کفار کا لباس پہنے اور ان کے رنگ ڈھنگ اپنائے' آپ ﷺ کا فرمان ہے:

« مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ » [سنن ابو داود۔صحیح]

"جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ ان میں سے ہوگا۔"

② بلاد اسلامیہ میں اکثر جگہ کفار والا لباس عام ہو چکا ہے۔ مثلاً تنگ پتلون پہننا جسے (کوبی' یا شارلسٹون) کہتے ہیں۔ میں نے ایک عالم دین کو سنا جو ایک نوجوان کا جواب دے رہے تھے۔ جو اس نے تنگ پتلون کے متعلق کیا تھا۔ تو اس نے جواب دیا یہ حرام ہے کیونکہ یہ پردے والے اعضاء کو نمایاں کر دیتی ہے اور اس میں کفار کی مشابہت ہے۔

③ سر ڈھانپنا لوگوں کا شعار بن چکا ہے۔ بعض مسلمان ہیٹ پہنتے ہیں اور یہ ہیٹ مسلمان فوجیوں کے لیے لازمی قرار دیا گیا ہے حالانکہ یہ کافر پہنتے ہیں۔ بعض مالدار اور بعض ملازم پیشہ حج کے موقعہ پر آفتاب کی تمازت سے بچاؤ کے لیے ہیٹ پہنتے ہیں۔ حالانکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وہ سر کو ٹوپی' پگڑی' یا رومال سے ڈھانپیں تو ان کے سروں کے لیے زیادہ صحت افزاء ہے۔ اور کفار کی مشابہت سے بھی محفوظ رہتا ہے۔ یہ مشابہت اس قدر عام ہو چکی ہے کہ لوگوں کا احساس تک مر چکا ہے کہ یہ شرعی مخالفت ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن

ہم کفار کے مقابلہ میں کیسے جنگ آزمائی کر سکتے ہیں جب کہ ہم لباس و عادات میں ان کے دوش بدوش کھڑے ہیں اگر ہم نے ان کی اندھی تقلید ہی کرنی تھی تو پھر نفع بخش امور میں کرتے۔ طیارہ سازی کرتے' ٹینک بناتے' توپ بناتے ایسی چیزیں تیار کرتے جو ہمارے دین و وطن کے دفاع (اور جہاد) میں مدد و معاون ہوتیں۔

مسلمان عورت کا لباس کیسا ہو؟

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَ بَنٰتِکَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ذٰلِکَ اَدْنٰٓی اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ وَ کَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴾

[الاحزاب:۳۳/۵۹]

''اے نبی اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور ایمانداروں کی عورتوں سے کہہ دو وہ اپنی چادروں کے پلو اپنے اوپر لپیٹ لیں، یہ زیادہ لائق ہے کہ وہ پہچانی جائیں، پس اذیت نہ پہنچائی جائیں گی اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔''

آپ ﷺ کا فرمان ہے: ''کہ جو تکبر کی وجہ سے اپنا کپڑا گھسیٹ کر چلے گا اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا عرض کرتی ہیں کہ عورتیں اپنے دامن کا کیا کریں' آپ نے فرمایا:

«یُرْخِیْنَ شِبْرًا قَالَتْ تَنْکَشِفُ اَقْدَامُهُنَّ قَالَ: فَیُرْخِیْنَ ذِرَاعًا لَا یَزِدْنَ عَلَیْهِ»

[سنن ترمذی۔ حدیث حسن صحیح]

''ایک بالشت لٹکالیں' کہا تب تو پردہ کھل جائے گا' ان کے قدم ظاہر ہوں گے۔ فرمایا: ''ایک ہاتھ برابر لٹکالیں اس سے زیادہ کی اجازت نہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آیت اور حدیث سے استفادہ:

① عورت کا لباس چوڑا' لمبا ہونا ضروری ہے جس سے قدم چھپ جائیں یہ مردوں کے برعکس ہے ان کو رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے کہ لباس چھوٹا رکھیں نصف پنڈلی تک ہو اور ٹخنوں سے زائد نہ ہو' ہمارے زمانے میں معاملہ الٹ ہو چکا ہے مرد اپنا لباس اتنے طویل رکھتے ہیں کہ ٹخنوں کے نیچے تک پہنچ جاتا ہے اور دوزخ کے دخول کے لیے پیش ہو رہے ہیں اور عورتیں گھٹنوں تک چھوٹا لباس زیب تن کرتی ہیں۔ اپنے اس عمل کی وجہ سے جنت کے حصول سے محرومی کا شکار ہو رہی ہیں۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی اطلاع دی ہے۔

« وَ نِسَآءٌ كَاسِيَاتٌ ، عَارِيَاتٌ ، مُمِيْلَاتٌ ، مَائِلَاتٌ رُؤُوْسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَ لَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَإِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَّسِيْرَةِ كَذَا وَ كَذَا » [صحيح مسلم]

''عورتیں برہنہ اندام ہوں گی مگر لباس پہنے ہوں گے' مائل کرنے والی ہوں گی' مائل ہونے والی ہوں گی، ان کے سر بختی اونٹوں کی لرزانے والی کوہانوں کی مانند ہوں گے' جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو پا سکیں گی' حالانکہ اس کی خوشبو بہت دور کی مسافت سے محسوس کی جا سکتی ہے۔''

مطلب یہ ہے کہ وہ عورت جسکی پنڈلی یا جسم کا کوئی حصہ نمایاں ہو اور رفتار میں مٹک پن ہو اور سر کے بال اونٹ کی کوہان کی مانند اٹھے ہوئے ہوں' وہ اپنی سزا بھگتے بغیر جنت میں داخل نہ ہو سکے گی۔

عورت کا قدم جب جائز نہیں کہ برہنہ ہو تو اس کا رخ قیامت خیز تو بالاولی نہ کھلنا چاہیے کیونکہ اسی سے اس کی پہچان اور اسی سے فتنہ کا لاوا پھٹتا ہے۔ کفار کی تقلید میں اور اجنبیوں سے متاثر ہو کر بے پردگی اپنانا اور ان کی مشابہت اختیار کرنا بہت غلط کام ہے۔ حدیث میں آتا ہے:

« مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ » [صحيح ابو داؤد]

''جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے وہ ان میں سے ہی ہے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کاش! ہم ان کی نقالی نفع بخش ایجادات میں کرتے مثلاً آبدوزیں وغیرہ تیار کرتے جو ہمارے لیے فائدہ مند ہوتیں لیکن ہماری حالت شاعر کی زبانی یہ ہے:

قَلَّدُوْا الْغَرْبِیَّ لٰكِنْ بِالْفُجُوْرِ
وَعَنِ اللُّبِّ اِسْتَعَاضُوْا بِالْقُشُوْرِ

''ہم نے مغرب والوں کی نقالی کی تو ہے مگر بدکاریوں میں' مغز کے عوض ہم نے چھلکا پسند کیا ہے۔''

اس بارے میں جوابدہ' باپ' بھائی اور خاوند ہے اور ہر وہ شخص بھی ذمہ دار ہے جو عورتوں پر نگران ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے: ''تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور تم سب اپنی ذمہ داری کے متعلق (قیامت کے دن) سوال کئے جاؤ گے۔'' [متفق علیہ]

سونا اور انگوٹھی کا پہناوا

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

« اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اِتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ وَ نُقِشَ فِیْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ » [صحیح بخاری و صحیح مسلم]

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی جو چاندی کی تھی، اس میں محمد، رسول، اللہ نقش کیا گیا تھا۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی مندری پہننے سے منع فرمایا ہے۔'' [متفق علیہ]

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی مندری دیکھی اور اسے اتار کر پھینک دیا اور فرمایا:

« یَعْمَدُ اَحَدُكُمْ اِلٰی جَمْرَةٍ مِّنْ نَّارٍ فَیَطْرَحُهَا فِیْ یَدِهٖ »

''کیا بات ہے تم میں سے ایک شخص اپنے ہاتھ میں شعلۂ آتش ڈال کر پھر رہا ہے۔''

اس آدمی سے کہا گیا' جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جا چکے تھے' اپنی مندری لے لو (یعنی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

زمین سے اٹھا لو) اور استعمال میں لے آؤ۔" اس نے کہا: "نہیں! اللہ کی قسم جس چیز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھینک دیا ہے میں اسے ہرگز نہ پکڑوں گا۔" [صحیح مسلم]

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے منع کیا ہے کہ میں اپنی انگوٹھی ان انگلیوں میں پہنوں پھر انہوں نے اپنی درمیانی اور اس کے ساتھ والی انگلی کی جانب اشارہ کیا۔" [متفق علیہ]

نسائی کی روایت میں ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے سبابہ اور وسطی (انگھوٹھے کے ساتھ والی اور درمیانی) میں انگوٹھی پہننے سے منع کر دیا تھا۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے وہ نہ تو ریشم زیب تن کرے اور نہ ہی سونا سنگھار کرے۔" [حاکم نے صحیح کہا اور ذہبیؒ نے اس کی موافقت کی]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے اور ریشم کے متعلق فرمایا: "یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں اور عورتوں پر حلال ہیں۔" [ابوداؤد، نسائی، البانی نے شواہد کی وجہ سے صحیح کہا ہے]

نکتہ......:

ریشم وہ مراد ہے جو اصلی ہو اور ریشم کے کیڑے نے پیدا کیا ہو، وہ مصنوعی ریشم نہ ہو جو تیار کیا جاتا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک صحابی رضی اللہ عنہ پر سونے کی انگوٹھی دیکھی اور اس سے اعراض فرمایا۔ اس نے لوہے کی انگوٹھی بنوالی تو آپ نے فرمایا۔ یہ بدترین ہے۔

« هٰذَا حِلْيَةُ أَهْلِ النَّارِ فَأَلْقَاهُ فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَّرِقٍ [فِضَّةٍ] فَسَكَتَ عَنْهُ »

[احمد، البانی نے اسے شواہد کی بنا پر صحیح کہا ہے۔ (کتاب الزفاف)]

"یہ اہل دوزخ کا زیور ہے اس کو پھینک دیا پھر اس نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اس پر آپ نے خاموشی اختیار فرمائی۔"

آپ ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

«مَنْ لَبِسَ الذَّهَبَ مِنْ أُمَّتِيْ فَمَاتَ وَ هُوَ يَلْبَسُهُ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ذَهَبَ الْجَنَّةِ»

''جس نے میری امت میں سے سونا پہنا اور اسی حالت میں مر گیا کہ وہ سونا پہنے ہوئے تھا تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کا سونا حرام کر دیں گے۔'' [احمد سند صحیح ہے]

احادیث سے استفادہ:

① سونا مردوں پر حرام ہے' عورتوں کے لیے حلال ہے۔ جو مسلمان ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے اوامر و احکام کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیتا ہے۔

② شادی بیاہ کے موقعہ پر جب آدمی سونے کی انگوٹھی پہنے جسے منگنی کی انگوٹھی کہتے ہیں یہ پہننا حرام ہے اور کبیرہ گناہ ہے کیونکہ یہ اللہ کے دین کے احکام کی خلاف ورزی ہے اور پھر اس میں کفار و نصاریٰ کی تقلید ہے۔ یہی ہیں جنہوں نے منگنی کی انگوٹھی ایجاد کی ہے جو جس قوم کی مشابہت اختیار کرے گا' وہ انہی میں سے ہوگا۔ دوسری بات یہ ہے کہ سونے کی انگوٹھی پہننا عورتوں کی مشابہت اختیار کرنا ہے۔ اور حدیث میں آتا ہے:

«لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ» [صحیح بخاری]

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت کی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔''

③ مردوں کے لیے چاندی کی انگوٹھی پہننا جائز ہے مگر وہ منگنی کی انگوٹھی نہ ہو، تاکہ کفار کی مشابہت سے اجتناب ہو۔

خوبصورت اور پاکیزہ لباس پہننا

ارشادِ ربانی ہے:

﴿ وَ ثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ﴾ [المدثر ٧٤/٤]

''اپنا لباس پاکیزہ رکھیے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں، اس کا خلاصہ درج ذیل ہے: "لباس دھولو' گناہوں اور معصیتوں وغیرہ کی آلودگی سے پاک صاف کرلو۔"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ يَا بَنِيْٓ آدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ ﴾ [الاعراف:۷/۳۱]

"اے آدم کے بیٹو! ہر جائے نماز کے پاس زینت اختیار کرو۔"

ابن کثیر رحمہ اللہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں: "لوگ برہنہ جسم بیت اللہ کا طواف کرتے تھے' اللہ پاک نے ان کو زینت اپنانے کا حکم دیا ہے' زینت سے مراد لباس ہے جو جائے پردہ کو ڈھانپ لیتا ہے۔ علاوہ ازیں زینت کا یہ بھی حصہ ہے' لباس و سامان عمدہ ہو' اور حکم دیئے گئے ہیں کہ ہر مسجد کے پاس زینت اختیار کریں۔"

پھر ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "یہ آیت مبارکہ اور اس کی ہم معنی آیات و سنن سے ثابت ہوا کہ نماز کے وقت زیبائش مستحب ہے۔ خصوصاً جمعہ اور ایام عید میں آرائش اختیار کی جائے اور خوشبو بھی استعمال کریں، یہ بھی زینت کا حصہ ہے' مسواک کرنا بھی زینت کی تکمیل کا حصہ ہے' افضل لباس یہ ہے کہ سفید رنگ کا ہو۔"

آپ ﷺ نے فرمایا: "سفید لباس زیب بدن کیا کرو' یہ بہت ہی پاکیزہ اور خوشگوار ہے اور مردوں کو اس میں کفن دیا کرو۔" [احمد وغیرہ اس کی سند محدثین کے نزدیک صحیح ہے]

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں: "کہ رسول اللہ ﷺ میانہ قد تھے ، میں نے آپ کو ایک سرخ جوڑے میں دیکھا، آپ سے حسین تر میں نے اور کسی کو نہیں دیکھا۔"

آپ ﷺ نے فرمایا:

« لَا يَدْخُلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ »

"وہ شخص جنت میں داخل نہ ہوگا جس کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہوگا۔"

ایک آدمی نے کہا کہ ایک انسان پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس حسین ہو' اس کا جوتا حسین ہو، کیا یہ بھی تکبر کے زمرہ میں آتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

« إِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ ' اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَ غَمْطُ النَّاسِ » [صحيح مسلم]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''نہیں اللہ تعالیٰ صاحب جمال ہیں اور جمال کو پسند کرتے ہیں' تکبر حق کو ٹھکرانے اور لوگوں کو بہ نظر حقارت سے دیکھنے کا نام ہے۔''

سیدنا ابوالاحوص اپنے والد محترم رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں:

''میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا' میرے اوپر گھٹیا لباس تھا۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: « أَلَكَ مَالٌ » ''کیا آپ کے پاس مال ہے۔'' آدمی نے کہا: '' « نَعَمْ » '' ''جی۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: « مِنْ أَيِّ الْمَالِ » ''کونسا مال ہے۔''

آدمی: اونٹ' گائے' بکری' گھوڑے' غلام گردش وغیرہ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« فَإِذَا آتَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَلْيُرَ أَثَرُ نِعْمَتِهِ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَكَرَامَتِهِ »

[احمد' اس کی سند صحیح ہے۔ جس طرح جامع الاصول کے حاشیہ پر آتا ہے]

''جب آپ کو اللہ تعالیٰ نے مال دے رکھا ہے تو آپ پر اللہ تعالیٰ کی نعمت و کرامت کے آثار نظر آنے چاہئیں۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

« مَنْ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ نِعْمَةً فَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يُرَى أَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ »

''جس پر اللہ تعالیٰ فیضان نعمت کرتا ہے پھر وہ پسند کرتا ہے کہ اپنے بندے پر اپنی نعمت کے اثرات دیکھے۔'' [احمد' البانی نے مشکوٰۃ میں صحیح کہا ہے]

نماز اور عوام سے ملاقات کے وقت زیبائش اختیار کرنا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

« مَا عَلَى أَحَدِكُمْ إِنْ وَجَدَ أَوْ مَا عَلَى أَحَدِكُمْ إِنْ وَجَدْتُمْ أَنْ يَتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ سِوَى ثَوْبَيْ مِهْنَتِهِ » [ابوداؤد' جامع الاصول کے محقق نے کہا ہے اس کی سند صحیح ہے]

''تم میں سے کسی پر کوئی مشکل نہیں اگر تم جمعۃ المبارک کے لیے عام کام کاج (کے لیے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

استعمال ہونے والے لباس) کے علاوہ لباس اپنالو (یعنی خصوصی لباس پہنو)۔"

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ بنی انمار میں تھے، کہ میں ایک درخت کے نیچے آرام کر رہا تھا کہ اچانک رسول اللہ ﷺ جلوہ افروز ہوتے ہیں۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ: (درخواست کرتے ہیں) اے اللہ کے رسول ﷺ! اس سائے کے نیچے تشریف رکھیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں۔ السلام علیکم کہہ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ بعد میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ چھوٹی چھوٹی ککڑی لے آتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: « مِنْ اَیْنَ لَکُمْ هٰذَا » یہ تم کہاں سے لائے ہو؟" سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "ہم مدینہ سے ہی لے کر آئے تھے۔"

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا ایک چرواہا نمودار ہوتا ہے وہ دو بوسیدہ و آفت رسیدہ چادریں اوڑھے ہوئے تھا۔ رسول اللہ ﷺ نظر عنایت فرماتے اور سوال کرتے ہیں:

« اَمَا لَهُ ثَوْبَانِ غَیْرُ هٰذَا »

"کیا اس کے علاوہ اس کے پاس کوئی لباس موجود نہیں؟"

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ' کیوں نہیں آقا! اس کا لباس میں نے اسے پہننے کیلیے دیا ہے جو اسکے لباس کے صندوق میں پڑا ہے۔" رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: "اسے بلائیں اور لباس پہنائیں۔"

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا راعی (چرواہا) آتا ہے۔ حسین لباس پہنتا ہے اور چل پڑتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

« مَالَهُ ضَرَبَ اللّٰهُ عُنُقَهُ اَلَیْسَ هٰذَا خَیْرٌ »

"اللہ تعالیٰ اس کی گردن مارے کیا یہ بہتر نہیں۔"

چرواہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو سن لیتا ہے اور اللہ کے راستے میں نیک فال تصور کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: « فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ » "اللہ کے راستے میں ہی مارا جائے گا۔"

یہ آدمی بعد میں اللہ کے راستے (جہاد) میں آغوش شہادت سے ہمکنار ہوتا ہے۔

[موطا امام مالک، حاکم، جامع الاصول کے محقق نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

صفائی ایمان کا حصہ ہے

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ ہمارے غریب خانہ پر برائے ملاقات تشریف لائے تو ایک آدمی کے بالوں کو بکھرے ہوئے دیکھا، فرمایا:

« اَمَا كَانَ يَجِدُ هٰذَا مَا يُسَكِّنُ بِهٖ شَعْرَهٗ »

''کیا اسے ہمت نہیں کہ اپنے گیسو سنوار سکے۔''

« وَرَاٰی رَجُلًا اٰخَرَ عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَ سِخَةٌ »

''ایک دوسرے آدمی کو دیکھا جو میلے کپڑوں کو اوڑھے ہوئے تھا، تو فرمایا:

« اَمَا كَانَ هٰذَا يَجِدُ مَآءً يَغْسِلُ بِهٖ ثَوْبَهٗ » [احمد، حاکم نے اسے صحیح قرار دیا اور ذہبی نے اس کی موافقت کی]

''کیا اس میں اتنی ہمت نہیں کہ پانی حاصل کر لے اور اپنا لباس دھو لے۔''

آپ ﷺ نے فرمایا: « مَنْ كَانَ لَهٗ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ » [ابوداؤد۔ حافظ نے فتح میں حسن کہا ہے]

''جس نے بال رکھے ہوں۔ سے ان کی عزت کرنی چاہیے۔'' (یعنی ان کو بنا سنوار کر صاف ستھرا رکھنا چاہیے اور تیل لگا کر مانگ نکالنا چاہیے)

آپ ﷺ نے فرمایا: دس چیزیں فطرتی ہیں: (۱) لبیں کٹانا (۲) داڑھی بڑھانا (۳) مسواک کرنا (۴) ناک میں پانی داخل کرنا (۵) ناخن تراشنا (۶) انگلیوں کے جوڑ دھونا (۷) بغلوں کے بال اکھاڑنا (۸) زیر ناف بال منڈوانا (۹) استنجاء کرنا (۱۰) کلی کرنا۔'' [صحیح مسلم]

ایک متفق علیہ روایت میں پانچ چیزوں کا ذکر بھی آتا ہے ان میں ختنے کرنا بھی شامل ہے۔

آپ ﷺ کا فرمان ہے:

« لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ ۔ اَوْ عَلَی النَّاسِ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ »

[متفق علیہ]

''اگر میں اپنی امت پر گرانی (مشکل) نہ سمجھتا تو ان کو ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دے دیتا۔''

آپ ﷺ کا فرمان ہے:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

« اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ » [نسائی۔ نووی وغیرہ نے صحیح کہا ہے]

''مسواک کرنے سے منہ صاف ہوتا ہے اور رب تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔''

محبوبؐ کے بتائے ہوئے اسلامی آداب

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَ اِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْرُدُّوْهَا ﴾ [النساء: ٤/٨٦]

''اور جب تم تحفہ دیئے جاؤ' کوئی تحفہ تو جواب میں تحفہ دینے والے کو اس سے بہتر تحفہ پیش کرو یا اسے لوٹا دو۔''

نبی ﷺ کا فرمان ہے: ''تمام لوگوں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک تر وہ ہے جو السلام علیکم کی ابتداء کرتا ہے۔'' [ابو داؤد، احمد۔ سند صحیح ہے]

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: ''کون سی اسلام کی شق بہتر ہے؟'' آپ نے فرمایا:

« تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَءُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَ مَنْ لَّمْ تَعْرِفْ » [متفق علیہ]

''تو کھانا کھلائے اور سلام کہے جس کو پہچانتا ہے اور جس کو نہیں پہچانتا اس کو بھی۔''

آپ ﷺ نے فرمایا: '' اس ذات کی قسم' میری جان جس کے دست قدرت میں ہے' تم جنت میں داخل نہ ہو سکو گے جب تک تم ایمان لاؤ' اور تم ایماندار نہ ہو گے تاوقتیکہ تم آپس میں محبت کے پھول نہ کھلاؤ گے۔ کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جب تم اس پر عمل پیرا ہو گے تو تمہارے درمیان محبت و الفت پیدا ہو گی وہ ہے آپس میں السلام علیکم پھیلانا۔'' [صحیح مسلم]

آپ ﷺ کا فرمان ہے: ''سوار' پیادہ کو ہدیہ سلام دے اور پیادہ بیٹھے ہوئے کو سلام کہے اور تھوڑے لوگ زیادہ کو سلام کہیں۔'' [متفق علیہ]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بچوں کے قریب سے گزرے تو ان پر السلام علیکم کہا۔'' [متفق علیہ]

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اہل کتاب جب تمہیں السلام علیکم کہیں تو تم وعلیکم کہو (آگے کچھ نہ کہو)۔'' [متفق علیہ]

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ» آپ نے اس کا جواب دیا' پھر وہ بیٹھ گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: « عَشْرٌ » اس نے دس نیکیاں سمیٹ لی ہیں۔'' پھر ایک اور آیا اور کہا: « اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ » آپ نے اس کا جواب دیا اور فرمایا: «عِشْرُوْنَ » ''اس نے بیس نیکیاں سمیٹ لیں۔ پھر ایک اور آ گیا اور کہا: «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ» آپ نے اس کا جواب بھی دیا وہ بیٹھ گیا' آپ نے فرمایا: ''اس نے تیس نیکیاں سمیٹ لیں۔''

[ترمذی' ابوداؤد اور البانی نے حسن قرار دیا ہے]

آپؐ کا فرمان ہے: ''جب تم کسی گھر میں داخل ہو جاؤ تو اس کے اہل خانہ پر سلام کہو اور جب تم باہر آؤ تم السلام علیکم کے ساتھ ان کو الوداع کہو۔'' [بیہقی' البانی نے مشکوۃ میں حسن کہا ہے۔]

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے بیٹے! جب تو اپنے اہل خانہ کے پاس جائے تو السلام علیکم کہو تجھ پر بھی اور تیرے اہل خانہ بھی برکات کا نزول ہو گا۔''

[ترمذی نے مشکوۃ میں اس کی مختلف سندوں کی وجہ سے حسن قرار دیا ہے]

آپ ﷺ نے فرمایا:

« مَنْ بَدَءَ بِالْكَلَامِ قَبْلَ السَّلَامِ فَلَا تُجِيْبُوْهُ » [حلیہ' البانی نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے]

''جو سلام سے پہلے بات کرے تم اس کا جواب ہی نہ دو۔''

آپ ﷺ کا فرمان ہے: ''جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملاقات کرے تو السلام علیکم کہے اگر درمیان میں درخت' دیوار یا پتھر حائل ہو جائے پھر بھائی سے ملے تو السلام علیکم کہے۔'' [ابوداؤد' البانی نے سند کو صحیح کہا ہے]

آپؐ نے فرمایا: ''بیٹھنے والے پر سے ایک جماعت گزرے تو ایک مرد ہی سلام کہہ سکتا ہے اور بیٹھنے والوں میں سے ایک جواب لوٹا دے تو کافی ہے۔'' [ابوداؤد' البانی نے سند کو حسن کہا ہے]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا: ''مجھے رسول اللہ ﷺ نے کسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ضروری کام کے لیے بھیجا، پھر میں نے آپ ﷺ کو اس حال میں پایا کہ آپ رواں دواں ہی نماز پڑھ رہے ہیں۔ میں نے آپ کو سلام کیا۔ آپ نے اشارہ کر دیا' جب آپ نے نماز سے فراغت پالی تو مجھے بلایا۔ اور فرمایا:

« اِنَّكَ سَلَّمْتَ اٰنِفًا وَّاَنَا اُصَلِّيْ » [صحيح مسلم]

''آپ نے ابھی مجھے سلام کہا ہے جبکہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ اس وقت اپنی سواری کا رخ جانب مشرق کیے ہوئے تھے۔''

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، میں نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا' حالت نماز میں جب لوگ آپ پر سلام کہتے تھے تو آپ بتائیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب لوٹاتے ہوئے آپ نے کس طرح دیکھا ہے؟ فرمایا: ''ہتھیلی پھیلاتے ہوئے فرمایا۔ اس طرح جواب دیتے تھے۔'' [ابوداؤد ترمذی۔ حدیث صحیح۔]

یہ حدیث اس پر دلیل ہے کہ کوئی شخص جب نمازی پر سلام کہے تو اشارہ سے جواب لوٹانا ہے ،زبان سے کچھ نہ بولے۔ نیز جب نمازی کو السلام علیکم کہنا جائز ہے تو قرآن پاک پڑھنے اور ذکر الٰہی کرنے والے اور مدرس کو بالاولی کہنا جائز ہوا۔

مصافحہ اپناؤ' بوسہ نہیں

ابوالخطاب ابوقتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں' میں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے عرض کی:

« اَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِيْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ نَعَمْ »

[صحيح بخاری]

''کیا رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں مصافحہ کرتے تھے؟'' فرمایا:'' ہاں۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:'' دو مسلمان آپس میں ملاقات کے وقت جب باہم مصافحہ کرتے ہیں تو ان کی جدائی سے پہلے ہی ان کو معاف کر دیا جاتا ہے۔'' [ابوداؤد وغیرہ' شواہد کی بنا پر یہ حدیث حسن ہے]

آپ ﷺ نے فرمایا:'' کل تمہارے پاس ایسی اقوام آئیں گی جن کے دل تم سے بھی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

زیادہ اسلام کے لیے رقت سے لبریز ہیں مراد اہل یمن تھے' تو اشعر قبیلہ والے آئے' جن میں سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بھی تھے' جب وہ مدینہ کے قریب آئے تو جوش محبت نے انگڑائی لی اور انہوں نے اشعار گنگنانے شروع کر دیے:

غَدًا نَلْقَى الْأَحِبَّةَ مُحَمَّدًا وَ صَحْبَهُ

''کل ہماری ملاقات ﷺ اور آپ کے صحابہ کرامؓ جیسے پیاروں سے ہونے والی ہے۔''

جب وہ آ گئے تو انہوں نے مصافحہ کیا۔ یہ پہلے لوگ تھے جنہوں نے مصافحہ جیسی پُر محبت رسم کا آغاز کیا۔'' [احمد' منذری نے کہا اس کی سند صحیح ہے' مسلم کی شرط پر ہے]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''جب مؤمن مؤمن سے ملاقات کرتا ہے، اسے سلام کہتا ہے اسکا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرتا ہے اس کی خطائیں اس طرح جھڑتی ہیں جس طرح درخت کے پتے گرتے ہیں۔'' [منذری نے ترغیب میں بیان کی اور کہا اس میں کوئی مجروح راوی نہیں]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا: ''یا رسولؐ اللہ ہم سے اگر کوئی اپنے بھائی یا دوست سے ملاقات کرتا ہے تو کیا اس کے سامنے جھک سکتا ہے؟'' فرمایا: ''نہیں۔'' کہا: ''اسے چمٹ کر بوسہ دے سکتا ہے۔'' فرمایا: ''نہیں''۔ اس نے کہا۔ اس کے ہاتھ کو پکڑ کر مصافحہ کر سکتا ہے۔ فرمایا: ''((نَعَمْ)) ہاں۔'' [ترمذی' حدیث حسن ہے' ریاض الصالحین کے محقق نے اس کی موافقت کی ہے]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب سفر سے لوٹتے تو باہم بغلگیر ہوتے تھے' رہا مسئلہ دست بوسی کا تو اس بارے میں بہت سی احادیث و آثار ہیں جو مجموعی طور پر اس کا ثبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہم پہنچاتے ہیں' ہماری رائے ہے کہ عالم دین کی دست بوسی جائز ہے' جب اس میں تکبر کی آمیزش نہ ہو اور نہ ہی تبرک کے طور پر اور نہ ہی بوسہ زنی کو عادت بنا لیا ہو کہ مصافحہ کا عمل سنت ہی معطل ہو جائے اور پیشانی پر بوسہ نہ ہو۔

محبوبؐ کا فرمان کہ میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا

آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((اِنِّیْ لَا اُصَافِحُ النِّسَآءَ اِنَّمَا قَوْلِیْ لِمِائَةِ امْرَاَةٍ كَقَوْلِیْ لِامْرَاَةٍ وَّاحِدَةٍ)) [ترمذی' حسن صحیح ہے]

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کیا کرتا' میرا سو عورت سے کہہ دینا ایک عورت کی مانند ہے۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

« لَا وَاللّٰهِ مَا مَسَّتْ يَدُهُ امْرَأَةً قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ مَا بَايَعَهُنَّ إِلَّا بِقَوْلِهِ قَدْ بَايَعْتُكِ عَلٰى ذَالِكَ» [صحيح بخاری]

''اللہ کی قسم! آپ کے دست پاکباز نے کبھی کسی اجنبی عورت کے ہاتھ کو بیعت میں بھی چھوا تک نہیں۔ آپ فقط اس طرح عورت سے بیعت لیتے تھے کہ زبان سے کہہ دیتے میں نے آپ کی بیعت قبول کی۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

« لَاَنْ يُّطْعَنَ فِيْ رَأْسِ اَحَدِكُمْ بِمِخْيَطٍ مِنْ حَدِيْدٍ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمَسَّ امْرَأَةً لَا تَحِلُّ لَهٗ» [طبرانی 'البانیؒ نے سلسلہ میں اس کی سند کو صحیح کہا ہے]

''تم میں سے کسی ایک کے سر میں لوہے کی سوئی کے ساتھ چرکے لگائے جائیں یہ بہتر ہے کہ اس عورت کو چھوئے جو اس کے لیے حلال نہیں۔''

چھینک اور جمائی کے آداب محبوبیؐ

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

« إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَ يَكْرَهُ التَّثَاءُ بَ فَإِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ وَ حَمِدَ اللّٰهَ اَنْ حَقًّا عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهٗ اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَاَمَّا التَّثَاءُ بُ فَاِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَاِذَا تَثَاءَ بَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهٗ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا تَثَاءَ بَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ » [صحيح بخاری]

''چھینک کو اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں اور جمائی کو ناپسند کرتے ہیں جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو ''الحمد اللہ'' کہے' اور ہر سننے والے مسلمان پر اللہ تعالیٰ نے حق مقرر کر دیا ہے کہ وہ اس کے جواب میں ''یرحمک اللہ'' کہے۔ جب جمائی لے تو یہ شیطان کی جانب سے ہے جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اسے مقدور بھر روکے کیونکہ جب تم میں سے کوئی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جمائی لیتا ہے تو شیطان اس سے ہنستا ہے۔"

صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے' جب جمائی کے وقت تم میں سے کوئی ھاء کرتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:"جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو کہے «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ» اس کا بھائی یا دوست کہے «یَرْحَمُکَ اللّٰهُ» کہ اللہ تجھ پہ رحمت کرے۔ اور جب بھائی «یَرْحَمُکَ اللّٰهُ» کہے اس چھینکنے والے کو کہنا چاہئے «یَهْدِیْکُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ» کہ اللہ تعالیٰ تجھے ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔" [صحیح بخاری]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"جب تم میں سے کسی ایک کو چھینک آئے تو وہ "الحمد لله" کہے تو اس کا جواب دو اور اگر وہ الحمد للہ نہ کہے تو پھر جواب نہ دو۔" [صحیح مسلم]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:"جب تم میں سے کسی ایک کو جمائی آئے تو اپنا ہاتھ منہ پہ رکھ لے' شیطان اس میں داخل ہو جاتا ہے۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم:

«إِذَا عَطَسَ غَطّٰی وَجْهَهُ بِيَدِهِ أَوْ ثَوْبِهِ وَ غَضَّ بِهَا صَوْتَهُ» [ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے]

"جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھینک آتی تو اپنا روئے انور اپنے دست مبارک سے یا کپڑے کے دامن سے ڈھانپ لیتے اور آواز پست رکھتے۔" [ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے]

آپ ﷺ کا فرمان ہے:"چھینک والے کا جواب تین مرتبہ دو اگر زیادہ چھینکتا ہے تو مرضی ہے جواب دو یا نہ دو۔" [ابو داؤد۔ ترمذی۔ شیخ البانی نے اس کو حسن قرار دیا ہے]

سیدنا نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں بیٹھا تھا۔ اس کو چھینک آئی اور کہا۔ «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا:"میں بھی کہتا ہوں:« اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ » مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس طرح نہیں سکھایا ہمیں تو آپ نے یہ تعلیم دی ہے:« اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ» [ترمذی۔ البانی نے حسن قرار دیا ہے]

(نوٹ) یہ حدیث بتا رہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کا پابند رہنا ہی بہتر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بالوں کو رنگنے میں سیاہ رنگ سے اجتناب

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَ مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ﴾ [الحشر:۵۹/۷]

''رسول اللہ ﷺ جو تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے روکیں اس سے باز آ جاؤ۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''لبیں کٹاؤ' داڑھیاں بڑھاؤ' مجوسیوں کی مخالفت نہ اپناؤ۔'' [صحیح مسلم]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہود و نصاریٰ بالوں کو رنگین نہیں کرتے تم ان کی مخالفت کرو۔'' [صحیح مسلم]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو فتح مکہ کے روز لایا گیا ان کی داڑھی اور سر ثغامہ بوٹی کی مانند سفید تھا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« غَيِّرُوْا هٰذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ » [صحیح مسلم]

''اس کو تبدیل کرو لیکن سیاہ رنگ سے پرہیز کرنا۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

« يَكُوْنُ قَوْمٌ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ يَخْضِبُوْنَ بِهٰذَا السَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَجِدُوْنَ رِيْحَ الْجَنَّةِ ' أَيْ مَعَ السَّابِقِيْنَ » [ابو داؤد' ترمذی' البانیؒ نے حدیث کو مشکوٰۃ میں صحیح کہا ہے۔]

''آخر دور میں کچھ لوگ ہوں گے جو اس سیاہی سے بال رنگین کریں گے جس طرح کبوتروں کی پوٹیں ہوتی ہیں' یہ لوگ جنت کی خوشبو نہ پائیں گے' یعنی پہلے داخل ہونے والوں میں شمار نہ ہوں گے۔''

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سبتی (ایک چمڑے سے بنے ہوئے جوتے) پہنا کرتے تھے« وَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ» اور اپنی داڑھی مبارک ورس (زرد بوٹی) اور زعفران سے زرد کیا کرتے تھے۔'' اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔'' [نسائی' اور مشکوٰۃ میں البانیؒ نے صحیح کہا ہے]

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس سے ایک آدمی کا گزر ہوا جس نے مہندی رنگ کیا ہوا تھا' آپ نے فرمایا:« مَا اَحْسَنَ هٰذَا » ''یہ کس قدر اچھا رنگ ہے'' ایک اور گزرا' اس نے مہندی اور وسمہ ملا کر رنگ کیا ہوا تھا' آپ نے فرمایا: «هٰذَا اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا »'' یہ اس سے بھی زیادہ دلکش ہے۔'' پھر ایک اور گزرا جس نے زرد رنگ لگا رکھا تھا۔آپ نے فرمایا: «هٰذَا اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا كُلِّهِ » ''یہ ان تمام سے زیادہ حسن افزا ہے۔''

[ابوداؤد' البانیؒ نے مشکوۃ میں کہا ہے اس کی سند جید ہے]

آپ ﷺ نے فرمایا:

« غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَ لَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُوْدِ » [نسائی ، جامع اصول کے محقق نے کہا شواہد کی بنا پر اس کی سند صحیح ہے]

''بڑھاپے کی سفیدی (اس طرح) تبدیل کرو کہ یہود کی مشابہت نہ ہو۔''

سیدنا عثمان بن عبداللہ بن موہب کہتے ہیں میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا' انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک ہمارے لیے باہر نکالے جو رنگین تھے ۔ ایک روایت میں ہے کہ ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے رسول اللہ ﷺ کے موئے مبارک دکھائے جو سرخ رنگ کے تھے۔'' [صحیح بخاری]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے چند بزرگوں کے پاس آئے ان کی داڑھیاں سفید تھیں' فرمایا:''اے گروہ انصار! ان بالوں کو سرخ یا زرد کر لو اور اہل کتاب کی مخالفت کرو۔''

[احمد۔ حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں حسن کہا ہے]

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ:''بالوں کو رنگنا واجب ہے' اور چاہے ایک مرتبہ ہی ہو۔'' اور فرماتے ہیں:''خضاب نہ لگانا مجھے پسند نہیں' کیونکہ اس طرح یہودیوں کی مشابہت ہو جاتی ہے۔''

سیاہ کرنے میں احمد بن حنبل سے شافعی علماء کی مانند دو قول ہیں' مشہور یہی ہے کہ اس کو مکروہ کہتے ہیں' ایک قول یہ بھی ہے حرام کہتے ہیں۔ تاہم اس شخص کے بارے میں ممانعت سخت ہے جو فریب سازی کرے۔[فتح الباری:۱۰/۳۵۵]

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

محبوبؐ کی ہر ہر ادا کی نقل کرنا ہم پر فرض ہے

ہمارے اوپر رسول اللہ ﷺ کے حقوق و فرائض ہیں، انہیں کوئی بھی مسلمان جب ادا کرے گا تو اس کے لیے دنیا اور آخرت میں نفع کا باعث بنیں گے اور آپ کی سفارش اس کے دامن سعادت میں آئے گی' آپ کے حوض کوثر پہ آنے کا اسے اعزاز نصیب ہوگا اور آب کوثر سے شاد کام ہوگا۔

یہ ہے کہ اپنی جان' اہل وعیال' اولاد اور مال کے مقابلے میں آپ کی محبت روح پرور سے اس کا دل لبریز ہو۔

اللہ تعالیٰ کی توحید کی طرف دعوت اسی اللہ سے استعانت اور صدق وامانت اختیار کرنا' اور حسن خلق اپنانا' علاوہ ازیں جو بھی قرآن واحادیث میں وارد ہوا ہے اس کے سامنے سرتسلیم خم کرنا۔ شرک کی پرخار وادی سے بچاؤ اختیار کریں جس سے رسول اللہ ﷺ نے خبردار کیا ہے۔ شرک یہ ہے کہ غیر اللہ کی پرستش کرنا' انبیائے کرام' اولیائے عظام سے مانگنا اور ان سے اعانت و مدد طلب کرنا۔ جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« مَنْ مَّاتَ وَهُوَ يَدْعُوا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ » [صحیح بخاری]

''جو شخص اس حالت میں موت کی وادی میں اترا کہ وہ اللہ کے سوا دوسروں کو شریک و مثل پکارتا تھا وہ دوزخ میں جائے گا۔''

قرآن پاک اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ پاک کی جو صفات بیان کی ہیں ہم ان پر پختہ یقین رکھیں مثلاً: اس کا عرش پہ بلند ہونا' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو ثابت کرتے ہوئے:

﴿ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى ﴾ [الاعلیٰ:۸۷/۱]

''تسبیح بیان کیجئے اپنے بلند رب کے نام کے ساتھ۔''

اور آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق کہ

« اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا فَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ » [متفق علیہ]

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''اللہ تعالیٰ نے کتاب لکھی جو اس کے پاس عرش پر ہے۔''

اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ (موسیٰ اور ہارون علیہما السلام) ہے اپنے علم اور سمع و بصر کی قوتوں کے ساتھ۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿ لَا تَخَافَا اِنَّنِیْ مَعَکُمَا اَسْمَعُ وَاَرٰی ﴾ [طٰہٰ: ۲۰/۴۶]

''ڈریئے مت بے شک میں تمہارے ساتھ ہوں میں سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔''

مسلمانوں پر واجب ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت اور بعثت جیسی نعمت ارزانی پر اللہ رب ذوالجلال کا شکر یہ ادا کریں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مطہرہ کا دامن مضبوطی سے تھام لیں۔ اس کا ایک حصہ یہ بھی ہے کہ سوموار کا روزہ رکھیں اس کے متعلق آپ سے جب سوال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« ذَاكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيْهِ وَ فِيْهِ بُعِثْتُ وَ عَلَيَّ أُنْزِلَ [اى القرآنُ] »[صحيح مسلم]

''یہ وہ روز ہے جس میں میری ولادت ہوئی اس میں مجھے کلاہ نبوت سے نوازا گیا اور اسی میں مجھ پر سراپائے خیر و برکت قرآن کے نزول کا آغاز ہوا۔''

یہ جو آپ کی ولادت کے موقع پر عید منائی جاتی ہے یہ بعد والوں کی ایجاد بندہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین کرام رحمہم اللہ کے بہترین زمانہ میں اس کا نام و نشان نہ تھا، اگر اس عید کے منانے میں کوئی خیر ہوتی تو وہ اس میں گوئے سبقت لے جاتے، اور رسول اللہ ﷺ اس بارے میں ہماری راہنمائی فرماتے، جیسا کہ سابقہ حدیث میں سوموار کے دن جو آپ کی ولادت کا روز ہے، روزہ رکھنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ اور پھر سب کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ اسی سوموار کے روز ہی، راہی ملک بقا ہوئے تھے۔ اس دن فرحت و خوشگواری آپ کی موت پر حزن و دلفگاری سے زیادہ حق نہیں رکھتی۔

یہ بات ہے وہ مال و زر جو ان محافل بدعیہ میں اڑائے جاتے ہیں اگر ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائل سیرت و اخلاق، ادب و تواضع، معجزات اور آپ کی احادیث کی اشاعت اور آپ کی توحید کی دعوت، جس کے ساتھ آپ نے اپنی رسالت کا آغاز کیا تھا جیسے نفع بخش امور میں، مسلمان صرف کریں تو اللہ پاک کی نصرت و حمایت اسی طرح ان کے قدم چومے جس طرح اس

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاوری فرمائی تھی۔

رسول اللہ ﷺ کے محبِّ صادق کو چاہیے کہ اسے ہر وقت یہ فکر دامنگیر ہو کہ آپ کے اوامر کی اتباع کرنی ہے' اور آپ کی سنت پر عمل کرنا ہے اور آپ پر نازل شدہ قرآن پاک کے حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر درود شریف کثرت سے پڑھنا ہے۔

محبوبؐ دل گیر کے اخلاق کے ساتھ آراستہ ہونا

جب آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبِّ صادق ہیں تو آپ کے اخلاق میں رنگا ہوا ہونا چاہیے۔

- بدگوئی ترک کر دو' بدگوئی یہ ہے جو قول یا فعل قبیح یا برا ہو اسے فحش کہتے ہیں۔
- آواز پست رکھیں' اور جب وقت گفتگو ہو تو لہجہ نرم ہو' خصوصاً مجالس عامہ میں۔ جیسا کہ بازار' مساجد اور علاوہ ازیں محافل میں' ہاں خطیب یا واعظ ہو تو یہ مستثنیٰ ہے۔
- اگر کسی سے برائی کا سلوک سرزد ہوا ہے تو آپ اس کا دفاع اچھائی سے کریں، وہ اس طرح کہ برائی کا ارتکاب کرنے والے سے درگزر کریں، اس سے مؤاخذہ نہ کریں اور اس کو اس طرح صرف نظر کر دیں کہ سزا نہ دیں اور نہ ترک کلام کریں۔
- اپنے خادم' ساتھی' اولاد' یا شاگرد یا بیوی سے خدمت میں کوتاہی سرزد ہوئی ہو تو سخت گیری اور ڈانٹ ڈپٹ نہ کرنی چاہئے۔
- اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کریں اور دوسرے کا حق نہ ماریں اور اسے اس قدر مجبور نہ کر دیں کہ وہ آپ سے یہ کہنے لگ جائے کہ آپ نے یہ کیوں کیا ہے یا آپ نے ایسا کیوں نہیں کیا۔ یعنی اسے آپ کو معرضِ ملامت میں لانا پڑے یا سرزنش کے کٹہرے میں کھڑا کرنا پڑے۔
- تھوڑا ہنسنا چاہیے' زیادہ سے زیادہ ہنسی آپ کی تبسم نما ہونی چاہیے۔
- کسی ضعیف' مسکین' عورت کی ضرورت برآوری سے تکبر اور نفرت کی وجہ سے ان کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ساتھ چلنے میں عار محسوس کرتے ہوئے تاخیر نہ کریں۔

- اپنے اہل خانہ کی گھریلو کام کاج میں مساعدت وتعاون کرنا چاہیے' چاہے بکری کا دودھ دھونے کا کام اور کھانا تیار کرنے کا کام ہی کیوں نہ ہو۔
- آپ کے پاس جو دل نشیں لباس ہے وہ پہننا چاہیے۔خصوصاً نماز' عید اور محافل میں جاتے وقت۔
- فرش نشین ہو کر کھانا کھانے میں تکبر نہ کریں اور جو کھانا موجود ہو وہی کھالیں اور کھانا چاہے تھوڑا ہو اسی پر اکتفا کریں۔
- دستی محنت کریں اور محنت کشوں کے ساتھ شرکت عمل کریں۔اگر چہ زمین کھودنا' مٹی منتقل کرنے کا کام ہی ہو' اور اس سے مسرت حاصل ہونی چاہیے تاکہ تکبر کا اظہار نہ ہو۔
- مدح سرائی میں حد سے گزرنا اور مبالغہ آمیزی کو پسند نہ کرنا چاہیے' جو ثابت ہو اسی پر اکتفا کرنا چاہیے کہ جو فضل وحق اور خیر کی صفات موجود ہوں بس وہی بیان کریں۔
- بے ہودہ گوئی اور جور و جفانہ بولے اور نہ فحش بات کرے اگر چہ مزاح سے ہی کیوں نہ ہو۔
- نہ تو بری بات کہو اور نہ برا کام کرو۔
- اپنے بھائیوں میں سے کسی سے بھی مکروہ انداز سے پیش نہ آئیں۔
- گفتگو میں سلامتی اور شیرینی کلام کو لازم پکڑیں۔
- مذاق کثرت سے نہ کریں۔بات صرف سچی کہیں۔
- انسانوں اور حیوانوں پر ترس کھاؤ' اللہ تعالیٰ تم پر ابر رحمت برسائے گا۔
- کنجوسی کے قریب نہ جائیں یہ اللہ تعالیٰ اور لوگوں کے نزدیک بہت مکروہ چیز ہے۔
- جلدی سو جاؤ' تاکہ عبادت' جدوجہد اور عمل پیہم کے لیے بیدار ہو جاؤ۔
- مسجد میں نماز باجماعت سے پیچھے مت رہیے۔
- غصہ اور اس کے نتائج سے بچو اور جب غصہ غالب ہو تو شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔
- خاموشی اختیار کریں' زیادہ گفتگو نہ کریں کیونکہ یہ محفوظ ہو رہی (ریکارڈ بن رہی ہے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

- فہم وتدبر سے قرآن پاک کی قراءت کریں اور اس کو اپنے غیر سے بھی سنیں اور اس پر عمل کریں۔
- خوشبو واپس نہ کیجئے اور اسے ہمیشہ استعمال کیجئے، خصوصاً نماز کے وقت۔
- مسواک استعمال میں رکھو، یہ بہت ہی مفید ہے خصوصاً نماز کے وقت۔
- شجاع اور بہادر بن کر رہو، اور حق کہو چاہے اپنے خلاف ہو۔
- ہر انسان کی نصیحت آمیز بات قبول کرو، اسے رد کرنے سے اجتناب کریں۔
- اپنی بیویوں، بچوں اور ملازموں کے درمیان عدل وانصاف برقرار رکھیں۔
- لوگوں کی ایذا رسانیوں پہ صبر کرو اور چشم پوشی سے کام لو، تا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر چشم پوشی کریں۔
- جو اپنے لیے پسند ہے وہی لوگوں کے لیے پسند کرو۔
- آتے جاتے، ملاقات کے وقت اور بازاروں میں السلام علیکم کثرت سے کہو۔
- سلام کے لیے ان الفاظ کی ہی پابندی کرنی چاہیے جو سنت میں وارد ہیں۔ وہ ہیں ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔'' صباح الخیر، مساح الخیر، اھلا ومرحبا ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے، ہاں یہ الفاظ السلام علیکم کے بعد کہہ سکتے ہیں۔
- اپنا وجود اور لباس صاف ستھرا رکھیں۔
- زردی یا سرخی کے ذریعہ اپنے سفید بالوں کو تبدیل کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی فرمانبرداری کرتے ہوئے سیاہی سے بچیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو زینت گلو بنالیں تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان میں داخل ہو جائیں کہ تمہارے بعد (اے صحابہ رضی اللہ عنہم) صبر آزمائی کا دور آنے والا ہے جو اس میں تمہارے والے طریقہ کو اپنائے گا اسے تم جیسے پچاس آدمیوں کا اجر ملے گا۔ کہنے لگے: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے فرمایا: نہیں! تم میں سے پچاس آدمیوں کا سا اجر ملے گا۔''

اے اللہ......! ہمیں اپنی کتاب پر عمل نصیب فرما اور اپنے نبی کی سنت پر، اور ہمیں آپ کی محبت اتباع اور شفاعت عطا فرما۔ صلی اللہ علیہ وسلم

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

آپؐ کے اخلاقِ عظیمہ کے اہم نکات

- اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول محمد ﷺ کو رحمتِ عالم بنا کر بھیجا ہے۔ آپ نے عرب سمیت کائنات کے تمام لوگوں کو اس چیز کی طرف دعوت دی جس میں ان کی دنیا و آخرت کی اصلاح وسعادت مضمر ہے۔
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی میں وہ مکارم اخلاق، اور فضائل ومحاسن جمع ہوئے ہیں جو آپ کے علاوہ کسی فرد بشر میں نہیں۔ آپ کی دعوتِ توحید کی صفائی اور شریعت کی آسانی، اور اخلاق کی روانی نے لوگوں کے قلوب واذھان کو فتح کر لیا۔ یہی سلسلہ بعد میں آپ کے تربیت یافتہ صحابہ کرام میں جاری رہا۔ جنہوں نے دعوت واخلاق پر عمل پیرا ہو کر جہاد کے ذریعہ علاقوں کو مسخر کیا۔ اور لوگوں کو بندوں کی غلامی سے نکال کر بندوں کے رب کی عبادت کی چوکھٹ پہ لا بٹھایا۔ حکام کے ظلم وجور سے بچا کر اسلام کے عدل وانصاف کے سائے میں لا کھڑا کیا۔ یہاں تک کہ دین ہم تک کامل صورت میں پہنچا اور ہر زمان و مکان کے لیے اس میں حکم جاری کرنے کی صلاحیت پیدا ہوئی۔ اگر مسلمان آج بھی اس کے احکام کو اپنا لیں تو وہی عزت ونصرت دوبارہ ان کی قدم بوسی کرے۔ یہ سب ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ کے چشمہ صافی سے پھوٹنے والے سوتوں سے سیرابی کی وجہ سے ہوا، خود کو آپ کا محبِ صادق ثابت کرنے کے لیے آپ کے اخلاق کے کڑے کو مضبوطی سے تھام لو۔
- معلوم ہونا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سچی محبت جو ہے آپ کی اتباع کو لازم کر دیتی ہے اور آپ کے اخلاق کو اپنانا ضروری کر دیتی ہے اور قرآن اور سنت صحیحہ میں جو وارد ہے اس پر عمل کرنا اور اس کے مطابق حکم کرنا، اور ان کی جانب فیصلہ لے کر جانا اور ان دونوں کے حکم پر کسی کے قول اور حکم کو مقدم نہ کرنا، اور ضروری ہو جاتا ہے کہ اس دعوت کا اہتمام کیا جائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کا اہتمام کیا تھا۔ اسی کا ایک حصہ یہ ہے کہ اللہ وحدہ لاشریک کی طرف دعوت دی جائے اور اللہ تعالیٰ کے اسماء و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صفات کو تسلیم کرنا اور مخلوق کے مشابہ قرار نہ دینا۔ اور اللہ تعالیٰ کو عرش پہ ماننا اور ساتھ یہ بھی ایمان لانا کہ وہ اپنے بندوں کی باتیں سنتا ہے' ان کو دیکھتا ہے اور ان کا علم رکھتا ہے۔

قارئین کرام! یہ ہمارے رسول اللہ ﷺ کی دعوت کے بنیادی اصول ہیں' ان کو تھام لو ،تا کہ مومن وموحد بن سکو، جو توحید سے محبت رکھتا ہے حقیقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہی سچا محب ہے۔

محبوبؐ کی جدائی کے لمحات

ارشادِ ربانی ہے:

﴿ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ أَفَإِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُوْنَ ﴾ [الانبیاء:۲۱/۳۴]

''ہم نے آپ سے پہلے کسی انسان کو ہمیشگی عطا نہیں کی، اگر آپ آغوش موت میں چلے جائیں گے تو کیا یہ ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہیں گے؟۔''

آپ ﷺ کا فرمان ہے: ''اللہ عزوجل، اپنے بندوں میں سے کسی جماعت پر رحمت کا ارادہ کرتے ہیں تو اس امت کے نبی کی روح اس کے قفسِ عنصری سے قبض کر لیتے ہیں اور اس کو میر کارواں کے طور پر پیشرو قرار دیتے ہیں اور جب کسی قوم کی ہلاکت وسزا کا ارادہ ہوتا ہے تو اس کے نبی کی حیاتِ مبارکہ میں ہی اس گروہ کو برباد کرتا ہے اور نبی بچشم خود ان کو دیکھتا ہے۔ اس کی تکذیب اور اس کے حکم کی معصیت کی وجہ سے اس کو نیست و نابود کر کے اپنے پیغمبر کی آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہے۔ [صحیح مسلم]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو دنیا اور اس چیز کے درمیان جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اختیار دیا ہے تو اس بندۂ الٰہی نے اللہ تعالیٰ کے نزدیک والے مقام کو ترجیح دی ہے۔ یہ سن کر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آبدیدہ ہو گئے۔''

[صحیح بخاری]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا آخری دیدار جو میں نے کیا، وہ سوموار کا دن تھا، آپ نے دروازے سے پردہ ہٹایا تو میں نے آپ کے رخِ زیبا پہ نگاہ ڈالی جو کہ ورقۂ مصحف کی مانند تھا۔ اور لوگ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے مصروف عبادت تھے،

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

پھر وہ بے قرار ہوا چاہتے تھے کہ آپ نے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پہ رہو اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کی امامت کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ آپ نے پردہ ڈال لیا اور اسی روز اس دار فانی سے دارِ جاودانی کی طرف رحلت فرما گئے۔ [بخاری و مسلم میں تقریباً اسی طرح ہے] (اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: ''اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کو جب قبض کیا تو آپ کا سرِ اقدس میری گود میں تھا۔'' [صحیح بخاری]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربِ موت کی کربناکی میں مبتلا ہوئے اور اس کی شدت نے انتہا کر دی تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا:

« وَ اَكَرْبَاهُ »

''ہائے میرے اباجان کی الم کی بڑھتی جا رہی ہے۔''

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« لَا كَرْبَ عَلٰى اَبِيْكِ بَعْدَ الْيَوْمِ اِنَّهُ قَدْ حَضَرَ مِنْ اَبِيْكِ مَا لَيْسَ بِتَارِكٍ مِّنْهُ اَحَدًا① اَلْمُوَافَاةُ ② يَوْمَ الْقِيٰمَةِ » ③

''بیٹی! آج کے بعد تیرے اباجان کو کبھی درد نا کی نہ ہوگی، کیونکہ تیرے اباجان کے پاس وہ آن پہنچا ہے جو کسی کو چھوڑتا نہیں۔ بیٹی اب روزِ قیامت ملاقات ہوگی۔''

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تیرہ (۱۳) برس ٹھہرے، آپ پر وحی نازل ہوتی رہی۔ اور مدینہ منورہ میں دس برس تک قیام کیا جب آپ کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر مبارک تریسٹھ برس تھی۔ [صحیح بخاری]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دنیا سے) کوچ کیا اس وقت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سُخ یعنی مدینہ طیبہ کے بالائی علاقہ میں تشریف فرما تھے۔

① یعنی تیرے اباپر موت کا وقت آن پہنچا ہے یہ ہر ایک کے ساتھ ہوتا ہے مصیبت جب عام ہو جاتی ہے تو آسان ہو جاتی ہے۔
② یعنی اب روزِ جزاء میں ملاقات ہوگی۔
③ صحیح بخاری۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر کہنا شروع کر دیا۔« وَاللّٰهِ مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ» ''اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت نہیں ہوئے۔'' اسی دوران سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آن پہنچے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخ زیبا سے نقاب اٹھایا اور بوسہ زن ہو کر فرمایا: ''میرے ماں، باپ آپ پر فدا ہوں، آپ حیات وممات میں بے داغ ہیں۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔« لَا يُذِيْقَنَّكَ اللّٰهُ الْمَوْتَتَيْنِ اَبَدًا » ① ''اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی بھی دو موتوں سے آشنا نہ کرے گا۔'' پھر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ باہر آئے، اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر کہا: ''اے عمر رضی اللہ عنہ! جلد بازی میں حلف (قسم) مت اٹھاؤ۔'' جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے گفتگو کا آغاز فرمایا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اللہ پاک کی حمد وثنا کی اور فرمایا:

« اَلَا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ وَ قَالَ ﴿ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ﴾ [الروم] وَ قَالَ تَعَالٰى ﴿ وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ وَ مَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَ سَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴾ [آل عمران] قَالَ فَنَشَجَ النَّاسُ يَبْكُوْنَ النَّاسُ »

''خبردار! جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پرستار تھا، وہ جان لے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم موت کی آغوش میں جا چکے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کا پجاری ہے وہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ زندہ رہنے والا ہے، اسے کبھی موت نہ آئے گی (اور کہا) بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی موت آ جائے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیا جائے، کیا تم اپنی ایڑیوں کے بل پلٹ جاؤ گے، (یعنی دین اسلام سے پھر جاؤ گے، اسلام کو چھوڑ دو گے تو غور سے سن لو) جو اپنی ایڑیوں کے بل پلٹ جائے گا وہ اللہ پاک کا ہرگز کچھ بھی نقصان نہ کرے گا۔ عنقریب اللہ تعالیٰ شکر کرنے والوں کو بدلہ دیں گے۔'' یہ سن کر لوگ اشکبار ہو گئے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت صحت میں فرمایا کرتے تھے کہ ہر نبی جنت میں اپنا مسکن دیکھ لیتا ہے تب اس کی روح قفس عنصری سے آزاد ہوتی ہے۔ پھر

① اس اشارہ سے آپ ان کی تردید کرنا چاہتے تھے جو کہتے کہ آپ عنقریب زندہ ہوں گے اور پھر وفات پائیں گے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اسے دنیا اور آخرت کے درمیان انتخاب کا اختیار دیا جاتا ہے۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ۔
جب آپ پر وقت نزع شروع ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر اطہر میری گود میں تھا۔آپ پر غشی
چھائی ہوئی تھی، پھر افاقہ ہوا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نظریں چھت کی جانب پیوست کر دیں۔
پھر فرمایا:''اے میرے اللہ! میں تیری بلند رفاقت کو پسند کرتا ہوں۔'' اس وقت میں نے عرض
کی:''آپ ہمارے ہاں رہنا پسند نہ فرمائیں گے!'' یہ راز اس وقت ہم پہ آشکارا ہوا کہ حالت
صحت میں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے ایسی گفتگو کرتے تھے،اس سے آپ کیا بتانا چاہتے
تھے۔[متفق علیہ]

مشہور و معروف قول یہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۱ھ بروز سوموار،فریضۂ رسالت کی
ادائیگی کے بعد وفات پا گئے تھے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات گرامی پر دین کی تکمیل فرمائی۔
[صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا]

مترجم الراقم الأثم

محمد عباس انجم گوندلوی

❀......❀......❀......❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

محبوب کی قابلِ اتباع پیاری اداؤں کی ایک جھلک

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴾ [الاحزاب:۳۳/۲۱]

''تمہارے لیے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات میں بہترین نمونہ ہے۔''

اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میری سنت کو لازم پکڑو اور میرے بعد خلفاء راشدین کی سنت کو، اسے داڑھوں کے ساتھ مضبوطی سے تھام لو۔''

چھینک کے متعلق محبوب ؐ کا اُسوہ

- جب آپ ﷺ کو چھینک آتی تو اپنا ہاتھ یا کپڑا اپنے منہ پر رکھتے، اس سے اس کی آواز آہستہ کر دیتے۔''
- جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چھینکتے تو « اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ » کہتے۔ جواب میں « يَرْحَمُكَ اللّٰهُ » کہا جاتا تو آپ فرماتے: « يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَ يُصْلِحُ بَالَكُمْ »

جمائی کے متعلق محبوب ؐ کی ہدایت

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے۔''
- اور فرمایا: ''رہی جمائی تو یہ شیطان کی طرف سے ہے، جب تم میں سے کوئی جمائی لے تو وہ اسے جہاں تک ہو سکے روکے، تم میں سے کوئی جب جمائی لیتا ہے تو شیطان اس پر ہنستا ہے۔ ❶

❶ ایک حدیث میں ہے جب انسان ہا ہا کہتا ہے منہ کھولتا ہے تو شیطان اس پر ہنستا ہے۔ [از مترجم]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سونے کے متعلق محبوبؐ کی ادائیں

- کبھی آپ ﷺ بستر پر سوتے، کبھی چٹائی بوریے پر، کبھی زمین پر اور کبھی چار پائی پر۔
- آپ رات کے پہلے حصہ میں سو جاتے اور آخری حصے میں (عبادت کے لیے) جاگتے۔ مسلمانوں کے مفادات کے لیے کبھی آپ ﷺ اول رات کو بھی جاگ لیتے تھے۔
- جب آپ ﷺ جنبی ہوتے اور سونے کا ارادہ کرتے تو وضو کرتے پھر سو جاتے۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دائیں کروٹ پر سوتے اور اپنا دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھتے اور کہتے: « اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ » ''اے اللہ! جس روز تو اپنے بندوں کو (قبروں سے) اٹھائے گا مجھے اپنے عذاب سے بچانا۔''
- اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز صبح سے پہلے سوتے تو اپنا سر دائیں ہتھیلی پر رکھتے اور ہتھیلی سے کہنی تک کا حصہ اٹھا کر رکھتے۔
- جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے مسواک آپ کے سر کے پاس ہوتی تھی، جب بیدار ہوتے تو پہلے مسواک کرتے۔
- جب رات کو پہلو بدلتے تو فرماتے:

﴿ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴾ [ص: ٣٨/٦٦]

''یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا زبردست ہے آسمانوں زمینوں اور ان کے درمیان کا رب ہے، وہ غالب بخشنے والا ہے۔''

اجازت طلب کرنے کے متعلق محبوبؐ کی ہدایات

- آپ ﷺ سے صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ''اجازت تین مرتبہ طلب کی جائے اگر آپ کو اجازت ملے (تو درست) ورنہ (دروازہ سے) لوٹ جاؤ۔''
- اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت ہے کہ اجازت طلب کرنے سے پہلے سلام کرنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔یعنی انسان کہے کہ «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ»

- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں سے یہ بھی ہے کہ اجازت طلب کرنے والے سے جب کہا جائے"آپ کون؟" تو وہ کہے:"فلاں بن فلاں ہوں" یا اپنی کنیت یا لقب بتا دے، یوں نہ کہے"میں"ہوں۔

سلام کے متعلق محبوبؐ کی ادائیں

- آپ ﷺ نے فرمایا:"بہتر اور افضل اسلام کھانا کھلانا ہے اور تم سلام کہو جس کو تم پہچانتے ہو اور اس کو بھی جس کو تم نہ پہچانتے ہو۔(بروایت بخاری)
- اور فرمایا:"جب تم میں سے کوئی اپنے ساتھی کو ملے تو وہ اس کو سلام کہے اگر ان دونوں کے درمیان کوئی درخت یا دیوار حائل ہو جائے (اس کو کراس کرنے کے بعد) پھر وہ اسے ملے تو بھی اسے سلام کہے۔"
- جو کوئی آپؐ سے ملتا آپ اس سے سلام میں پہل کرتے تھے، جب آپؐ کو کوئی سلام کہتا آپ اس کے سلام کی طرح اس کو جواب دیتے تھے یا اس سے بہتر اور فوراً ہی بغیر کسی تاخیر کے الا یہ کہ کوئی عذر ہو مثلاً نماز یا قضاء حاجت۔
- سلام کی ابتداء میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت یہ ہے کہ آپ « اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ» کہتے اور «وَبَرَكَاتُهُ» بھی بڑھا دیتے۔
- آپ ﷺ سلام کہنے والے کو جواب میں « وَعَلَيْكَ السَّلَامُ » کہتے ،اس میں واؤ بھی ہے۔نیز السَّلَامُ سے عَلَيْكَ پہلے آئے گا۔
- آپ ﷺ کی سیرت مبارکہ ہے کہ کسی قوم کے پاس آ کر سلام کہنا۔اور ان کے ہاں سے جاتے ہوئے بھی سلام کہنا۔
- صحیح بخاری وغیرہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ چھوٹا بڑے کو' گزرنے والا بیٹھے کو' سوار پیادے(پیدل) کو اور کم زیادہ کو سلام کہیں۔"
- جامع الترمذی میں آپ ﷺ سے مروی ہے کہ پیادہ کھڑے کو کو سلام کہے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

- آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کے پاس سے گزرتے تو ان کو سلام کہتے تھے۔
- آپؐ بوڑھوں اور اپنی ذی محرم عورتوں کے پاس سے گزرتے تو ان کو سلام کہتے تھے۔
- آپ ﷺ سلام کرنے والے کو اس کا جواب سناتے بھی تھے۔ آپؐ اپنے ہاتھ سر اور انگلی (کے اشارے) سے جواب نہ دیتے تھے، الا یہ کہ نماز ہو، اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو سلام کہے آپؐ اس کو اشارے سے جواب دیتے تھے۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں سے ہے کہ مسجد میں داخل ہونے والا دو رکعت تحیۃ المسجد ختم کرنے کے بعد لوگوں کو سلام کہے۔
- جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل خانہ کے پاس رات کو جاتے تو اس طرح سلام کہتے کہ سوئے ہوئے کو نہ جگاتے جبکہ جاگتے کو سنا دیتے۔
- جو آپ ﷺ سے دور ہوتے آپ انہیں سلام کہنا چاہتے تو ان کو سلام کسی کے ذریعہ سے پہنچا دیتے۔ نیز جو آپ کو سلام بھیجتا آپ قبول کر لیتے۔
- آپ کو جب کوئی کسی کا سلام پہنچاتا تو آپ اس کو اور پہنچانے والے کو بھی جواباً سلام کہتے۔

خطبہ جمعہ کے متعلق محبوبِ کائناتؐ کا طرزِ عمل

- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کی تین سیڑھیاں تھیں۔
- جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھتے تو سلام کہتے پھر جب تک مؤذن (اذان سے) فارغ ہو بیٹھے رہتے، پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے، پھر بیٹھ جاتے اور (کسی سے) بات نہ کرتے پھر کھڑے ہو جاتے اور خطبہ دیتے۔
- جب آپؐ منبر پر کھڑے ہوتے تو آپ کے اصحاب اپنے چہرے آپ کی طرف کر لیتے۔
- جب خطبہ شروع کر لیتے تو کوئی اپنی آواز بالکل بلند نہ کر سکتا تھا نہ مؤذن اور نہ کوئی اور۔
- آپ ﷺ جب بھی خطبہ دیتے تو اس کو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سے ہی شروع کرتے۔
- جب بھی مخاطبین کے لیے ضرورت اور مصلحت ہوتی آپ خطبہ ارشاد فرماتے۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر خطبہ قرآن کریم سے دیتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- آپ صلی اللہ علیہ وسلم بروز جمعہ وعظ کو لمبانہ کرتے تھے۔
- آپ ﷺ اپنے خطبہ کو استغفار پر ختم کرتے۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے، اس حال میں کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو دو رکعت پڑھ لے اور ان میں اختصار کرلے۔ (یعنی ہلکی سی دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھ جائے اور خطبہ سنے)
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد کی دو رکعتیں اپنے گھر میں ہی پڑھا کرتے تھے۔
- جب امام خطبہ دے رہا ہو اس وقت آپ نے گفتگو ❶ سے منع فرمایا ہے۔

نماز کے متعلق محبوبؐ دو جہاں کی ادائیں

جب آپ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوتے اپنے ہاتھوں کو نمایاں طور پر بلند کرتے اور "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہتے۔ اس سے پہلے آپ کچھ نہ کہتے۔ آپ نیت کا کوئی لفظ منہ سے نہ بولتے۔ اور نہ یہ فرماتے کہ: "میں فلاں نماز کی چار رکعت منہ طرف قبلہ کر کے امام یا مقتدی بن کر ادا کر رہا ہوں۔" اور نہ یہ فرماتے "یہ ادا ہے قضاء نہ ہے" اور نہ ہی "وقت کا فرض ادا کر رہا ہوں۔" بلاشبہ یہ سب کچھ بدعت ہے۔

جب آپ ﷺ نماز شروع کرتے تو کہتے « سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ ❶ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ »

- جب لوگوں کو نماز پڑھاتے تو آپ لوگوں میں سب سے ہلکی نماز والے ہوتے (یعنی زیادہ لمبی نماز نہ پڑھاتے) اور جب خود (اکیلے) پڑھتے تو لوگوں میں سب سے لمبی نماز والے ہوتے۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر سینے پر باندھتے۔
- آپ ﷺ جب رکوع کرتے تو اپنی پشت' کمر کو برابر کر لیتے حتیٰ کہ اگر آپ پر پانی بہایا جائے تو وہ ضرور ٹھہرا رہے۔

---

❶ اس کا مطلب ہے۔ تیری عظمت / بزرگی

❷ اس کا مطلب ہے پیشاب کو روکنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

- جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کرتے تو اپنی انگلیوں کو کشادہ رکھتے ۔ اور جب سجدہ کرتے تو اپنی انگلیوں کو ملا لیتے ۔
- جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو اپنے بازوؤں کو سینے سے ہٹا لیتے تھے حتیٰ کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی جاتی ۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری کی نسبت پہلی رکعت کو لمبا کرتے تھے ۔
- کبھی آپ ﷺ ننگے پاؤں نماز پڑھتے اور کبھی جوتا پہن کر ۔
- جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے سترہ کی طرف پڑھتے ۔
- جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھتے تو طلوع آفتاب تک اپنے مصلّٰی پر بیٹھے رہتے ۔
- بحالت حقن [1] آپ نے نماز سے انسان کو منع فرمایا ہے ۔
- اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت نماز نمازی کو اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھانے سے بھی منع فرمایا ہے ۔

نفل نماز میں محبوبؐ کا اُسوہ

- آپ ﷺ ظہر سے قبل چار رکعت پڑھتے ' جب سورج ڈھل جاتا ۔ اور فرماتے ' جب سورج ڈھلتا ہے آسمانوں کے دروازے کھولے جاتے ہیں ' ظہر کے بعد دو رکعتیں ' مغرب کے بعد دو رکعتیں ' عشاء کے بعد دو رکعتیں اور فجر سے قبل دو رکعتیں
- جب آپ ﷺ کی ظہر سے قبل کی چار رکعت رہ جاتیں تو انہیں ظہر کے بعد پڑھ لیتے ۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نوافل اپنے گھر میں پڑھا کرتے تھے اور فرماتے تھے :" اے لوگو! اپنے گھروں میں (نفل) نماز پڑھا کرو ' مرد کی افضل نماز اس کے گھر میں ہے ' سوائے فرض کے " [بروایت بخاری]
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے قبل دو رکعتیں پڑھتے تھے ۔ اس کے بعد دو رکعتیں مغرب

---

[1] اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے ہاتھوں یا کپڑے کے ساتھ اپنے پاؤں کو اپنے پیٹ کے ساتھ چمٹائے ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بعد' دو رکعتیں اپنے گھر میں اور عشاء کے بعد دو رکعتیں۔ آپ جمعہ کے بعد نماز نہ پڑھتے حتیٰ کہ گھر لوٹ آتے تو اپنے گھر میں دو رکعت پڑھتے تھے۔

- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی معاملے میں پریشانی لاحق ہوتی تو آپ نماز پڑھتے۔

صلاۃ اللیل میں محبوبؐ کا طرزِ عمل

- آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے قیام کو چھوڑتے نہ جب آپ بیمار یا سست' ہوتے تو بیٹھ کر نماز پڑھ لیتے۔
- جب آپؐ رات کو سو جاتے یا مریض ہوتے تو دن کو بارہ (۱۲) رکعت پڑھتے تھے۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے شروع' درمیان اور آخر میں بھی وتر پڑھ لیتے تھے۔
- جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ہلکی سی رکعتوں سے اپنی نماز شروع کرتے تھے۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دو دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔
- جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو قرأت کرتے تو کبھی اپنی آواز بلند کرتے اور کبھی آہستہ فرما لیتے تھے۔

روزہ میں محبوبؐ کی دلبرانہ ادائیں

- اکثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم (نفل) روزہ سوموار یا جمعرات کو رکھتے تھے۔ آپ سے عرض کیا گیا؟ تو فرمایا: ''ہر سوموار اور جمعرات کو اعمال پیش کیے جاتے ہیں تو ہر مسلمان کو بخش دیا جاتا ہے۔ سوائے ان دو کے جنہوں نے قطع تعلق کیا ہو۔ ارشاد ہوتا ہے۔ ان دونوں کو پیچھے ہٹا دو''
- اسی طرح اکثر آپؐ کا روزہ (یعنی نفل) ہفتہ اور اتوار کو بھی ہوتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ: ''یہ دو دن مشرکوں کی عید ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ان کی مخالفت کروں۔''
- آپ ﷺ سفر میں ہوں یا حضر میں ایام بیض (سفید دنوں) کے روزے نہ چھوڑتے تھے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

یعنی ہر قمری ماہ کی تیرہ' چودہ اور پندرہ تاریخ کو۔

❀ رمضان کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس ماہ کے روزے رکھنا زیادہ پسند تھے، وہ شعبان ہے۔

❀ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے بعد شوال کے چھ روزے رکھتے۔ صحیح حدیث میں آپ سے مروی ہے فرمایا: ''رمضان کے ساتھ ان کے روزے رکھنا زمانہ بھر کے روزوں کے برابر ہیں۔'' (یعنی یہ چھ روزوں کا ثواب اس قدر ہے کہ گویا بندہ ساری زندگی روزے ہی رکھتا رہا ہو) شارحین حدیث نے فرمایا: '' ہر عمل کا اجر دس گنا ہے (سال میں) یہ کل 36 روزے ہوں گے اور ان کا اجر اس حساب سے 360 ایام یعنی مکمل سال کا ہو جائے گا۔

❀ یوم عاشورہ [1] کے روزے کے متعلق فرمایا: ''اگر میں آئندہ برس تک رہا تو میں ضرور نو تاریخ کا بھی روزہ رکھوں گا۔''

❀ آپ ﷺ سے صحیح روایت میں ثابت ہوتا ہے کہ حاجی کے علاوہ دیگر افراد کے لیے یوم عرفہ [2] کا روزہ گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

❀ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ یا ہفتہ کا اکیلا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

❀ آپؐ بغیر افطار نماز مغرب نہ پڑھتے اگر چہ پانی کے ایک گھونٹ سے ہی افطار کرتے۔

❀ جب آپؐ کو تر کھجور ملتی تو تازہ کھجور سے ہی روزہ افطار کرتے۔ اگر تازہ کھجور نہ ملتی تو خشک کھجور سے۔ اور اگر یہ نہ ملتی تو پانی کے چند چلو بھر لیتے۔ (یعنی پانی سے ہی افطار فرما لیتے)

❀ جب آپ ﷺ افطاری کرتے تھے تو فرماتے:

« ذَهَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَ ثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ »

''یعنی پیاس جاتی رہی' رگیں تر ہو گئیں اور اگر اللہ نے چاہا تو اجر ثابت ہو گیا۔''

❀ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم کے ہاں روزہ افطار فرماتے تو کہتے:

« أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَ صَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ »

---

[1] یہ دس محرم الحرام کا روزہ ہے۔

[2] یہ 9 ذی الحجہ کا دن ہے۔ حاجی کے لیے حج میں اس دن کا روزہ منع ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یعنی تمہارے ہاں روزہ داروں نے افطاری کی ہے اور تمہارے لیے ملائکہ نے دعائے رحمت کی ہے۔''

- آپ ﷺ آخری عشرہ میں جس قدر (عبادت میں) محنت کرتے دیگر ایام میں اس قدر محنت نہ کرتے تھے۔
- جب رمضان کا آخری عشرہ آتا آپ اپنا ازار مضبوط کرتے' رات جاگ کر گزارتے اور اپنے اہلخانہ کو بھی جگاتے۔

اعتکاف میں محبوبؐ کا طریقہ مبارکہ

- آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب مقیم ہوتے تو رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف فرماتے۔
- آپ ﷺ جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو نماز فجر ادا کرتے پھر جائے اعتکاف میں داخل ہوتے۔

جنائز کے متعلق محبوبؐ کا اسوہ حسنہ

- میت کی تیاری میں جلدی کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے۔
- آپ ﷺ کی سیرت وطریقہ ہے کہ جب انسان وفات پاجائے تو اسے ڈھانپا جائے۔ اس کی آنکھیں بند کی جائیں۔ اس کے چہرے اور بدن پر کپڑا ڈالا جائے۔
- میت کی نماز جنازہ میں آپؐ مرد کے سر کے سامنے اور عورت کے وسط میں کھڑے ہوتے۔
- جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ سے رہ جاتے تو قبلہ رخ ہو کر قبر کے پاس جنازہ پڑھتے۔ اور اس میں آپ نے کوئی وقت مقرر نہ فرمایا ہے۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم میت کے لیے مخلصانہ دعا کا حکم فرماتے تھے۔
- آپ ﷺ جب کسی میت کا جنازہ پڑھاتے پھر قبرستان تک اس کے آگے آگے پیدل چلتے اور آپ نے طریقہ بیان فرمایا کہ جو جنازے کے ساتھ سوار ہو کر جائے وہ اس کے پیچھے پیچھے جائے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

- آپ ﷺ جب جنازے کے ساتھ جاتے تو جب تک وہ رکھ نہ دیا جائے بیٹھتے نہ تھے اور فرمان ہے "جب تم جنازے کے ساتھ جاؤ تو جب تک وہ رکھ نہ دیا جائے تم مت بیٹھو۔"
- جب میت کو لحد میں اتار دیا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھتے:
«بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ »
"اللہ کے نام کے ساتھ اور اس کی راہ میں رسول اللہ ﷺ کی ملت پر دفن کرتے ہیں۔"
- جب میت کو دفن کیا جاتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سر کی طرف سے قبر پر تین چلو مٹی ڈالتے تھے۔
- جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم میت کے دفن سے فارغ ہوتے۔ آپ اور آپ کے ساتھی اس کی قبر پر کھڑے ہو جاتے اور اس کے لیے ثابت قدمی کی دعا فرماتے۔ ان (صحابہ) کو بھی حکم فرماتے کہ اس کے لیے ثابت قدمی کی دعا کرو۔ لہٰذا یہ فرمان ہے: "تم اپنے بھائی کے لیے مغفرت طلب کرو۔ اور اس کے لیے اللہ سے ثابت قدمی مانگو بے شک اس سے اب سوال کیا جا رہا ہے۔"
- آپ ﷺ قبر پر بیٹھ کر کچھ قرأت نہ کرتے اور نہ ہی تلقین میت کرتے تھے۔
- قبروں کو اونچا، بلند بنانا آپ ﷺ کا طریقہ نہیں ہے، نہ اس کو پکی اینٹ سے بنانا، نہ پتھر سے، نہ کچی اینٹ سے اور نہ کسی دیگر چیز سے، نہ آپ اس کو مضبوط کرتے اور نہ لیپ (پلستر) کرتے۔ نہ قبر پر کوئی عمارت بناتے تھے۔ پس یہ سب کچھ بدعت ہے۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے کہ قبروں کی بے ادبی نہ کی جائے۔ انہیں روندا نہ جائے اور نہ ان پر بیٹھا جائے۔
- آپ ﷺ جس قبر کی پہچان چاہتے اس پر نشان کے لیے کوئی کالا پتھر رکھ دیتے تھے۔

تعزیت میں محبوب ﷺ غمگین کا پُر رحمت طریقہ

میت کے اہل خانہ سے تعزیت بھی آپ ﷺ کی سنت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

«اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَ لَهُ مَا اَعْطٰى وَ كُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِاَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَالْتَحْتَسِبْ»

''یعنی بے شک اللہ کا ہے جو اس نے لے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے دے دیا، ہر ایک کا اس کے ہاں وقت مقرر ہے پس چاہیے کہ وہ صبر کریں اور ثواب کی امید رکھیں۔''

- آپ ﷺ کا طریقہ ہے کہ میت کے اہل خانہ لوگوں کے لیے کھانے کی تکلیف نہ کریں بلکہ حکم فرمایا کہ ''لوگ ان کے لیے کھانا بنائیں اور بھیج دیں۔''
- اہل میت کے ہاں تعزیت کرنے والوں کا اکٹھ اور اجتماع آپ کی سنت سے ثابت نہ ہے۔ نیز اس کے لیے قرآن نہ پڑھائے جائیں نہ قبر پر نہ کسی اور جگہ، یہ سب نئی نئی بدعتیں ہیں۔

زیارت قبور کے متعلق محبوبؐ کی موحدانہ سیرت

- جب آپ ﷺ اپنے ساتھیوں کی قبور کی زیارت کو جاتے، ان کے لیے دعا، ان کے لیے رحم مانگتے اور ان کے لیے بخشش مانگنے کے لیے جاتے۔''
- اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان میں داخل ہوتے وقت فرماتے:

«اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَ لَكُمُ الْعَافِيَةَ»

''یعنی مسلمانوں مومنوں کے گھروں والو! تم پر سلام ہو، ہم ان شاء اللہ تم کو ملنے والے ہیں۔ ہم اللہ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے عافیت مانگتے ہیں۔''

محبوبؐ کا تکلم، خاموشی، تبسم، ہنسنا اور رونا

- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات واضح ہوتی ہر سننے والا اس کو سمجھتا تھا۔
- آپ ﷺ بے مقصد سلسلہ میں گفتگو نہ کرتے تھے۔ آپ صرف وہی بات کرتے، جس میں ثواب کی امید رکھتے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز کو ناپسند کرتے تو آپ کے چہرے سے معلوم ہو جاتا تھا۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم لفظ کو تین بار دہراتے تا کہ اسے یاد کر لیا جائے۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خاموش رہتے اور بلا حاجت گفتگو نہ کرتے تھے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

- آپ ﷺ جب کسی چیز کو ناپسند کرتے آپ کے چہرے پر معلوم ہو جاتی تھی آپ نہ فحش گوئی کرتے نہ بے ہودگی اور نہ آپ شور کرتے تھے۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت ہنسنا بھی مسکرانا ہوتا تھا' آپ قہقہہ لگا کر نہ ہنستے تھے۔
- جب آپ ﷺ کے ہاں ایسا معاملہ آتا جس کی آپ کو خوشی ہوتی، آپ فرماتے: ''اس اللہ کے لیے تمام تعریفیں ہیں جس کی نعمت سے نیکیاں تمام ہوتی ہیں۔'' اور جب کوئی ناپسندیدہ معاملہ آتا تو فرماتے: ''ہر حال میں اللہ کی تعریف ہے۔''
- رہا آپ ﷺ کا رونا' کبھی یہ میت کے لیے رحمت ہوتا' کبھی اپنی امت پر خوف اور ان پر شفقت ہوتا' کبھی اللہ کے ڈر سے ہوتا اور کبھی قرآن کریم سنتے وقت۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رونا آہیں بھر بھر کر اور آواز بلند کر کے نہ ہوتا تھا بلکہ آپ کی آنکھیں آنسو بہاتیں حتیٰ کہ آنسوؤں سے بھر جاتی تھیں۔

خوشبو لگانے کے متعلق محبوبؐ کی ادائیں

- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پاکیزہ خوشبوئیں اچھی لگتی تھیں۔
- جب آپ تشریف لا رہے ہوتے تو پاکیزہ خوشبو کی وجہ سے معلوم ہو جاتا تھا۔
- آپ ﷺ خوشبو (کا تحفہ) واپس نہ کرتے تھے۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بوتل تھی جس میں آپ خوشبو ڈالتے تھے۔

سفر کے متعلق محبوبؐ کی ہدایات

- آپ ﷺ نے انسان کو اکیلے سفر کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اور مسافروں کو حکم فرمایا اگر وہ تین ہوں تو اپنے میں سے ایک کو امیر بنا لیں۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے روز سفر کرنا پسند کرتے تھے۔
- آپ ﷺ جب کسی شخص کو الوداع کرتے اس کا ہاتھ پکڑتے، اس کا ہاتھ نہ چھوڑتے حتیٰ کہ وہ شخص ہی آپ کا ہاتھ چھوڑتا اور فرماتے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

«أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَ أَمَانَتَكَ وَ خَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ»

''یعنی میں تیرا دین امانت اور تیرے اعمال کا خاتمہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔''

- آپ ﷺ چار رکعت والی نماز کو قصر کرتے' جب سفر پہ نکلتے اس وقت سے مدینہ واپس آنے تک اس کی دو رکعت ادا کرتے۔
- جب آپ کو سفر میں جلدی ہوتی تو ظہر اور عصر۔ نیز مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھتے۔
- سفر میں آپ ﷺ کا طریقہ' فرضوں پر اکتفاء کرنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی نہیں ہے کہ آپ نماز سے قبل یا بعد کچھ سنت ادا کرتے ہوں۔ ہاں وتر اور سنت فجر' آپؐ ان کو سفر اور حضر میں نہ چھوڑتے تھے۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھی جب ٹیلوں پر چڑھتے " اَللّٰهُ اَكْبَرُ" اور جب وادیوں میں اترتے تو" سُبْحَانَ اللّٰهِ" کہتے تھے۔

محبوب ﷺ کی چال

- آپ ﷺ لوگوں میں سے تیز چلنے والے تھے' نیز اچھی اور پرسکون چال والے تھے۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی چال چلتے جس سے معلوم ہو جاتا تھا کہ آپ تھکے' ہوئے یا سست نہیں ہیں۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب چلتے تو (ارد گرد) جھانکتے نہ تھے۔

محبوبؐ کی تواضع' رحمت' حسن معاملہ کی ادائیں

- آپ ﷺ کا اخلاق قرآن ہے۔ آپ اخلاقاً لوگوں میں سب سے اچھے تھے' لوگوں میں سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔
- کنواری لڑکی جو پردے میں ہوتی ہے' آپؐ اس سے بھی زیادہ حیادار تھے۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر بیٹھتے' زمین پر کھاتے' بکری کا دودھ دھو لیتے' اور ایک غلام کی جو کی روٹی کی دعوت بھی قبول فرما لیتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

- آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں کو دور نہ ہٹایا جاتا تھا اور نہ آپ سے لوگوں کو ہٹانے کے لیے مارا جاتا تھا۔
- آپ بیوگان، مسکین اور غلام کے ساتھ چلنے میں کوئی نخوت یا تکبر نہ کرتے تھے۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے جب آپ کو کوئی ملتا آپ اس کے ساتھ کھڑے ہو جاتے۔ آپ نہ پھرتے حتیٰ کہ وہ شخص خود ہی پھر جاتا تھا۔
- آپؐ کے اصحاب میں سے جب کوئی آپ کو ملتا، آپ کا ہاتھ پکڑنا چاہتا، آپ اسے اپنا ہاتھ پکڑاتے۔ پھر اپنا ہاتھ اس سے نہ کھینچتے حتیٰ کہ وہی اپنا ہاتھ کھینچتا تھا۔ یعنی آپ اس وقت تک محبت کے جذبات سے اس مخاطب کا ہاتھ تھامے رہتے جب تک کہ خود اپنا ہاتھ نہ کھینچ لیتا۔
- جب آپ ﷺ کسی ساتھی سے ملاقات کرتے وہ آپ کا کان پکڑتا یعنی راز داری کی گفتگو کرنا چاہتا، آپ اس کان دیتے یعنی اس کی بات غور سے سنتے تھے، پھر اس سے کان نہ کھینچتے حتیٰ کہ وہی اس کو آپ سے کھینچتا تھا۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں میں سے کوئی شخص جب آپ سے ملتا آپ اس کو چھوتے اور اس کے لیے دعا کرتے۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم مہربان تھے۔ آپ کے پاس جو بھی آتا اسے دعا دیتے، آپ کے پاس جو کچھ ہوتا اس کے مانگنے پر دیدیتے تھے۔
- آپ ﷺ بچوں اور عورتوں پر سب لوگوں سے زیادہ مہربان تھے۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم انصار کی ملاقات کو جاتے، ان کے بچوں کو سلام کہتے اور ان کے سروں پر شفقت و محبت سے ہاتھ پھیرتے۔
- آپؐ زینب بنت ام سلمہ سے کھیلا کرتے اور کئی دفعہ فرماتے: ''اوئے زوینب اوئے زوینب''
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کپڑے سے جوئیں صاف کرتے، بکری کا دودھ دھوتے اور اپنے کام خود کرتے تھے۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹ بہت بری عادت لگتی تھی۔
- آپ ﷺ کو اپنے اہل خانہ میں سے کسی کے کسی جھوٹ کی کبھی اطلاع ہوتی تو آپؐ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے اعراض کرتے جب تک اس کی توبہ کا پتہ نہ چل جاتا۔

- آپؐ جب کسی قوم کے دروازے پر جاتے ان کے سامنے سے دروازے پر نہ آتے بلکہ اس کی دائیں یا بائیں طرف سے جاتے اور فرماتے «اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ' اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ»
- جب آپؐ کسی اپنے ساتھی کو اپنے کسی کام پر بھیجتے تو فرماتے: ''خوشی دلانا' نفرت نہ دلانا' اور آسانی کرنا' تنگی نہ کرنا۔''

لباس میں آپؐ کی زیبائیاں

- آپ ﷺ کا طریقہ تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لباس میسر ہوتا پہن لیتے تھے۔
- پسندیدہ ترین رنگ آپ کو سفید تھا اور فرمایا: ''یہ تمہارے کپڑوں میں سے بہترین ہے، یہ پہنا کرو اور اس میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔''
- خالص سرخ رنگ کا کپڑا پہننے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے:
- آپ ﷺ کو پسندیدہ لباس قمیص تھا، جس کی آستین کلائی تک ہو۔
- جب آپؐ قمیص پہنتے دائیں طرف سے شروع کرتے، جس قدر ممکن ہو آپؐ دائیں طرف کو پسند کرتے تھے پاکیزگی میں' جوتا پہننے' کنگھی کرنے اور اپنے ہر کام میں۔
- آپ نے کپڑا لٹکانے سے منع فرمایا: اور فرمایا ''جس نے اپنے کپڑے کو تکبر سے گھسیٹا اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی طرف (نظر رحمت سے) دیکھیں گے بھی نہیں۔
- آپ نے شہرت کا لباس پہننے سے منع کیا ہے' لہٰذا فرمایا: ''جس نے شہرت کا کپڑا پہنا اللہ اسے روز قیامت ذلیل کرنے والا کپڑا پہنائیں گے پھر اس میں آگ شعلے مارے گی۔
- بعض بزرگ فرماتے ہیں: ''علماء شہرت کے دو کپڑوں کو ناپسند کرتے تھے بہت اونچا کپڑا اور بہت گھٹیا کپڑا۔''
- آپ کا فرمان ہے: ''شہرت کا کپڑا'' شہرت ہر چیز کے ظاہر ہونے کا نام ہے' مراد یہ ہے کہ اس کا کپڑا لوگوں کے درمیان مشہور ہو جائے کہ اس کا رنگ ان کے کپڑوں کے رنگ سے مختلف ہو۔
- خلاصہ یہ ہے کہ شہرت کا کپڑا وہ ہے جو لوگوں کی نظروں کو متوجہ کرنے یا اپنے رنگ کی وجہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے یا عجیب طرح کا منفرد نمایاں ہو۔ یا قیمتی ہونے میں حد سے بڑھا ہو یا بہت گھٹیا اور ہلکا ہو جس کا مقصد اپنی غریبی اور نیکی ظاہر کرنا ہو۔

- جب آپؐ پگڑی باندھتے تو اپنے عمامے (کے کپڑے) کو دو کندھوں کے درمیان ڈال لیتے۔
- جب آپؐ کوئی نیا کپڑا لیتے اس کا نام لیتے' قمیص' پگڑی یا چادر پھر فرماتے:

«اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِهٖ وَ خَيْرِ مَا صُنِعَ لَهٗ ' وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَ شَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ».

''یعنی اے اللہ! تیری تعریف ہے' تُو نے ہی مجھے یہ پہنایا ہے اس کی خیر اور جس خیر پر یہ بنایا گیا میں وہ تجھ سے مانگتا ہوں' اس کے شر اور جس شر پر یہ بنایا گیا ہے اس سے میں تیری پناہ پکڑتا ہوں۔''

انگوٹھی پہننے اور عیدین میں محبوبؐ کا طریقہ

- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی رکھی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگوٹھی کا نگینہ اپنی ہتھیلی کے اندر کی طرف رکھتے تھے۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین پر غسل کیا کرتے تھے
- آپ عید کے لیے عیدگاہ کی طرف جاتے تھے۔
- آپ عیدین کی طرف نکلنے کے لیے اپنے بہترین کپڑے پہنتے تھے۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کی طرف نکلنے سے پہلے چند کھجوریں کھاتے تھے انہیں طاق تعداد میں کھاتے تھے۔ رہی عید الاضحیٰ تو آپ عیدگاہ سے واپس آنے تک کھانا نہ کھاتے پھر عیدگاہ سے واپس آکر آپ اپنی قربانی کا گوشت کھاتے تھے۔
- آپ عیدین میں اپنی بیٹیوں کو اور عورتوں کو عیدگاہ کی طرف جانے کا حکم فرماتے تھے۔
- آپ ﷺ نماز عید سے قبل کوئی نماز نہ پڑھتے تھے[1] جب آپ اپنے گھر کو لوٹ آتے تو

---

[1] اور نہ ہی عید کے بعد عیدگاہ کے اندر ہی کوئی نماز پڑھتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دو رکعت نماز ادا کرتے تھے۔

- آپ عیدین کے لیے پیدل جاتے تھے بغیر اذان اور اقامت کے نماز پڑھتے تھے پھر دوسرے راستہ سے پیدل ہی واپس آتے تھے۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کے لیے نکلتے تو بلند آواز سے « لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ» کہتے تھے۔
- آپ عیدالفطر کے دن اپنے گھر سے نکلتے وقت سے عیدگاہ پہنچنے تک تکبیرات کہتے تھے۔
- آپ ﷺ یوم عرفہ ❶ کی نماز فجر سے آخری یوم تشریق کی نماز عصر تک ❷ تکبیرات کہتے تھے۔ ❸ تکبیرات یہ ہیں:« اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ»
- آپ ﷺ نماز عیدالفطر کو تاخیر سے پڑھتے اور نماز عیدالاضحیٰ کو جلدی پڑھتے تھے۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سے پہلے دو رکعت نماز عید پڑھتے تھے' پہلی رکعت میں سات تکبیریں پے در پے کہتے اور دوسری میں پانچ تکبیریں پے در پے۔ ہر تکبیر سے دوسری کے مابین معمولی سا وقت خاموش رکھتے۔
- جب آپ ﷺ نماز مکمل کرتے' منہ پھیرتے' لوگوں کے سامنے ہو جاتے جبکہ لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے ہوتے، آپ ان کو نصیحت' وصیت امر اور نہی فرماتے۔

کھانے اور پینے میں محبوبؐ کی پاکیزہ زندگی کی جھلکیاں

جو چیز موجود ہوتی آپ ﷺ اسے واپس نہ کرتے اور جو موجود نہ ہوتی اس کی تکلیف نہ دیتے تھے' جو بھی پاکیزہ چیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کی گئی آپ اسے ضرور کھاتے تھے اِلا یہ کہ آپ کا دل ناپسند کرے۔ آپ نے کبھی کسی کھانے پر عیب نہ لگایا تھا' اگر خواہش رکھتے اسے کھا

---

❶ یوم عرفہ ذی الحجہ کی ۹ ہے۔

❷ آخری یوم تشریق ۱۳ ذی الحجہ ہے۔

❸ یہ طریقہ تکبیرات عیدالاضحیٰ کا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لیتے ورنہ چھوڑ دیتے تھے۔

- آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کھانے کے شروع میں اللہ تعالیٰ کا نام « بِسْمِ اللّٰهِ » کہہ کر لیتے اور آخر میں اس کی حمد کرتے تھے۔
- آپ ﷺ اپنا دایاں ہاتھ کھانے اور پینے کے لیے رکھتے تھے۔
- آپ ٹیک لگا کر نہ کھاتے تھے (نہایہ میں ہے ٹیک لگانے والا ہر وہ شخص ہے جو کسی چیز پر سہارا لگا کر برابر بیٹھا ہو' مطلب یہ ہے کہ جب میں کھاتا ہوں تو اس شخص کی طرح سہارا نہیں لیتا جو زیادہ کھانا چاہتا ہے)
- آپ اپنی تین انگلیوں سے کھاتے اور جب فارغ ہوتے تو ان کو چاٹ لیتے تھے۔
- آپؐ اکثر بیٹھ کر پیتے تھے' بلکہ کھڑے ہو کر پینے سے آپ نے ڈانٹا ہے' سوائے عذر کے۔
- آپؐ تین سانسوں میں پیتے تھے (یعنی ایک ہی دفعہ نہ پی جاتے تھے بلکہ پیتے اور برتن سے باہر سانس لیتے پھر پیتے اور سانس لیتے اور اسی طرح) شروع میں آپ « بِسْمِ اللّٰهِ » اور آخر میں «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ » کہتے اور فرماتے یہ بہترین شفا بخش اور مزیدار ہے۔
- جب آپ نوش فرمالیتے تو (بعد میں) اپنی دائیں طرف والے کو (پینے کے لیے) دیدیتے۔

چہروں کو داڑھی سے زینت بخشنے کا محبوبانہ حکمنامہ

- آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی لبوں کے بال کاٹتے تھے اور فرماتے " جس نے اپنی مونچھیں نہ کاٹیں وہ ہمیں میں سے نہیں۔"
- سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں' نبی ﷺ نے ہمارے لیے مونچھیں کاٹنے اور ناخن اتارنے کے لیے وقت مقرر فرمایا کہ ہم (ان کو) چالیس دن اور رات سے زیادہ تک نہ چھوڑیں' بروایت صحیح مسلم۔
- اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مشرکین کی مخالفت کرو، داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں صاف کرو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محبوبؐ کی مسواک سے محبت

- آپ ﷺ روزہ دار یا بے روزہ میں بوقت وضو، بوقت نماز اور گھر داخل ہوتے وقت مسواک کرتے تھے۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیلو کے درخت کی مسواک کرتے تھے۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی سوتے مسواک آپ ﷺ کے سر کے پاس ہوتی جب آپ بیدار ہوتے تو بھی مسواک کرتے تھے۔

غسل جنابت میں آپؐ کا پاکیزہ طریقہ

- آپ ﷺ اور آپ کی ازواج مطہرات میں سے کوئی ایک (آپؐ کے ساتھ مل کر) دونوں باہم ایک ہی برتن سے غسل کرلیا کرتے تھے۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کے بعد وضوء نہ کیا کرتے تھے۔
- جب آپ ﷺ بحالت جنابت سونا چاہتے تو نماز والا وضوء کرلیا کرتے تھے۔
- جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بحالت جنابت کھانا یا پینا چاہتے تو آپ اپنے ہاتھوں کو دھو لیتے پھر کھاتے اور پیتے۔

وضوء میں آپؐ کی شفاف سیرت

- آپ ﷺ سے مروی نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وضوء میں بسم اللہ کے علاوہ کچھ کہتے ہوں۔ ہر وہ حدیث جو وضوء پر پڑھے جانے والے اذکار کے حوالہ سے ہے وہ خود ساختہ جھوٹ ہے۔ ان میں سے کوئی بھی رسول اللہ ﷺ کا فرمان نہیں ہے۔ نہ ہی آپؐ نے ایسا کچھ اپنی امت کو تعلیم دیا ہے۔ آپ سے صرف ''بسم اللہ'' مروی ہے اور یہ کہنا بھی:

«اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ»

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات ہر نماز کے لیے وضوء نہ کرتے تھے کبھی آپ (زیادہ) نمازیں ایک ہی وضوء سے پڑھ لیتے تھے۔
- آپ ﷺ وضوا یک ایک بار دو دو بار اور تین تین بار ہر طریقے سے کرلیا کرتے تھے۔ [1]
- آپؐ وضوء کے لیے پانی ڈالنے میں سب لوگوں سے زیادہ آسانی (کمی) کرنے والے تھے۔ اپنی امت کو آپ اس کے متعلق فضول خرچی سے ڈراتے تھے۔
- آپ ﷺ ناک میں پانی دائیں ہاتھ کے ساتھ ڈالتے ۔ اسے صاف بائیں ہاتھ کے ساتھ کرتے تھے۔
- جب آپؐ وضوء کرتے ایک ہتھیلی میں پانی لیتے، اسے اپنی ہتھیلی کے نیچے داخل کرتے اس سے اپنی داڑھی کا خلال کرتے اور فرماتے: "میرے رب نے مجھے ایسے حکم دیا ہے۔"
- آپ ﷺ اپنے سر کے ساتھ اپنے کانوں کا بھی مسح کیا کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا اندر اور باہر سے مسح کیا کرتے تھے۔
- گردن کے مسح سے متعلق آپ سے کوئی حدیث بھی مروی نہ ہے۔
- آپ ﷺ وضوء میں اپنے پاؤں کی انگلیوں کو اپنی چھوٹی انگلی کے ساتھ ساتھ ملتے تھے۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کپڑے کا ایک ٹکڑا تھا (یعنی تولیہ) آپ وضو کے بعد اس سے خشک کرتے تھے۔

تیمم اور قضائے حاجت میں آپ کی پاکیزہ سیرت

- ایک دفعہ ہاتھ (مٹی پر) مار کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیمم کرتے (اس کو اپنے چہرے اور ہتھیلیوں پر پھیرتے تھے)
- آپؐ جس زمین پر نماز پڑھتے اس سے تیمم کر لیتے تھے۔ مٹی ہو یا پتھریلی زمین ہو یا ریت ہو۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر پیشاب بیٹھ کر کرتے تھے۔
- آپ ﷺ استنجاء اور ڈھیلے بائیں ہاتھ سے استعمال کرتے تھے۔

---

[1] یعنی اعضاء وضوء کو دھونے کی تعداد مراد ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مقعد کو تین مرتبہ دھوتے تھے۔
- جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کر رہے ہوتے آپ کو کوئی سلام کہتا تو آپ اس کا جواب نہ دیتے تھے۔
- آپ ﷺ جب سفر یا خالی جگہ پر قضائے حاجت کا ارادہ کرتے تو دور چلے جاتے تھے۔
- قضائے حاجت کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اونچی زمین، ٹیلہ یا کھجوروں کے جھنڈ کو اوٹ بنانا پسند تھا۔
- آپ ﷺ جب تک زمین کے قریب نہ ہو جاتے اپنا کپڑا نہ اٹھاتے تھے۔
- جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو فرماتے:

«اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ»

''یعنی اے اللہ! میں خبیث جنوں اور خبیث جنیوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

- اور جب نکلتے تو فرماتے: «غُفْرَانَکَ» یعنی الٰہی تیری بخشش کا طلبگار رہوں۔''
- آپ ﷺ نے منع فرمایا کہ آدمی پیشاب کرتے وقت قبلہ کو منہ کرے یا پیٹھ کرے۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قضائے حاجت کے وقت کلام کرنے سے منع فرمایا۔

دم دارو میں آپؐ کی موحدانہ راہنمائی

- جس کو پھوڑا، زخم یا بیماری ہوتی آپ اس کو دم کرتے تھے، اپنی سبابہ (شہادت کی) انگلی آپ زمین پر رکھتے پھر اس کو اٹھاتے اور فرماتے:

«بسم اللّٰه تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِیْقَةِ بَعْضِنَا یُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا»

''یعنی اللہ کے نام کے ساتھ ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے کسی کے تھوک کے ساتھ ہمارے بیمار کو شفا ملتی ہے ہمارے رب کے حکم کے ساتھ۔'' (بروایت صحیح بخاری)

- آپ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تھے کہ ''نظر بد سے دم کروایا جائے۔''
- جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے جبرائیل علیہ السلام آپ کو دم کرتے، لہٰذا فرماتے:

«بِسْمِ اللّٰهِ یُبْرِیْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ یَشْفِیْكَ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَ شَرِّ كُلِّ ذِیْ عَیْنٍ»

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

”یعنی اللہ کے نام کے ساتھ وہ آپ کو بچائے ہر بیماری سے آپ کو شفا دے ہر حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے اور ہر نظر بد والے کی آنکھ کے شر سے۔“

- جب آپ ﷺ بیمار ہوتے اپنے آپ پر معوذتین ① پڑھ کر پھونکتے اور اس پر ہاتھ پھیرتے تھے۔
- جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ میں سے کوئی بیمار ہوتا آپ اس پر معوذتین پڑھ کر پھونکتے تھے۔

مریضوں کی عیادت میں آپؐ کا کریمانہ وشفیقانہ طریقہ

- آپ ﷺ کے ساتھیوں میں سے کوئی بیمار ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کرتے تھے۔ اہل کتاب میں سے ایک لڑکا آپ کی خدمت کرتا تھا (وہ بیمار ہوگیا تو) آپ نے اس کی عیادت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مشرک چچا کی عیادت کی' ان دونوں پر اسلام پیش کیا' یہودی (لڑکا) مسلمان ہوگیا۔ لیکن آپ کا چچا مسلمان نہ ہوا تھا۔
- آپ ﷺ کی عادت نہ تھی کہ مریض کی عیادت کے لیے دنوں میں سے کوئی دن خاص کیا جائے نہ ہی کوئی وقت بلکہ آپ نے اپنی امت کے لیے دن اور رات اور تمام اوقات میں عیادت مریض کو روا رکھا ہے۔
- جب آپ کسی مریض کے پاس جاتے تو کہتے:

«لَا بَأْسَ طُهُوْرٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ»

”یعنی کچھ پریشانی نہیں ہے ان شاء اللہ ٹھیک ہو جائے گا۔“

- آپ ﷺ مریض کے قریب ہو جاتے' اس کے سر کے پاس بیٹھتے، اس سے اس کا حال پوچھتے، فرماتے: ”اب تم خود کو کیسا پاتے ہو؟۔“

مذکور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مریض سے پوچھتے: ”تجھے کس چیز کی خواہش ہے، فرماتے کسی چیز کی خواہش رکھتے ہو؟ اگر وہ کچھ خواہش رکھتا اور آپ ﷺ جانتے کہ یہ اس کو نقصان نہ

① معوذتین دو پناہ والی سورتیں یعنی سورۃ الفلق اور الناس ہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

دے گی تو آپ اس کے لیے اس کا حکم دیدیتے۔

- آپ مریض کے لیے تین مرتبہ دعا فرماتے تھے جیسا کہ آپ نے سیدنا سعدؓ کے لیے بھی فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا ' اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا»

- کبھی آپ اپنا ہاتھ مریض کی پیشانی پر رکھتے پھر اس کے سینے پر اور پیٹ پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے: «اَللّٰهُمَّ اشْفِهِ» آپ اس کے چہرے پر بھی ہاتھ پھیرتے تھے۔

- آپ ﷺ اپنا دایاں ہاتھ مریض پر پھیرتے اور فرماتے:

«اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْهِبِ الْبَاْسَ وَاشْفِهِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُ كَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا»

''یعنی اے اللہ! لوگوں کے رب تو تکلیف لے جا، تو شفاء دینے والا ہے' نہیں شفا مگر تیری شفاء وہ شفاء جو بیماری کو نہیں چھوڑتی۔''

آپؐ کا اپنی بیوی بچوں کے ساتھ طرزِ زندگی

- اپنی بیویوں کے ساتھ آپ ﷺ کا طریقہ بہترین طرزِ زندگی کا اور اچھے اخلاق کا تھا۔ اور فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی کے لیے بہتر ہو اور میں تم میں سے اپنی بیوی کے لیے بہتر ہوں۔''

- رات گزارنے' جگہ دینے اور خرچ کرنے میں آپ اپنی بیویوں کے درمیان (برابر) تقسیم کرتے تھے۔

- جب آپ سفر کا ارادہ کرتے اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ ڈالتے' ان میں سے جس کا نام نکل آتا آپ اسے اپنے ساتھ لے کر سفر پہ نکلتے۔

- بچوں اور اہل و عیال کے ساتھ آپ سب لوگوں سے زیادہ مہربان تھے۔

- آپ ﷺ زینب بنت ام سلمہ ① کے ساتھ کھیلا کرتے تھے اور فرماتے تھے یا زوینب یا

① یہ سیدہ ام سلمہ کی بیٹی ہیں۔ سیدہ ام سلمہ ازواج مطہرات میں سے ہیں۔ لیکن ان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی اولاد نہ تھی۔ بلکہ یہ ان کے پہلے خاوند سیدنا ابو سلمہ سے تھیں۔ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال حسن خلق کا ایک مظہر یہ ہے کہ آپ اپنی سوتیلی بیٹی کے ساتھ خوشی خوشی کھیلا کرتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

زوینب یوں کئی دفعہ فرماتے۔

سجود قرآن میں محبوبؐ کی رہنمائی

- جب آپ کسی (آیت) سجدہ پر سے گزرتے اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کرتے۔ کبھی اپنے سجدوں میں یہ پڑھتے:

« سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَ صَوَّرَهُ وَ شَقَّ سَمْعَهُ وَ بَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَ قُوَّتِهِ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ »

''سجدہ کیا میرے چہرے نے اس کے لیے جس نے اسے پیدا کیا اس کی صورت بنائی اور کان بنائے نگاہ بنائی اپنی طاقت کے ساتھ بابرکت ہے اللہ جو بہترین پیدا کرنے والا ہے۔''

- اور کبھی آپ یہ پڑھتے:

« اَللّٰهُمَّ اَحْطُطْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا وَاكْتُبْ لِي بِهَا اَجْرًا وَاجْعَلْهَا ذُخْرًا وَ تَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ »

''اے میرے پروردگار! میرا بوجھ گرا دے میرے لیے اجر لکھ دے اور اسے ذخیرہ کر دے اور اسے قبول کر جیسا کہ تو نے اپنے بندے داؤد علیہ السلام سے قبول کیا ہے۔''

نفلی صدقہ میں محبوبؐ کی دلگیر ادائیں

- عطیہ اور صدقہ آپ کو بہت پسند چیز تھی۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے بڑھ کر اپنے غلام ولونڈی پر صدقہ کرتے تھے۔
- آپ ﷺ کے پاس موجود جو چیز بھی آپ سے کوئی مانگتا آپ اسے وہ ضرور دیدیتے تھے۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ دیتے اس پر اس سے زیادہ خوشی ہوتی جو لینے والا لیتا تھا۔
- جب آپ کے سامنے کوئی محتاج آتا آپ اس کو خود پر ترجیح دیدیتے، کبھی اپنے کھانے پر اور کبھی اپنے لباس پر۔
- آپ ﷺ اپنے عطیہ اور صدقہ کو مختلف اقسام میں دیتے تھے۔ کبھی صدقہ کبھی اتفاقی عطا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور کبھی ہبہ۔ کبھی کوئی چیز قرض لیتے پھر اس سے زیادہ، بہتر اور بڑی چیز واپس کرتے تھے۔

- آپ صلی اللہ علیہ وسلم چیز خریدتے تو اس کی قیمت سے زیادہ عطا کرتے تھے۔
- آپؐ ہدیہ، تحفہ قبول کرتے اور اس سے بڑھ کر یا دوگناہ اس کے بدلے میں دیدیتے تھے۔

قربانیوں میں محبوبؐ کا پاکیزہ طرزِ عمل

- آپؐ (عید الاضحیٰ پر) قربانی کرنا چھوڑتے نہ تھے۔ (یعنی ناغہ نہ کرتے تھے)
- آپؐ اس کو نمازِ عید کے بعد ذبح کرتے اور خبر دی کہ جس نے نماز سے قبل ذبح کیا اس کی کچھ قربانی نہیں ہے وہ تو محض ایک گوشت ہے جو اس نے اپنے اہل خانہ کو پیش کیا ہے۔
- آپ ﷺ نے بھیڑ میں سے جذع قربانی کرنے کا حکم دیا (یہ وہ ہے جس کی عمر چھ ماہ سے زیادہ ① ہو جائے) دیگر اقسام میں ثنی کا حکم دیا (یہ وہ اونٹ اور گائے ہے جس کے پانچ برس مکمل ہو جائیں)
- آپؐ کی راہنمائی میں سے یہ بھی ہے کہ جس نے قربانی کا ارادہ کیا اور ذی الحجہ کے پہلے دس (۱۰) دن شروع ہو گئے تو وہ اپنے بال اور چمڑے (یعنی ناخن) میں سے کچھ نہ اتارے۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہنمائی میں سے یہ بھی ہے کہ قربانی پسند کی جائے، اچھی اور عیوب سے پاک تلاش کی جائے۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت سے یہ بھی ہے کہ قربانی عیدگاہ میں کی جائے۔
- آپ ﷺ کی پاکیزہ سیرت سے یہ بھی ہے کہ ایک بکری آدمی کی اپنی طرف سے اور اس کے اہل خانہ کی طرف سے کافی ہے، گو کہ ان کی تعداد زیادہ بھی ہو۔

قرآن اکیڈمی لائبریری
11571

① حدیث شریف کے مطابق درست بات یہ ہے کہ ہر جانور مُسنّہ یعنی دوندا ہونا چاہیے اس سے چھوٹی عمر کا (یا اس کے علاوہ) کوئی جانور عید الاضحیٰ کی قربانی پر قبول نہ ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ادائیں محبوبؐ کی

محبت اسی بات کو کہتے ہیں کہ محبوب کی ہر بات مانی جائے۔ اس کی گفتار اس کی رفتار اس کا کردار ہر ہر ادا کی اعینہ بلا چوں وچراں نقل کرتے جائیں۔ اس کو محبت کہتے ہیں' اسی کو اطاعت وفرمانبرداری کہتے ہیں' یعنی محبت کے دعوؤں اور عمل میں مطابقت وہم آہنگی ہو۔ اگر عمل محبوب کے عمل کے مطابق نہیں تو پھر کاغذی وزبانی دعوے ہی ہیں۔ محبت نام کی رتی برابر کوئی چیز نہیں۔ اگر کوئی دعویٰ محبت رسول کا کرتا ہے اور رسول اللہ کے مقابلے میں بات اپنے پیر' فقیر' مجذوب' ملنگ' شاہ' بزرگ کی مانتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ آخر اتنے بڑے بزرگ ہیں' ان کے پاس بھی کوئی دلیل ہو گی۔ وہ غلط تو نہیں کر سکتے۔ جی...... جی آخر وہ اتنے پہنچے ہوئے بزرگ ہیں۔ ہم ان کی بات کو کیسے جھٹلا سکتے ہیں۔ اگر کوئی شخص قولِ رسول' فرمانِ رسول' حکمِ رسول کے مقابلے میں اپنے کسی بزرگ کو لا کھڑا کرتا ہے اور تاویلیں کرتا ہے' بزعم خود اپنے بزرگوں کی غلط خلاف شرع باتوں کو چھوڑتا نہیں اور رسول اللہ کی بات کو پکڑتا نہیں' اپناتا نہیں اور اختیار نہیں کرتا...... تو ایسا شخص نہ صرف دعویٰ محبت میں جھوٹا ہے بلکہ وہ اپنے ایمان کو بھی نقصان پہنچا چکا ہے۔ یہ اللہ کریم کی کرم نوازی ہے کہ وہ جب کسی پر بہت مہربان ہوتا ہے تو اس کے دل کو اپنے بہت ہی پیارے محبوب کی محبت بیکراں سے بھر دیتا ہے' بلکہ لبالب کر دیتا ہے کہ جس کا اظہار بندے کی طرف سے محبوب کے ذکر کے وقت فرطِ محبت والفت سے اس کی روشن وپرنم آنکھوں سے شبنم کے موتیوں کی طرح بہنے والے موتیوں (آنسوؤں) کی صورت میں ہوتا ہے۔

اللہ کریم کی طرف سے اپنے بندے پر سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ وہ اس کے خالی دامن کو توحید جیسی قیمتی و انمول دولت کے موتیوں سے بھر دیتا ہے۔ اس کے بعد اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے بندوں میں ہدایت و رہنمائی کے لیے بھیجتا ہے اور اس کے بعد ایک بہت بڑا احسان محبت کی عطا ہے۔ کہ وہ اپنے بندوں کو اپنے محبوب سے محبت کرنے کا جذبہ عطا کر دیتا ہے۔ محبت ایک لطیف جذبے کا نام ہے یہ کم ظرف' کم نظر' کج رو' کج روش لوگوں کا کام نہیں بلکہ یہ تو عالی ظرف' عالی ہمت' بلند نگاہ' بلند نصیب' روشن ودرخشاں نیر وتاباں سوچ رکھنے والے خوش نصیبوں کا مقدر ہوتی ہے۔

اس کتاب میں بھی ایسے ہر انسان کے ایک ایسے محبوب دلگیر کی پیاری من سوہنی اور پیار بھری اداؤں کا مشکبار' دلآویز' جاں پرسوز تذکرہ ہے کہ جس کی قابلِ اتباع اداؤں کا اپنانا ہر مسلمان اپنے لیے باعث نجات وکامیابی اور دونوں جہانوں میں باعث فخر سمجھتا ہے۔ ایسی پیاری اور راحت جان ادائیں کہ جن کو ہر انسان جانتے ہی اپنا لینے میں جلدی کرے۔ آپ بھی آج ہی ان اداؤں سے آگاہی حاصل کریں اور اپنی زندگی کا اوڑھنا بچھونا ان کو بنائیں تا کہ دنیا وآخرت میں کامیابی کا سہرا آپ کے سر سج جائے۔ ان شاء اللہ

دارالابلاغ

کتاب وسنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ